رسالہ
خیر خواہ
مسلمانان

حصّہ اول۔ سوم

مؤلّفہ
سیّد حامد خاں
صدر الصدور مرادآباد

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

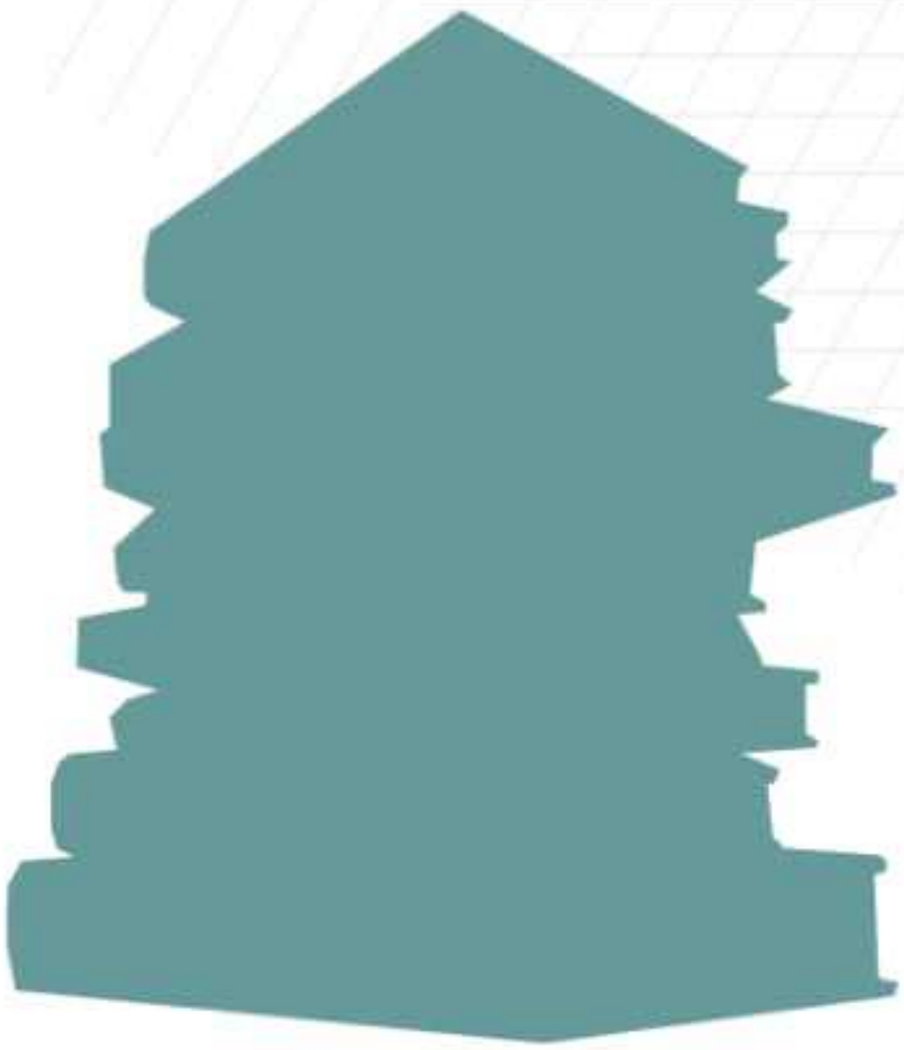

رسالہ خیرخواہ مسلمانان

حصہ اول ـــــ سوم

مولفہ

سیداحمد خاں صدرالصدور مرادآباد

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

131310

طبع اوّل (میرٹھ): تین جلدوں میں : ۶۱-۱۸۶۰ء

طبع دوم (حصہ اوّل۔ سوم یکجا) : ۱۹۹۸ء

قیمت : -/۱۵۰ روپے

غیر ممالک کے لیے : ۸ ڈالر

PRODUCED BY : TIPS ENTERPRISES. NEW DELHI - 110002 PH 3289268

PRINTED AT : BHARAT OFFSET PRINTERS. DELHI - 110006

حرف آغاز

ہندوستان کی تاریخ میں اٹھارہ سوستاون کی بغاوت ایک اہم موڑہے۔ اس کے مابعد اثرات نے مسلمانوں کو جڑسے اکھاڑ پھینکا۔ برطانوی سرکار نے مسلمانوں کو متشدد باغی سمجھ کر منتقمانہ رویہ اختیار کیا۔ اس بغاوت میں گرچہ ہندوؤں نے بھی حصّہ لیا تھا لیکن انگریزوں کی مخالفت و مخاصمت کا خاص نشانہ مسلمان ہی بنے۔ ان کا گھربارلٹا، ان کا قتل عام ہوا۔ یہ وحشیانہ منظر سیداحمدنے خود اپنی آنکھ سے دیکھا۔ گھربار تو ان کا اپنا بھی تباہ ہوا، ان کے اپنے بھی قربان ہوے لیکن انھیں اس عام بربریت نے ہلاڈالا۔ ایک لمحے کو تو سید احمد کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ ہندوستان چھوڑ کر کسی گوشۂ عافیت میں جابسیں۔ ان کے ضمیر نے اس کی ملامت کی۔ ایسے نازک وقت میں اپنے ہموطنوں کو چھوڑ کر ہجرت کرنا 'نامردی' اور 'بے مروتی' کے سواکچھ نہ تھا۔ انھوں نے عزم کیا کہ وہ یہیں رہیں گے اور ہندوستانیوں خاص کر مسلمانوں کو اس پستی سے نکالنے کی تدبیر کریں گے۔

کئی راتیں ان کی بے خواب گزریں۔ وہ حالات کا جائزہ لیتے رہے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ بغاوت کے دواسباب تھے۔ ۱۔ تعلیم و تربیت کا نہ ہونا اور ۲۔انگریزوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق کا مفقود ہونا۔ سیداحمدنے ان حالات سے متاثر ہوکر "سرکشی ضلع بجنور" اور "رسالہ اسباب بغاوت ھند" لکھا۔ ان تصانیف کا مقصد ہی یہ تھا کہ حقیقت بے نقاب کی جائے۔ انھوں نے اس سورش کا ذمے دار انگریزور کو ٹھہرایا اور اپنی قوم کی بیگناہی کے لیے قلم اٹھایا۔ انھوں نے محسوس کیا کہ اس بغاوت کی وجہ مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان منافرت اور غلط فہمیاں ہیں جن کا ازالہ بہت ضروری ہے۔ چنان چہ انھوں نے ایک ششماہی "رسالہ لائل محمڈنز آف انڈیا" (رسالہ خیر خواہ مسلمانان) ۱۸۶۰ء میں جاری کیا۔ اس کے پہلے شمارے میں

انھوں نے بہت سے مسلمانوں کے تفصیلی حالات پیش کیے جنھوں نے انگریزی حکومت کی وفاداری میں قربانیاں دیں۔ دوسرے شمارے میں جہاد کا اسلامی تصور اور انگریزوں کو اھل کتاب ہونے کی وجہ سے برادرانہ سلوك کا مستحق قراردیا۔ ۱۸۶۱ء میں اس کا تیسرا شمارہ نکلا اور پھر یہ بند ہوگیا۔ اس میں انھوں نے لان سلاٹ ایڈیسن کی کتاب سے ایك معاہدہ نقل کیا ہے جو پیغمبراسلام اور عیسائیوں کے مابین مدینہ منورہ میں ہوا تھا جس میں باہمی میل جول اور مذہبی آزادی کا تحفظ کیاگیاتھا۔ تینوں حصوں میں مذہبی سطح پر مسلمانوں اور عیسائیوں میں برادرانہ تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہم اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کی طباعت ثانی کررہے ہیں۔ ارادہ تو یہ تھا کہ اس کا عکسی ایڈیشن شایع کیا جائے۔ لیکن اس کا سب سے اچھانسخہ جوہمیں مولانا آزاد لائبریری سے ملا جس کے ہم شکرگزار ہیں اس کا بھی عکس صاف نہیں آیا۔ جگہ جگہ حروف ٹوٹ گیے۔ لہٰذا اس کو پھر سے کمپوز کرایا۔ اس زمانے میں ٹائپ رائج تھا اس لیے اسی کو اختیار کیا اور نستعلیق سے گریز کیا۔ اس کا پورا التزام کیا ہے کہ جدید کمپوزنگ کے باوجود یہ اصل کے قریب تر رہے۔ ان تینوں حصوں کو ہم نے یکجاکردیا ہے، تاکہ مطالعہ میں آسانی ہو۔ تینوں سرورق بھی اصل کے مطابق ہیں۔ بس ایك عمومی سرورق قدرے مختلف ہے تاکہ جدید طباعت بھی ظاہرہوسکے۔

خدابخش لائبریری کی جانب سے یہ سرسید کے لیے انہیں کی ایك تصنیف کی دوبارہ اشاعت کے ذریعے ایك حقیر نذرانہ ہے، جو مصلح قوم بن کراٹھے اور برصغیر کے مسلمانوں کو پستی سے نکالنے کا وہ نسخۂ کیمیا عطاکیا، جو آج بھی اتناہی مستندہے جتنا کل، یعنی عصری تعلیم کا حصول۔

ہمیں امید ہے کہ قارئین اس تحفے کو پسند فرمائیں گے۔

حبیب الرحمٰن چغانی
(ڈائرکٹر)

AN ACCOUNT

OF THE

LOYAL

MAHOMEDANS OF INDIA

Part E.

رساله خیر خواهان مسلمانان

حصه اول

MEERUT:

PRINTED BY J. A. GIBBONS, AT THE MOFUSSILITE PRESS.

1860.

AN ACCOUNT
OF THE
LOYAL MOHOMEDANS OF INDIA.

Part I.

-o-o-

بسم الله الرحمن الرحيم

—.·.—

Verily it is an incontrovertible truth, that in the revolutions of Time a general calamity arises sometimes, of a nature so mightily overwhelming, that Man is completely prostrated and unhinged thereby, and rendered utterly helpless in his extremity. There is then as it were a powerful weight upon his soul, bearing it down into the gulf of despair, for at that season of crushing trial neither virtue nor learning, nor skill nor talent is of any avail. His nature is thoroughly changed in the estimation of his fellowmen; none has a good opinion of him, and nothing that he does claims from others any respect. Assuredly, when a man is guilty of a really culpable act, there can be no extenuation for that; but when he is enveloped by the sombre mantle of Misfortune, even his good deeds are obnoxious to suspicion and misconstruction,

سچ هے انقلاب زمانه ايك ايسا بُرا
حادثهےکه آدميکونهايت زبون ودرمانده
کرديتاهے۔ ايسے وقت ميں انسان کا
فضل و کمال عقل وهنر علم وعمل کچھ
کام نهيں آتا يهه هی حادثه هے جس سے
انسان کاکايا پلٹ هو جاتاهے۔ کوئی کام
اسکا اعتبار کے لايق نهيں رهتا کسي
شخص کواس کی قدرومنزلت کا خيال
نهيں هوتا جو کام انسان سے برا سرزد
هوتا هے وه در حقيقت برا هی هے مگر
اس کمبخت وقت کامقتضايهه هوتا هے
کهاسکااچهاکام بهی برائيياورظاهرداري
پرمحمول هوتاهے۔ هرايك قوم ميں اچهے
برے سب قسم کے آدمی هوتے هيں يهه
جو ايك مثل مشهور هے که ايك مچهلی
سارے جل کو گندا کرے يهه خاص

and are either condemned in toto, or said to proceed from a latent sinister motive. Certainly, good and bad are to be found in every class and creed, but the proverb that "a fish pollutes all water," has reference specially to a season of distress, for it is a peculiarity of the time, that if even one man has done ill the entire class to which he belongs is held up to execration; and albeit a large number of that class may have done right well, yet nobody thinks of their good deeds, and they get no credit for them!

The adverse of this axiom is equally true, forasmuch as those men who are not under the influence of the blighting shadow of misfortune, succeed in maintaining a fair reputation; and notwithstanding that their hands may be sullied by crime, yet they escape reprobation!

Now the season of dire extremity to which I allude is that which befel the Mohomedans in 1857-58. There was no atrocity committed then of which the blame was not imputed to Mohomedans, although the parties really guilty may have been Ramdeen and Matadeen!

An oriental Poet has well said. -- There was no misfortune sent from Heaven, which ere it descended to earth, did not seek for its resting place the dwellings of Mohomedans!

اسی برے وقت کی مثل ھے اس کمبخت وقت کا بہہ خاصہ ھے کہ اگرایك آدمی بھی برا کام کرے تو ساری قوم کی قوم رسواوربدنام ھوتی ھے ۔ گو اسی قوم میں سے صدھاآدمیوں نے اچھے کام کیئے ھوں مگران خوبیوں پرکسی کو خیال نہیں ھوتابرخلاف اس کے جن لوگوں پر یہہ بدبختی کے دن نہیں ھوتے اونکا بُراکام بھی آنکھونمیں نہیں کھٹکتانمیں سے ھزاروں نے کیسے ہی برے برے کام کیئے ھوں مگراونکی برائی پر کسیکو دھیان نہیں ھوتا یہ بدبختی کا زمانہ وہ ھے جو سنہ ۵۷، ۵۸ میں ہندستان کے مسلمانوں پر گذرا کوئی آفت ایسي نہیں ھے جو اس زمانہ میں ھوئی ھو گو وہ رام دین اور ماتادین ھي نے کي ھواوربہہ نہ کہاگیاھو کہ مسلمانوں نے کي کوئي بلا آسمان پرسے نہیں چلی جو اسنے زمین پرپونچھنے سے پہلے مسلمانوں کاگھرنہ ڈھونڈھاھو ھربلائے کہ آسمان اید گرچہ بردیگرے قضا باشد بر زمیں نارسیدہ میپرسد خانئہ مسلمی کجا باشد*

Long and anxiously have I pondered upon the events which marked the terrible crisis that has passed over this country; and I am free to confess, that the facts which have come to my knowledge, and which I firmly believe to be true, have been a source of genuine comfort to my soul, inducing as they do the proud conviction, that the rumours defamatory of the Mohomedans that have got abroad from the four quarters of the world, are utterly without foundation. Some of the acts of the horrible Drama have already been exposed, but as day by day all the particulars are gradually brought to light, then, when the naked truth stands revealed, --- *then* will this one glorious fact stand out in prominent relief, and become patent to the universe that if in Hindoostan there was one class of people above another, who, from the principles of their religion, from habits and associations, and from kindred disposition, were fast bound with Christians, in their dread hour of trial and danger, in the bonds of amity and friendship, those people were the MOHOMEDANS, and they alone!---and then will be effectually silenced the tongue of slander now so loud in their condemnation!

I am an attentive reader of the newspapers, and I have

اس گذشتہ ہنگامہ کے حالات پر
میں نے بھي غور کي اور جو اصلي
حالات مجھکومعلوم ہوئي ہیں انپرتو
میں یقین کرتا ہي ہوں اور اسي سبب
سے میرادل خوش ہے کہ بالفعل جوایک
غوغا مسلمانوں کی برائي اور مفسدے
اور بدذاتي کا چاروں طرف پھیل رہا
ہے یہ بالکل مٹ جاویگا اگرچہ کچھ
کچھ حالات فساد کے کہلئے گئے ہیں
مگر روز بروزاور زیادہ کہلتے جاوینگے
اورجباصلی حال بالکل روشن ہوجاویگا
توجن لوگوں کي زبانیں مسلمانوں کي
نسبت بہت دراز ہو رہی ہیں سب
بندھوجاوینگی اورتحقیق ہوجاویگاکہ
ہندستان میں اگر کوئي قوم مذہب
کي رو سے عادت اور مزاج کی روسے
عیسائیوں سے محبت اور اخلاص اور
ارتباط اور یگانگت کرسکتي ہے تو
مسلمان ہي کرسکتي ہی اور کوئي
نہیں مگر ان دنوں میں جو میري نگاہ
سے انگریزي اخبارکثرت سے گذرے اور
جو کتابیں اس ہنگامہ کی بابت
تصنیف ہوئیں وہ بھي مینے دیکھیں
ہر ایک میں بہي دیکھا کہ ہندوستان

also read the various works that have been written upon the Mutiny and Rebellion, and in all do I find the most bitter denunciation against the Mohomedans, who are freely represented as being everything that is vile, treacherous, and contemptible. There was no prickly thorn in those awful times, respecting which it was not said that it was planted by a Mohomedan:- there was no fiery whirlwind that was not raised by a Mohomedan!

And yet what are the facts? The very opposite indeed of what the mistaken popular opinion would show them to be; for I really do not see that any class besides the Mohomedans displayed so much single-minded and earnest devotion to the interests of Government, or so willingly sacrified reputation and status, life and property, in their cause. It is an easy thing to make empty professions of loyalty and service, and to write an occasional bulletin of news, false or true, but it is to the Mohomedans alone that the credit belongs of having stood the staunch and unshaken friends of the Government amidst that fearful tornado that devastated the country, and shook the empire to its centre; --- and who were ever ready heart and hand, to render their aid to the utmost extremity, or

میں مفسداور بدذات کوئي نہیں مگر
مسلمان‌مسلمان‌مسلمان‌کوئي‌کانتوندار
درخت اس زمانه میں نہیں اوگا جو
بہہ نکھاگیاھوکه اسکابیج مسلمانون نے
بویاتھااورکوئی آتشین ببوله نہیں اٹھا
جوبہہ نکھاگیاھوکه مسلمانوں‌نےاوٹھایا
تھا مگر میں اسکے برخلاف سمجھتا
ھوں‌میں‌نہیں‌دیکھتاکه مسلمانوں کے
سوااایسااورکوئی ھے جسنے خالص
سرکارکي خیرخواہي میں اپني جان
مال عزت آبرو کھوئي ھو زبانی بات
چیت کی خیر خواھیاں ملادینے اور
جھوڈے سچے ایك دوپرچه لکھ بھیجنے
بہت آسان ھیں‌مسلمانوں‌کے سوا وہ
کون شخص‌ھے‌جسنے صرف‌سرکارکي
خیرخواہي میں‌اپني اوراپنے کنبه کي
جان دي اور ھروقت ہاتھ پانوں‌دل و
جان سے جاں‌نثاری کوحاضررھا *

cheerfully to perish in the attempt, regardless of home and kindred, of life and its enjoyments!

Be it known however that I am no advocate of those Mohomedans who behaved undutifully, and joined in the Rebellion; on the contrary I hold their conduct in utter abhorrence, as being in the highest degree criminal, and wholly inexcusable; because at that momentous crisis it was imperatively their duty, a duty enjoined by the precepts of our religion, to identify themselves heartily with the Christians and to espouse their cause; seeing that they have,---like ourselves,—been favoured with a revelation from Heaven, and believe in the Prophets, and hold sacred the word of God in his holy book, which is also an object of faith with us. It was therefore needful and proper, that where the blood of Christians was spilt, there should also have mingled with it that of Mahomedans; and those who shrunk from manifesting such devotedness, and sided with the rebels, wilfully disobeyed the injunctions of religion, besides proving themselves ungrateful to their salt, and thereby incurring the severe displeasure of Government, a fact that is patent to every peasant.

Verily, such unworthy Mohomedans have well deserved

جن مسلمانوں نے ہماري سرکارکی
نمکحرامی اور بدخواہی کی میں انکا
طرفدار نہیں میں ان سے بہت زیادہ
ناراض ہوں اورحدسے زیادہ بُراجانتا
ہوں کیوں کہ یہ ہنگامہ ایسا تھا کہ
مسلمانوں کو اپنے مذہب کي بموجب
عیسائیوں کے ساتھ رہناتھا جو اہل
کتاب اور ہمارے مذہبی بھائی بندھیں
نبیوں پرایمان لائے ہیں خدا کے دئے
احکام اورخداکی دی ہوئی کتاب اپنے
پاس رکھتے ہیں جسکاتصدیق کرنااور
جس پرایمان لاناہماراعین ایمان ہے
پھر اس ہنگامہ میں جہاں عیسائیونکا
خون گرتاوہیں مسلمانوں کا بھي خون
گرناچاھئے تھا پھر جسنے ایسا نہیں
کیااوسنے علاوہ نمکحرامي اورگورنمنٹ
کی ناشکري کي جوھرایک رعیت پر
واجب ہے اپنے مذہب کے بھی برخلاف
کیا پھر بلاشبہہ وہ اس لایق ہیں کہ
زیادہ تر انسے ناراض ہوا جاوے مگر
عموماً اخباروں اور بغاوت کي کتابونمیں
جورائے انکي نسبت چھاپي جاتي ہے

the righteous indignation of all right-thinking men; but at the same time, I must deprecate that wholesale denunciation against the entire class of Mohomedans, in which the newspapers are wont to indulge, and which stains the pages of those who have written upon the events of 1857. Besides, I have no hesitation in stating, that I differ from them *in toto* as regards the conclusions at which they have arrived respecting the origin of the mutiny; and I would claim credit for acting from purely conscientious motives.

Yet notwithstanding that the shaft of scorn and contumely are from every side directed against the Mohomedans as a class, they have really no reason to be aggrieved, inasmuch as a just and paternal Government inclines in their favour.

The actuating and promoting influences of the Rebellion have been deeply probed by the Authorities, and the result of the most careful and searching enquiries has not led our enlightened and benevolent Rulers to endorse the hastily formed opinions put forth by our detractors. When therefore the Government are on the side of the Mohomedans, wherefore should they feel any concern at the reports that have been circulated to their prejudice, by the news-

اس میں اور میري رائے میں‌اتنا فرق ھے
که جو تمهید اور جو بنا اور جو منشاء
که وه لوگ انکي نسبت لگاتے هیں
میں‌اسکوقبول نهیں‌کرتااورکچھ شك
نهیں‌که میں اپني رائے کوبہت درستي
اورانصاف سے کام میں‌لایا هوں*

اگرچه چاروں‌طرف سے مسلمانوں
پر بہه‌شوروغل هو رهاهے مگر مسلمانوں
کو کسیطرح رنجیده خاطر هونا نهیں
چاهئے کیونکه همارے نهایت منصف
اعلی گورمنٹ مسلمانوں کي طرف هے
همارے گورمنٹ نے اصلي حالات فساد
پربخوبي غورکیاهے اوریقین هے که
همارے گورمنٹ کي هرگزبہه رائے نهیں
هے جوتم اخبارئں اور بغاوت کي کتابوں
میں دیکھتے هو پس جبکه مسلمانوں
کی طرف هماری گورمنٹ هے تو پهر
اس شور و غوغا کا ان کو کیا غم هے
نمی گویم دریں‌گلشن دل وباغ وبہاراز من
بہاراز یار وباغ‌از یاروگل از یارویاراز من

papers, and the authors of the works above alluded to?

The Poet has said -- I do not call mine the beautiful flowers or sweet fragrance in this garden in which I walk, for they belong to my friend, —but I call *him* mine!

When I say that Government are on the side of the Mohomedans, I do not say so unadvisedly, for the most conclusive evidence of the fact may be seen in the rewards which, with a liberal hand, have been bestowed upon all loyal Mohomedans, in the shape of titles, endowments of land, pensions and promotions. —This being the case it cannot be said that Mohomedans have nothing to be proud of, or no reason to be grateful. And yet the loyalty and good services of Mohomedans are rarely alluded to in the newspapers, while the writers on the Mutiny seem to have ignored them altogether.

Under these circumstances it has appeared to me advisable to publish a series of narratives, setting forth the loyal acts done by this class of people, more especially by those in the service of Government, so far as they have come to my knowledge; and to each case will be appended a notice of the mode in which a gracious Government have been pleased to testify their recognition of those services; in order that the fame

ہم جویہہ بات لکھتے ہیں‌کہ ہماری
منصف گورمنٹ مسلمانوں کے ساتھ
ہے اس کی بہت روشن‌دلیل یہ ہے کہ
ہمارے قدر دان گورمنٹ نے خیر خواہ
مسلمانوں‌کی کیسی قدرومنزلت اور
عزت اورآبروکي ہے انعام واکرام اور
جاگیراورپنشن سے نہال کرنیاہے ترقي
عہدہ اور افزني مراتب سے سرفراز کیا
ہے پھر کیا بہہ ایسی بات نہیں ہے کہ
مسلمان نازاں‌نہ ہوں‌اوردل وجان سے
ہمارے گورمنٹ کے شکرگزاراور ثنا
خواں‌نہ رہیں‌مگرمیں‌دیکھتا ہوں کہ
مسلمانوں نے جو خیر خواہیاں کیں
ان کا ذکر اخباروں میں بہت کم چھپتا
ہے بغاوت کی جو کتابیں چھپی ہیں
انمیں‌تو اس کا ذکر ہے نہیں‌اسلئے میں
نے ارادہ کیاہے کہ مسلمان خیرخواہوں
کا تذکرہ اس کتاب میں لکھنا شروع
کروں‌اورجن مسلمانوں‌نے علي‌الخصوص
مسلمان ملازمان گورمنٹ نے جوجو
خیرخواہیاں‌هماري گورمنٹ کی کیں
انکابیان جہاں تک مجھکومعلوم ہے
لکھوں‌اور جوانعام اور اکرام هماري
منصف اورقدردل گورمنٹ نے بعوض

of the discriminating justice and princely munificence of our paternal Government may be spread among all classes of their subjects, and that the gratitude of Mohomedans may be thereby excited, and that they may be led to emulate each other in the performance of all good and just actions, being fully assured that it is their happy fortune to live beneath the shadow of a great and righteous Government, ever ready to be gracious unto their obedient and dutiful subjects, by extending to them protection and patronage.

Inasmuch, however, as the number of loyal Mohomedans is *legion*, it would be a tedious and difficult task to bring under review the good services of *all* within the limited compass assigned to this publication; and it has therefore been determined to make a selection of only a few individuals, who have been shown in a conspicuous degree that eminent loyalty and devotion which has earned for them their high rewards, and established their fair reputation in the sight of the governing Power. — This is the first section of the Work.

اسکے مسلمانوں کودي وہ سب بیان
کروں تاکہ ہماری گورمنٹ کی سخاوت
اورمنصفی اورقدردانی زیادہ ترمشہور
ہواور تمام مسلمان رعایااپنے ہمقوموں
کے ساتھ ہمارے گورمنٹ کي مروت
اورسلوک اوررعایت اورقدرداني دیکھکر
ہمارے گورمنٹ کیدل سے شکرگزارہواور
ہرایک کوبہہ حوصلہ پیداہوکہ جس
طرح ہمارے ہمقوموں نے ہمارے گورمنٹ
کيرفاقت سے عزتاورنیک نامي حاصل
کي اُسیطرح ہم بھی حاصل کریں اور
بہہ بھی جان لیں کہ ہمارے گورمنٹ
ہمیشہ اپني مطیع رعایا پر دل سے
مہربان اورانکي قدرومنزلت کرنیکو
طیارہے مگرجوکہ مسلمان خیرخواہ
بہت کثرت سے ہیں اورانکی رپورٹیں
بھی بہت لنبي لنبي ہیں ان سب کا
ایک کتاب میں جمع کرنا اور چھاپنا
خالي وقت سے نہ تھااس واسطے بہہ
تجویز کي ہے کہ مناسب مناسب
وقت پر چندلوگوں کا حال مختصر
مختصر رسالوں میں چھاپا جاوے
چنانچہ بہہ رسالہ پہلا لمبر اس کتاب
کا ہے ١٢ *

Those who are obstinately wedded to their own opinions, albeit founded upon imperfect or erroneous information, and a profound ignorance of the manners and customs of the people, and the condition of the country, may possibly charge me with being a partizan, and therefore an untrustworthy historian. I cannot deny that I am a native of Hindoostan and a Mohomedan, and that I am writing in praise of my countrymen and co-religionists, and if any person, arguing upon these premises, should choose to accuse me unjustly of being a biassed witness, he is at perfect liberty to do so; but I feel persuaded that all rational men and friends of justice, will acknowledge that in recording the facts herein collected, I have in no instance been blinded by prejudice, or shown a wilful disregard of the claims of strict impartiality, since my statements will invariably be found to be supported by unimpeachable documentary evidence, consisting of official reports and private testimonials, in addition to a notice of the honors and distinctions with which Mohomedan loyalty has been rewarded by the Government, and this will, I trust, put to silence all who may feel inclined to cavil at my facts.

جن لوگوں کی رائے بسبب تعصب
اور عدم واقفیت کے حالات ملکي اور
سیاست مدن کے جواصول هیں انپر
صحیح رائے نه پونچھنے کے سبب میری
اس کتاب کو دیکھ کرحب الوطنی کا
الزام مجھپر لگائینگے ہاں بہہ بات تو
مجبوري کي هے که میری پیدائش
هندوستان میں هوئي اور میں بلاشبه
مسلمان هوں اور مسلمانوں هي کا ذکر
خیر اس کتاب میں لکھتا هوں پھر
نامنصفي سے جوکوئي چاهے بہه الزام
مجھپر لگائے مگر جو لوگ انصاف
دوست هیں وه خیال کرینگے که ان
حالات اور واقعات کی تحریرمیں مینے
کسی جگہ انصاف کو ہاتھ سے نهیں دیا
جس کسي مسلمان کي خیرخواهي کا
ذکرلکھاهے اسکے ساتھ بجنسه حکام متعهد
کي رپورٹیں جوانکے حق میں هوئیں اور
سارٹي فکٹ جون کوئے اور گورمنٹ
سے جو انعام اور اکرام انکوملے وہ سب
لفظ بلفظ اسمیں درج هیں جو میري
اس تمام تحریر پرگواه عادل موجود

هیں اور تمام متعصبوں کي زبان کو
الزام لگانے سے بند کرتے هیں *

It was not originally my intention to say aught concerning myself, since it did not seem to me that my humble services had been of sufficient importance to merit the gracious notice of the Government, who have done such great things for me as to surpass immeasurably my deserts and expectations. Indeed, I blush to compare my own sense of unworthiness with the magnitude of the favors and consideration with which I have been honored. Upon more mature reflection it has however seemed desirable that the author of this work should certainly make mention of certain particulars affecting himself personally, to enable the public to judge from his antecedents, his position, his character, and his conduct during the Rebellion, what amount of credit should be conceded to his representations, and to what extent he proved himself, in the hour of peril, to be a faithful and zealous adherent of the Government he served.

میرا ارادہ تھاکہ میں اپنا حال اس
کتاب میں کچھہ نلکھوں کیونکہ میں
اپنی ناچیز اور مسکین خدمتوں کو
اس لایق نہیں جانتا کہ انکو گورمنٹ
کی خیر خواہی میں پیش کروں
علاوہ اس کے جوگورمنٹ نے میري ساتھ
سلوک کیا وہ درحقیقت میری مسکین
خدمتوں کے مقابل میں بہت زیادہ ھے
اورجب میں اپنے گورمنٹ کے انعام اور
اکرام کو دیکھنا ھوں اور پھر اپني ناچیز
خدمتوں پرخیال کرتا ھوں تو نہایت
شرمندہ ھوتا ھوں اورکہتا ھوں کہ ھمارے
گورمنٹ نے مجھپر اس سے زیادہ احسان
کیاھے جس لایق میں تھا مگر مجبوري
ھے کہ اس کتاب کے مصنف کو ضرور
ھے کہ اپنا حال اوراپنے خیالات کو لوگوں
پر ظاھر کرے تاکہ سب لوگ جانیں کہ
اس کتاب کے مصنف کا کیا حال ھے
اور اُسنے اِس ہنگامہ میں کسطرح اپني
دلي محبت گورمنٹ کی خیرخواھي
میں صرف کي *

Syed Ahmad Khan, THE AUTHOR.

سیداحمدخان مصنف اس کتاب کا

My ancestors were originally from Arabia; but in the reign of the first Akber they emigrated from Heerat, and settled in Hindoostan. I was born in Delhi, and am therefore a native of that city now so desolate, but which has been described by a Poet as having been once the envy of Paradise!

اگرچه میرے بزرگ عرب کے رهنے والی هیں مگر اکبر اول کے عهد میں هرات سے هندستان میں آرهے میري پیدائش دهلي کي هے اور میں وهیں کا رهنے والاهوں۔ دلي جو ایك شهر تها رشك جنان و خلد هم رهنے والي هیں اسی اجڑے دیار کے میری ددهیال میں سے کوئی شخص بریٹس گورمنٹ کا نوکرنهیں تهاالبته سلاطین مغلیه کے نوکر تهے اور پشت در پشت منصب وخطاب پاتے رهے یهاں تك که میں نے بهی اس معزول کمبخت بادشاه سے اپنے خاندان کی رسم بموجب مورثی خطاب پایاتها۔

None of my father's family served under the British Government, but they were faithful servants of the King, and from generation to generation they were honored with offices of trust and dignity, insomuch that I also inherited from this effete and extinct royalty, a hereditary title. In my mother's family however, my grandfather took service under Government, and in 1801 he was deputed as a Vukeel to Persia, when Hajee Khuleel Khan, a cossid from thence, was killed at Bombay. He was afterwards appointed Political Assistant at Awah; and when he returned eventually to his native city, he was raised by the Emperor Akber, the 2nd, to the dignity of Wuzeer, and enjoyed all the honors and emoluments pertaining to that exalted office under the Mogul dynasty.

میرے نانانے البته گورمنٹ انگلشیه کی نوکري کي تهی سنه۱۸۰۱ع میں گورمنٹ کیطرف سے وکیل هوکر گئے تهے ایران کوجبکه حاجی خلیل خان سفیرشاه ایران بمبئی میں ماراگیا تها اورجب اس خدمت کو انجام کرکر پهرے تو پولیٹکل اجنٹ هوئے اوا میں اور جب اس خدمت کو بهی انجام

دیکراپنےوطن میں آئے تووزیرھوئے اکبرشاہ ثانی کے اور پایا وہ درجہ اور خطاب جو وزیراعظم کومغلیہ سلطنت میں ملناتھا *

جب سے مینے ھوش سنبھالا گورمنٹ انگلشیہ کی نوکری اختیارکی اورمجھکو شوق ھوافن تاریخ سے اورجب مختلف ملکوں کی تاریخ میري نظر سے گذري اوراصول گورمنٹ اورسیاست مدن پر میںنے لحاظ کیااس وقت سے میري رائے بہیںہی کہ ھمارے گورمنٹاورھندوستان کی رعایامیںایسی محبت اور یگانگت ھوجاوے کہ ھرایک کے امورمذہبي اور رسم ورواج سے کچھ سروکارنہ رہے مگرتمام رعایااورہماري گورمنٹانتظام ملکي میں ایک رائے اور ایک قصد اور ایک ارادہ رھیںاورتمام ھندوستان کی رعایا گورمنٹ انگلشیہ کو اپنا بادشاہ سمجھکر اسکي خیرخواہی اور رفاقت میں رھیں *

I have been serving the British Government from my boyhood, and having a strong attachment for the study of History, I freely indulged this inclination, and after reading the histories of various nations I was at once inspired with a warm admiration for the policy and administration of the British Government and an earnest wish took possession of my heart, that between this noble and excellent Government and the people of Hindoostan a powerful feeling of friendship and amity might be cemented, without any jealousy or undue interference concerning religion and local customs; and that all their subjects should unite harmoniously and cordially in supporting this just and paternal Government, and constantly demonstrate towards it their loyalty and affection.

سنہ ۱۸۵٤ع میں جب میں نے ایک تاریخ دہلی کی پوراني عمارتوں اوراگلي عملداریوںکي لکھي تواسمیں سلسلہ سلطنت خاندان مغلیہ کا سنہ ۱۸۰۳ع سے یعنی جب سے کہ لارڈ

In 1854, when I wrote an historical memoir of the new and ancient edifices about Delhi, I also gave a genealogical account of the Kings of Delhi up to 1803 only, the year in which Lord Lake took that city, intending thereby to demonstrate to all peo-

ple the fact, that from thence-forward the crown of Hindoostan belonged to the English Nation, and the Mogul Dynasty had terminated for ever; in order that all sensible men might strive by their peaceful and dutiful conduct to prove themselves loyal and affectionate subjects, meriting the favour of their enlightened and liberal European Rulers.

لیك سپه سالار انگلشیه نے دہلی کوفتح
کیامنقطع کیااورهندوستان کی سلطنت
میں سلسلہ شاہان انگلستان کاقائم کیا
اس سے یقین هوسکتاهے که اس هنگامه
کے پہلے سے میري نیت بھی تھی که
تمام اہل ہند جان لیں که اب سلطلنت
خاندان مغلیه کي ختم هوگئی هے اور
هندوستان کي بادشاہت شاہان انگلستان
کي هےاسلیئے تمام رعایاکواپنے بادشاہ
اورگورمنٹ انگلشیه کی خیرخواہی اور
اس سے محبت پیداکرني چاهئے*

In the early part of the year 1857, I held the office of Sudder Ameen at Bijnore, and when the first stunning news of the mutiny at Meerut arrived, I disbelieved it entirely; but when at length all doubts on the subject were painfully dispelled, I at once made up my mind as to my own conduct, and firmly resolved to stand by the Government at all hazards. — In pursuance of this determination, I attached myself to the person of Mr. Alexander Shakespear, Magistrate and Collector of Bijnore, and was beside that gentleman on every occasion of emergency that arose in that perilous time. In fact, I forsook my own dwelling place, and was ever present night and day, at

جب غدر هوا میں بجنور میں
صدرامین تھاکه دفعتاً سرکشي میرٹھ
کی خبر بجنور میں پہنچی اول تو
همنے جھوٹ جانا مگر جب یقین هوا
تواسی وقت سے میں نے اپنے گورمنٹ
کی خیرخواہی اور سرکارکی وفاداری
پر چست کمر باندھی هرحال اور هر
امرمیں مسترالکزنڈر شکسپیر صاحب
بہادرکلکٹر و مجسٹریٹ بجنور کے شریك
رہا یہاں تك که همنے اپنے مکان پر
رہناموقوف کردیادن رات صاحب کی
کوٹھي پرحاضررہنا تھااوررات کو کوٹھي
کاپہرہ دینا اورحکام کي اور میم صاحبه

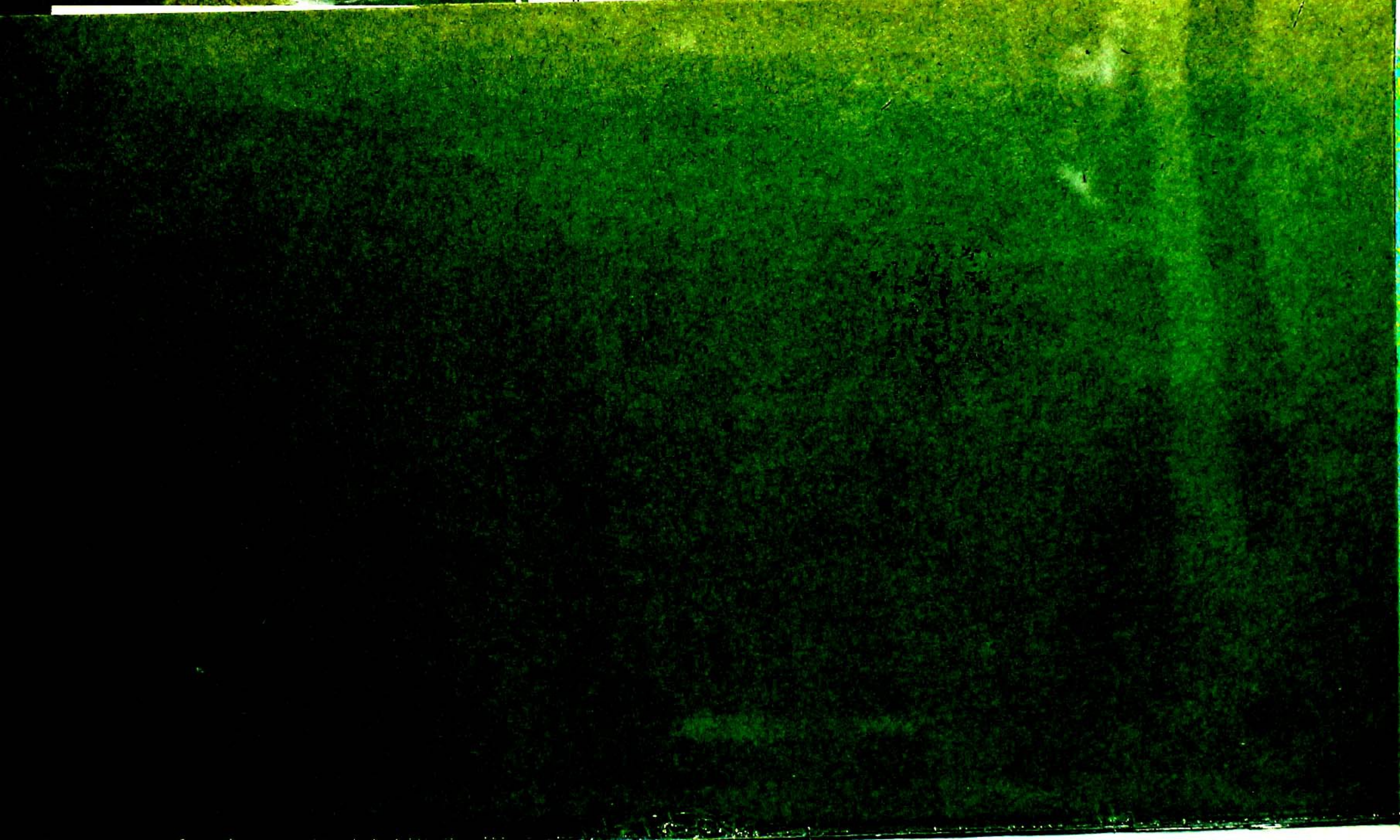

رسالہ خیرخواہ مسلمانان

حصہ اول ـــ سوم

مولفہ

سید احمد خاں صدرالصدور مرادآباد

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

131310.

طبع اوّل (میرٹھ): تین جلدوں میں : ۶۱_۱۸۶۰ء

طبع دوم (حصہ اوّل۔ سوم یکجا) : ۱۹۹۸ء

قیمت : ۱۵۰/_ روپے

غیر ممالک کے لیے : ۸ ڈالر

PRODUCED BY : TIPS ENTERPRISES, NEW DELHI - 110002 PH 3289268

PRINTED AT : BHARAT OFFSET PRINTERS, DELHI - 110006

حرف آغاز

ہندوستان کی تاریخ میں اٹھارہ سوستاون کی بغاوت ایک اہم موڑہے۔ اس کے مابعد اثرات نے مسلمانوں کو جڑسے اکھاڑ پھینکا۔ برطانوی سرکار نے مسلمانوں کو متشدد باغی سمجھ کر منتقمانہ رویہ اختیار کیا۔ اس بغاوت میں گرچہ ہندوؤں نے بھی حصّہ لیا تھا لیکن انگریزوں کی مخالفت و مخاصمت کا خاص نشانہ مسلمان ہی بنے۔ ان کا گھربارلٹا، ان کا قتل عام ہوا۔ یہ وحشیانہ منظر سیداحمدنے خود اپنی آنکھ سے دیکھا۔ گھربار تو ان کا اپنا بھی تباہ ہوا، ان کے اپنے بھی قربان ہوئے لیکن انھیں اس عام بربریت نے ہلاڈالا۔ ایک لمحے کو تو سید احمد کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ ہندوستان چھوڑ کر کسی گوشۂ عافیت میں جابسیں۔ ان کے ضمیر نے اس کی ملامت کی۔ ایسے نازک وقت میں اپنے ہموطنوں کو چھوڑ کر ہجرت کرنا 'نامردی' اور 'بے مروتی' کے سواکچھ نہ تھا۔ انھوں نے عزم کیا کہ وہ یہیں رہیں گے اور ہندوستانیوں خاص کر مسلمانوں کو اس پستی سے نکالنے کی تدبیر کریں گے۔

کئی راتیں ان کی بے خواب گزریں۔ وہ حالات کا جائزہ لیتے رہے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ بغاوت کے دواسباب تھے۔ ۱۔ تعلیم و تربیت کا نہ ہونا اور ۲۔انگریزوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق کا مفقود ہونا۔ سیداحمدنے ان حالات سے متاثر ہوکر "سرکشی ضلع بجنور" اور "رسالہ اسباب بغاوت ھند" لکھا۔ ان تصانیف کا مقصد ہی یہ تھا کہ حقیقت بے نقاب کی جائے۔ انھوں نے اس سورش کا ذمے دار انگریزوں کو ٹھہرایا اور اپنی قوم کی بیگناہی کے لیے قلم اٹھایا۔ انھوں نے محسوس کیا کہ اس بغاوت کی وجہ مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان منافرت اور غلط فہمیاں ہیں جن کا ازالہ بہت ضروری ہے۔ چنان چہ انھوں نے ایک ششماہی "رسالہ لائل محمڈنز آف انڈیا" (رسالہ خیر خواہ مسلمانان) ۱۸۶۰ء میں جاری کیا۔ اس کے پہلے شمارے میں

انھوں نے بہت سے مسلمانوں کے تفصیلی حالات پیش کیے جنھوں نے انگریزی حکومت کی وفاداری میں قربانیاں دیں۔ دوسرے شمارے میں جہاد کا اسلامی تصور اور انگریزوں کو اھل کتاب ہونے کی وجہ سے برادرانہ سلوك کا مستحق قراردیا۔ ۱۸۶۱ء میں اس کا تیسرا شمارہ نکلا اور پھر یہ بند ہوگیا۔ اس میں انھوں نے لان سلاٹ ایڈیسن کی کتاب سے ایك معاہدہ نقل کیا ہے جو پیغمبراسلام اور عیسائیوں کے مابین مدینہ منورہ میں ہوا تھا جس میں باہمی میل جول اور مذہبی آزادی کا تحفظ کیاگیاتھا۔ تینوں حصوں میں مذہبی سطح پر مسلمانوں اور عیسائیوں میں برادرانہ تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہم اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کی طباعت ثانی کررہے ہیں۔ ارادہ تو یہ تھا کہ اس کا عکسی ایڈیشن شایع کیا جائے۔ لیکن اس کا سب سے اچھانسخہ جوہمیں مولانا آزاد لائبریری سے ملا جس کے ہم شکرگزار ہیں اس کا بھی عکس صاف نہیں آیا۔ جگہ جگہ حروف ٹوٹ گیے۔ لہٰذا اس کو پھر سے کمپوز کرایا۔ اس زمانے میں ٹائپ رائج تھا اس لیے اسی کو اختیار کیا اور نستعلیق سے گریز کیا۔ اس کا پورا التزام کیا ہے کہ جدید کمپوزنگ کے باوجود یہ اصل کے قریب تر رہے۔ ان تینوں حصوں کو ہم نے یکجاکردیا ہے، تاکہ مطالعہ میں آسانی ہو۔ تینوں سرورق بھی اصل کے مطابق ہیں۔ بس ایك عمومی سرورق قدرے مختلف ہے تاکہ جدید طباعت بھی ظاہرہوسکے۔

خدابخش لائبریری کی جانب سے یہ سرسید کے لیے انہیں کی ایك تصنیف کی دوبارہ اشاعت کے ذریعے ایك حقیر نذرانہ ہے، جو مصلح قوم بن کراٹھے اور برصغیر کے مسلمانوں کو پستی سے نکالنے کا وہ نسخۂ کیمیا عطاکیا، جو آج بھی اتناہی مستندہے جتنا کل، یعنی عصری تعلیم کا حصول۔

ہمیں امید ہے کہ قارئین اس تحفے کو پسند فرمائیں گے۔

حبیب الرحمٰن چغانی
(ڈائرکٹر)

AN ACCOUNT

OF THE

LOYAL

MAHOMEDANS OF INDIA

Part I.

رساله خیر خواهان مسلمانان

حصہ اول

MEERUT:

PRINTED BY J. A. GIBBONS, AT THE MOFUSSILITE PRESS.

1860.

AN ACCOUNT
OF THE
LOYAL MOHOMEDANS OF INDIA.

بسم الله الرحمن الرحيم

Part I.

-o-o-

—.·.—

Verily it is an incontrovertible truth, that in the revolutions of Time a general calamity arises sometimes, of a nature so mightily overwhelming, that Man is completely prostrated and unhinged thereby, and rendered utterly helpless in his extremity. There is then as it were a powerful weight upon his soul, bearing it down into the gulf of despair, for at that season of crushing trial neither virtue nor learning, nor skill nor talent is of any avail. His nature is thoroughly changed in the estimation of his fellowmen; none has a good opinion of him, and nothing that he does claims from others any respect. Assuredly, when a man is guilty of a really culpable act, there can be no extenuation for that; but when he is enveloped by the sombre mantle of Misfortune, even his good deeds are obnoxious to suspicion and misconstruction,

سچ هے انقلاب زمانه ایك ایسا بُرا
حادثهےکه آدمیکونہایت زبون ودرمانده
کردیتاهے۔ ایسے وقت میں انسان کا
فضل و کمال عقل وهنر علم وعمل کچھ
کام نهیں آتا یهه هی حادثه هے جس سے
انسان کاکایا پلٹ هو جاتاهے۔ کوئی کام
اسکا اعتبار کے لایق نهیں رہتا کسي
شخص کواس کی قدرومنزلت کا خیال
نهیں هوتا جو کام انسان سے برا سرزد
هوتا هے وه در حقیقت برا هی هے مگر
اس کمبخت وقت کامقتضایهه هوتا هے
کهاسکااچهاکام بهی برائیي اورظاهرداري
پرمحمول هوتاهے۔ هرایك قوم میں اچهے
برے سب قسم کے آدمی هوتے هیں یهه
جو ایك مثل مشهور هے که ایك مچهلی
سارے جل کو گندا کرے یهه خاص

and are either condemned in toto, or said to proceed from a latent sinister motive. Certainly, good and bad are to be found in every class and creed, but the proverb that "a fish pollutes all water," has reference specially to a season of distress, for it is a peculiarity of the time, that if even one man has done ill the entire class to which he belongs is held up to execration; and albeit a large number of that class may have done right well, yet nobody thinks of their good deeds, and they get no credit for them!

The adverse of this axiom is equally true, forasmuch as those men who are not under the influence of the blighting shadow of misfortune, succeed in maintaining a fair reputation; and notwithstanding that their hands may be sullied by crime, yet they escape reprobation!

Now the season of dire extremity to which I allude is that which befel the Mohomedans in 1857-58. There was no atrocity committed then of which the blame was not imputed to Mohomedans, although the parties really guilty may have been Ramdeen and Matadeen!

An oriental Poet has well said. -- There was no misfortune sent from Heaven, which ere it descended to earth, did not seek for its resting place the dwellings of Mohomedans!

اسی برے وقت کی مثل ہے اس کمبخت
وقت کا یہہ خاصہ ہے کہ اگرایک آدمی
بھی برا کام کرے تو ساری قوم کی قوم
رسواواوربدنام ہوتی ہے ۔ گو اسی قوم
میں سے صدھاآدمیوں نے اچھے کام کیئے
ہوں مگران خوبیوں پرکسی کو خیال
نہیں ہونابرخلاف اس کے جن لوگوں پر
یہہ بدبختی کے دن نہیں ہوتے اونکا
بُراکام بھی آنکھونمیں نہیں کھٹکتانمیں
سے ہزاروں نے کیسے ہی برے برے کام
کیئے ہوں مگراونکی برائی پر کسیکو
دھیان نہیں ہوتا یہ بدبختی کا زمانہ
وہ ہے جو سنہ ۵۷، ۵۸ میں ہندستان
کے مسلمانوں پر گذرا کوئی آفت ایسي
نہیں ہے جو اس زمانہ میں ہوئی ہو
گو وہ رام دین اور ماتادین ہي نے کي
ہواوریہہ نہ کہاگیاہو کہ مسلمانوں نے
کي کوئي بلا آسمان پرسے نہیں چلی جو
اسنے زمین پرپونچھنے سے پہلے مسلمانوں
کاگھرنہ ڈھونڈھاہو ہربلائے کہ آسمان اید
گرچہ بردیگرے قضا باشد بر زمیں
نارسیدہ میپرسد خانئہ مسلمی کجا
باشد*

Long and anxiously have I pondered upon the events which marked the terrible crisis that has passed over this country; and I am free to confess, that the facts which have come to my knowledge, and which I firmly believe to be true, have been a source of genuine comfort to my soul, inducing as they do the proud conviction, that the rumours defamatory of the Mohomedans that have got abroad from the four quarters of the world, are utterly without foundation. Some of the acts of the horrible Drama have already been exposed, but as day by day all the particulars are gradually brought to light, then, when the naked truth stands revealed, --- *then* will this one glorious fact stand out in prominent relief, and become patent to the universe that if in Hindoostan there was one class of people above another, who, from the principles of their religion, from habits and associations, and from kindred disposition, were fast bound with Christians, in their dread hour of trial and danger, in the bonds of amity and friendship, those people were the MOHOMEDANS, and they alone!---and then will be effectually silenced the tongue of slander now so loud in their condemnation!

I am an attentive reader of the newspapers, and I have

اس گذشته ہنگامه کے حالات پر
میں نے بھي غور کي اور جو اصلي
حالات مجھکومعلوم ھوئي ھیں انپرتو
میں یقین کرتا ہي ھوں اور اسي سبب
سے میرادل خوش ھے که بالفعل جوایك
غوغا مسلمانوں کی برائي اور مفسدے
اور بدذاتي کا چاروں طرف پھیل رھا
ھے یه بالکل مٹ جاویگا اگرچه کچھ
کچھ حالات فساد کے کہلتے گئے ھیں
مگر روز بروزاور زیاده کہلتے جاوینگے
اورجباصلی حال بالکل روشن ھوجاویگا
توجن لوگوں کي زبانیں مسلمانوں کي
نسبت بہت دراز ھو رھی ھیں سب
بندھوجاوینگی اورتحقیق ھوجاویگاکه
ھندستان میں اگر کوئي قوم مذھب
کي رو سے عادت اور مزاج کی روسے
عیسائیوں سے محبت اور اخلاص اور
ارتباط اور یگانگت کرسکتي ہے تو
مسلمان ھي کرسکتي ھی اور کوئي
نھیں مگر ان دنوں میں جو میري نگاه
سے انگریزي اخبارکثرت سے گذرے اور
جو کتابیں اس ہنگامه کی بابت
تصنیف ھوئیں وه بھي مینے دیکھیں
ھر ایك میں بھي دیکھا که ھندوستان

also read the various works that have been written upon the Mutiny and Rebellion, and in all do I find the most bitter denunciation against the Mohomedans, who are freely represented as being everything that is vile, treacherous, and contemptible. There was no prickly thorn in those awful times, respecting which it was not said that it was planted by a Mohomedan:- there was no fiery whirlwind that was not raised by a Mohomedan!

And yet what are the facts? The very opposite indeed of what the mistaken popular opinion would show them to be; for I really do not see that any class besides the Mohomedans displayed so much single-minded and earnest devotion to the interests of Government, or so willingly sacrified reputation and status, life and property, in their cause. It is an easy thing to make empty professions of loyalty and service, and to write an occasional bulletin of news, false or true, but it is to the Mohomedans alone that the credit belongs of having stood the staunch and unshaken friends of the Government amidst that fearful tornado that devastated the country, and shook the empire to its centre; --- and who were ever ready heart and hand, to render their aid to the utmost extremity, or

میں مفسداور بدذات کوئي نهیں مگر
مسلمان‌مسلمان‌مسلمان‌کوئي‌کانتوندار
درخت اس زمانه میں نہیں اوگا جو
بہہ نکھاگیاهوکه اسکابیج مسلمانون نے
بویاتھااورکوئی آتشین ببوله نهیں اٹھا
جوبہہ نکھاگیاهوکه مسلمانوں‌نےاوٹھایا
تھا مگر میں اسکے برخلاف سمجھتا
هوں‌میں‌نهیں‌دیکھتاکه مسلمانوں کے
سوااایسااورکوئی هے جسنے خالص
سرکارکي خیرخواہي میں اپني جان
مال عزت آبرو کھوئي هو زبانی بات
چیت کی خیر خواهیاں ملادینے اور
جھوڈے سچے ایك دوپرچه لکھ بھیجنے
بہت آسان هیں‌مسلمانوں‌کے سوا وہ
کون شخص‌هے‌جسنے صرف‌سرکارکي
خیرخواہي میں‌اپني اوراپنے کنبه کي
جان دي اور هروقت ہاتھ پانوں‌دل و
جان سے جاں‌نثاری کوحاضررها *

cheerfully to perish in the attempt, regardless of home and kindred, of life and its enjoyments!

Be it known however that I am no advocate of those Mohomedans who behaved undutifully, and joined in the Rebellion; on the contrary I hold their conduct in utter abhorrence, as being in the highest degree criminal, and wholly inexcusable; because at that momentous crisis it was imperatively their duty, a duty enjoined by the precepts of our religion, to identify themselves heartily with the Christians and to espouse their cause; seeing that they have,---like ourselves,—been favoured with a revelation from Heaven, and believe in the Prophets, and hold sacred the word of God in his holy book, which is also an object of faith with us. It was therefore needful and proper, that where the blood of Christians was spilt, there should also have mingled with it that of Mahomedans; and those who shrunk from manifesting such devotedness, and sided with the rebels, wilfully disobeyed the injunctions of religion, besides proving themselves ungrateful to their salt, and thereby incurring the severe displeasure of Government, a fact that is patent to every peasant.

Verily, such unworthy Mohomedans have well deserved

جن مسلمانوں نے ہماري سرکارکی
نمکحرامی اور بدخواہی کی میں انکا
طرفدار نہیں میں ان سے بہت زیادہ
ناراض ہوں اورحدسے زیادہ بُراجانتا
ہوں کیوں کہ یہ ہنگامہ ایسا تھا کہ
مسلمانوں کو اپنے مذہب کي بموجب
عیسائیوں کے ساتھ رہناتھا جو اہل
کتاب اور ہمارے مذہبی بھائی بندھیں
نبیوں پرایمان لائے ہیں خدا کے دئے
احکام اورخداکی دی ہوئی کتاب اپنے
پاس رکھتے ہیں جسکاتصدیق کرنااور
جس پرایمان لاناہماراعین ایمان ہے
پھر اس ہنگامہ میں جہاں عیسائیونکا
خون گرتاوہیں مسلمانوں کا بھي خون
گرناچاہئے تھا پھر جسنے ایسا نہیں
کیااوسنے علاوہ نمکحرامي اورگورنمنٹ
کی ناشکري کي جوھرایک رعیت پر
واجب ہے اپنے مذہب کے بھی برخلاف
کیا پھر بلاشبہہ وہ اس لایق ہیں کہ
زیادہ تر انسے ناراض ہوا جاوے مگر
عموماً اخباروں اور بغاوت کي کتابونمیں
جورائے انکي نسبت چھاپي جاتي ہے

the righteous indignation of all right-thinking men; but at the same time, I must deprecate that wholesale denunciation against the entire class of Mohomedans, in which the newspapers are wont to indulge, and which stains the pages of those who have written upon the events of 1857. Besides, I have no hesitation in stating, that I differ from them *in toto* as regards the conclusions at which they have arrived respecting the origin of the mutiny; and I would claim credit for acting from purely conscientious motives.

اس میں اور میري رائے میں‌اتنا فرق ھے
که جو تمهید اور جو بنا اور جو منشاء
که وه لوگ انکي نسبت لگاتے هیں
میں‌اسکوقبول نهیں‌کرتااورکچھ شك
نهیں‌که میں اپني رائے کوبہت درستي
اورانصاف سے کام میں‌لایا هوں*

Yet notwithstanding that the shaft of scorn and contumely are from every side directed against the Mohomedans as a class, they have really no reason to be aggrieved, inasmuch as a just and paternal Government inclines in their favour.

اگرچه چاروں‌طرف سے مسلمانوں
پر بہه‌شوروغل هو رهاهے مگر مسلمانوں
کو کسیطرح رنجیده خاطر هونا نهیں
چاهئے کیونکه همارے نهایت منصف
اعلی گورمنٹ مسلمانوں کي طرف هے
همارے گورمنٹ نے اصلي حالات فساد
پربخوبي غورکیاهے اوریقین هے که
همارے گورمنٹ کي هرگزبہه رائے نهیں
هے جوتم اخبارنں اور بغاوت کي کتابوں
میں دیکهتے هو پس جبکه مسلمانوں
کی طرف هماری گورمنٹ هے تو پهر
اس شور و غوغا کا ان کو کیا غم هے
نمی گویم دریں‌گلشن دل وباغ وبہاراز من
بہاراز یار وباغ‌از یاروگل از یارویاراز من

The actuating and promoting influences of the Rebellion have been deeply probed by the Authorities, and the result of the most careful and searching enquiries has not led our enlightened and benevolent Rulers to endorse the hastily formed opinions put forth by our detractors. When therefore the Government are on the side of the Mohomedans, wherefore should they feel any concern at the reports that have been circulated to their prejudice, by the news-

papers, and the authors of the works above alluded to?

The Poet has said -- I do not call mine the beautiful flowers or sweet fragrance in this garden in which I walk, for they belong to my friend, —but I call *him* mine!

When I say that Government are on the side of the Mohomedans, I do not say so unadvisedly, for the most conclusive evidence of the fact may be seen in the rewards which, with a liberal hand, have been bestowed upon all loyal Mohomedans, in the shape of titles, endowments of land, pensions and promotions. —This being the case it cannot be said that Mohomedans have nothing to be proud of, or no reason to be grateful. And yet the loyalty and good services of Mohomedans are rarely alluded to in the newspapers, while the writers on the Mutiny seem to have ignored them altogether.

Under these circumstances it has appeared to me advisable to publish a series of narratives, setting forth the loyal acts done by this class of people, more especially by those in the service of Government, so far as they have come to my knowledge; and to each case will be appended a notice of the mode in which a gracious Government have been pleased to testify their recognition of those services; in order that the fame

ہم جویہہ بات لکھتے ہیں‌کہ ہماری
منصف گورمنٹ مسلمانوں کے ساتھ
ہے اس کی بہت روشن‌دلیل یہ ہے کہ
ہمارے قدر دان گورمنٹ نے خیر خواہ
مسلمانوں‌کی کیسی قدرومنزلت اور
عزت اورآبروکي ہے انعام واکرام اور
جاگیراورپنشن سے نہال کرنیاہے ترقي
عہدہ اور افزني مراتب سے سرفراز کیا
ہے پھر کیا یہہ ایسی بات نہیں ہے کہ
مسلمان نازاں‌نہ ہوں‌اوردل وجان سے
ہمارے گورمنٹ کے شکرگزاراور ثنا
خواں‌نہ رہیں‌مگرمیں‌دیکھتا ہوں کہ
مسلمانوں نے جو خیر خواہیاں کیں
ان کا ذکر اخباروں میں بہت کم چھپتا
ہے بغاوت کی جو کتابیں چھپی ہیں
انمیں‌تو اس کا ذکر ہے نہیں‌اسلئے میں
نے ارادہ کیاہے کہ مسلمان خیرخواہوں
کا تذکرہ اس کتاب میں لکھنا شروع
کرں‌اورجن مسلمانوں‌نے علي‌الخصوص
مسلمان ملازمان گورمنٹ نے جوجو
خیرخواہیاں‌هماري گورمنٹ کی کیں
انکابیان جہاں تک مجھکومعلوم ہے
لکھوں‌اور جوانعام اور اکرام هماري
منصف اورقدردل گورمنٹ نے بعوض

of the discriminating justice and princely munificence of our paternal Government may be spread among all classes of their subjects, and that the gratitude of Mohomedans may be thereby excited, and that they may be led to emulate each other in the performance of all good and just actions, being fully assured that it is their happy fortune to live beneath the shadow of a great and righteous Government, ever ready to be gracious unto their obedient and dutiful subjects, by extending to them protection and patronage.

Inasmuch, however, as the number of loyal Mohomedans is *legion*, it would be a tedious and difficult task to bring under review the good services of *all* within the limited compass assigned to this publication; and it has therefore been determined to make a selection of only a few individuals, who have been shown in a conspicuous degree that eminent loyalty and devotion which has earned for them their high rewards, and established their fair reputation in the sight of the governing Power. — This is the first section of the Work.

اسکے مسلمانوں کودي وہ سب بیان
کروں تاکہ ہماری گورمنٹ کی سخاوت
اورمنصفی اورقدردانی زیادہ ترمشہور
ہواور تمام مسلمان رعایااپنے ہمقوموں
کے ساتھ ہمارے گورمنٹ کي مروت
اورسلوک اوررعایت اورقدرداني دیکھکر
ہمارے گورمنٹ کیدل سے شکرگزرہواور
ہرایک کوبہہ حوصلہ پیداہوکہ جس
طرح ہمارے ہمقوموں نے ہمارے گورمنٹ
کيرفاقت سے عزتاورنیک نامي حاصل
کي اُسیطرح ہم بھی حاصل کریں اور
یہہ بھی جان لیں کہ ہمارے گورمنٹ
ہمیشہ اپني مطیع رعایا پر دل سے
مہربان اورانکي قدرومنزلت کرنیکو
طیارہے مگرجوکہ مسلمان خیرخواہ
بہت کثرت سے ہیںاورانکی رپورٹیں
بھی بہت لنبي لنبي ہیں ان سب کا
ایک کتاب میں جمع کرنا اور چھاپنا
خالي وقت سے نہ تھااس واسطے یہہ
تجویز کي ہے کہ مناسب مناسب
وقت پر چندلوگوں کا حال مختصر
مختصر رسالوں میں چھاپا جاوے
چنانچہ یہہ رسالہ پہلا لمبر اس کتاب
کا ہے ١٢ *

Those who are obstinately wedded to their own opinions, albeit founded upon imperfect or erroneous information, and a profound ignorance of the manners and customs of the people, and the condition of the country, may possibly charge me with being a partizan, and therefore an untrustworthy historian. I cannot deny that I am a native of Hindoostan and a Mohomedan, and that I am writing in praise of my countrymen and co-religionists, and if any person, arguing upon these premises, should choose to accuse me unjustly of being a biassed witness, he is at perfect liberty to do so; but I feel persuaded that all rational men and friends of justice, will acknowledge that in recording the facts herein collected, I have in no instance been blinded by prejudice, or shown a wilful disregard of the claims of strict impartiality, since my statements will invariably be found to be supported by unimpeachable documentary evidence, consisting of official reports and private testimonials, in addition to a notice of the honors and distinctions with which Mohomedan loyalty has been rewarded by the Government, and this will, I trust, put to silence all who may feel inclined to cavil at my facts.

جن لوگوں کی رائے بسبب تعصب
اور عدم واقفیت کے حالات ملکي اور
سیاست مدن کے جواصول هیں انپر
صحیح رائے نه پونچهنے کے سبب میری
اس کتاب کو دیکه کرحب الوطنی کا
الزام مجهپر لگائینگے ہاں بهه بات تو
مجبوري کي هے که میری پیدائش
هندوستان میں هوئي اور میں بلاشبه
مسلمان هوں اور مسلمانوں هي کا ذکر
خیر اس کتاب میں لکهتا هوں پهر
نامنصفي سے جوکوئي چاهے بهه الزام
مجهپر لگائے مگر جو لوگ انصاف
دوست هیں وه خیال کرینگے که ان
حالات اور واقعات کی تحریرمیں مینے
کسی جگه انصاف کو ہاته سے نهیں دیا
جس کسي مسلمان کي خیرخواہي کا
ذکرلکهاهے اسکے سانه بجنسه حکام متعهد
کي رپورٹیں جوانکے حق میں هوئیں اور
سارٹي فکٹ جون کوئے اور گورمنٹ
سے جو انعام اور اکرام انکوملے وہ سب
لفظ بلفظ اسمیں درج هیں جو میري
اس تمام تحریر پرگواه عادل موجود

هیں اور تمام متعصبوں کي زبان کو
الزام لگانے سے بند کرتے هیں *

It was not originally my intention to say aught concerning myself, since it did not seem to me that my humble services had been of sufficient importance to merit the gracious notice of the Government, who have done such great things for me as to surpass immeasurably my deserts and expectations. Indeed, I blush to compare my own sense of unworthiness with the magnitude of the favors and consideration with which I have been honored. Upon more mature reflection it has however seemed desirable that the author of this work should certainly make mention of certain particulars affecting himself personally, to enable the public to judge from his antecedents, his position, his character, and his conduct during the Rebellion, what amount of credit should be conceded to his representations, and to what extent he proved himself, in the hour of peril, to be a faithful and zealous adherent of the Government he served.

میرا ارادہ تھاکہ میں اپنا حال اس
کتاب میں کچھہ نلکھوں کیونکہ میں
اپنی ناچیز اور مسکین خدمتوں کو
اس لایق نہیں جانتا کہ انکو گورمنٹ
کی خیر خواہی میں پیش کروں
علاوہ اس کے جوگورمنٹ نے میري ساتھ
سلوک کیا وہ درحقیقت میری مسکین
خدمتوں کے مقابل میں بہت زیادہ ھے
اورجب میں اپنے گورمنٹ کے انعام اور
اکرام کو دیکھتا ھوں اور پھر اپني ناچیز
خدمتوں پرخیال کرتا ھوں تو نہایت
شرمندہ ھوتاھوں اورکہتاھوں کہ ھمارے
گورمنت نے مجھپر اس سے زیادہ احسان
کیاھے جس لایق میں تھا مگر مجبوري
ھے کہ اس کتاب کے مصنف کو ضرور
ھے کہ اپنا حال اوراپنے خیالات کو لوگوں
پر ظاھر کرے تاکہ سب لوگ جانیں کہ
اس کتاب کے مصنف کا کیا حال ھے
اور اُسنے اِس ہنگامہ میں کسطرح اپني
دلي محبت گورمنٹ کی خیرخواھي
میں صرف کي *

Syed Ahmad Khan, THE AUTHOR.

سیداحمدخان مصنف اس کتاب کا

My ancestors were originally from Arabia; but in the reign of the first Akber they emigrated from Heerat, and settled in Hindoostan. I was born in Delhi, and am therefore a native of that city now so desolate, but which has been described by a Poet as having been once the envy of Paradise!

None of my father's family served under the British Government, but they were faithful servants of the King, and from generation to generation they were honored with offices of trust and dignity, insomuch that I also inherited from this effete and extinct royalty, a hereditary title. In my mother's family however, my grandfather took service under Government, and in 1801 he was deputed as a Vukeel to Persia, when Hajee Khuleel Khan, a cossid from thence, was killed at Bombay. He was afterwards appointed Political Assistant at Awah; and when he returned eventually to his native city, he was raised by the Emperor Akber, the 2nd, to the dignity of Wuzeer, and enjoyed all the honors and emoluments pertaining to that exalted office under the Mogul dynasty.

اگرچه میرے بزرگ عرب کے رہنے والی ہیں مگر اکبرَ اول کے عہد میں ہرات سے ہندستان میں آرہے میري پیدائش دہلي کي ہے اور میں وہیں کا رہنے والاہوں۔ دلي جو ایك شہر تھا رشك جنان و خلد ہم رہنے والي ہیں اسی اجڑے دیار کے میری ددھیال میں سے کوئی شخص بریٹش گورمنٹ کا نوکرنہیں‌تھاالبتہ سلاطین مغلیہ کے نوکر تھے اور پشت در پشت منصب وخطاب پاتے رہے یہاں‌تك کہ میں‌نے بھی‌اس معزول کمبخت بادشاہ سےاپنے خاندان کی‌رسم بموجب مورثی خطاب پایاتھا*

میرے نانانے البتہ گورمنٹ انگلشیہ کی نوکري کي تھی سنہ۱۸۰۱ع میں گورمنٹ کیطرف سے وکیل ہوکر گئے تھے ایران کوجبکہ حاجی خلیل خان سفیرشاہ ایران بمبئی میں‌ماراگیا تھا اورجب اس خدمت کو انجام کرکر پھرے تو پولیٹکل اجنٹ ہوئے اوا میں اور جب اس خدمت کو بھی انجام

دیکراپنےوطن میں آئےتووزیرھوئےاکبرشاہ
ثانی کے اور پایا وہ درجہ اور خطاب جو
وزیراعظم کومغلیہ سلطنت میں ملناتھا *

جب سے مینے ھوش سنبھالا گورمنٹ
انگلشیہ کی نوکری اختیارکی اورمجھکو
شوق ھوافن تاریخ سے اورجب مختلف
ملکوں کی تاریخ میري نظر سے گذري
اوراصول گورمنٹ اورسیاست مدن پر
میںنے لحاظ کیااس وقت سے میري رائے
یہیرہی کہ ھمارے گورمنٹاورھندوستان
کی رعایامیںایسی محبت اور یگانگت
ھوجاوے کہ ھرایک کے امورمذہبي اور
رسم ورواج سے کچھ سروکارنہرہے مگرتمام
رعایااورہماري گورمنٹانتظام ملکي میں
ایک رائے اور ایک قصد اور ایک ارادہ
رھیںاورتمام ھندوستان کیرعایا گورمنٹ
انگلشیہ کو اپنا بادشاہ سمجھکر اسکي
خیرخواہی اور رفاقت میں رھیں *

I have been serving the British Government from my boyhood, and having a strong attachment for the study of History, I freely indulged this inclination, and after reading the histories of various nations I was at once inspired with a warm admiration for the policy and administration of the British Government and an earnest wish took possession of my heart, that between this noble and excellent Government and the people of Hindoostan a powerful feeling of friendship and amity might be cemented, without any jealousy or undue interference concerning religion and local customs; and that all their subjects should unite harmoniously and cordially in supporting this just and paternal Government, and constantly demonstrate towards it their loyalty and affection.

سنہ ۱۸۵٤ع میں جب میں نے ایک
تاریخ دہلی کی پوراني عمارتوں
اوراگلي عملداریوںکي لکھي تواسمیں
سلسلہ سلطنت خاندان مغلیہ کا سنہ
۱۸۰۳ع سے یعنی جب سے کہ لارڈ

In 1854, when I wrote an historical memoir of the new and ancient edifices about Delhi, I also gave a genealogical account of the Kings of Delhi up to 1803 only, the year in which Lord Lake took that city, intending thereby to demonstrate to all peo-

ple the fact, that from thence-forward the crown of Hindoostan belonged to the English Nation, and the Mogul Dynasty had terminated for ever; in order that all sensible men might strive by their peaceful and dutiful conduct to prove themselves loyal and affectionate subjects, meriting the favour of their enlightened and liberal European Rulers.

لیك سپه سالار انگلشیه نے دہلی کوفتح
کیامنقطع کیااورهندوستان کی سلطنت
میں سلسلہ شاہان انگلستان کاقائم کیا
اس سے یقین هوسکتاهے که اس هنگامه
کے پہلے سے میري نیت بھی تھی که
تمام اہل ہند جان لیں که اب سلطلنت
خاندان مغلیه کي ختم هوگئی هے اور
هندوستان کي بادشاہت شاہان انگلستان
کي هے اسلیئے تمام رعایاکواپنے بادشاہ
اورگورمنٹ انگلشیه کی خیرخواہی اور
اس سے محبت پیداکرني چاهئے*

In the early part of the year 1857, I held the office of Sudder Ameen at Bijnore, and when the first stunning news of the mutiny at Meerut arrived, I disbelieved it entirely; but when at length all doubts on the subject were painfully dispelled, I at once made up my mind as to my own conduct, and firmly resolved to stand by the Government at all hazards. — In pursuance of this determination, I attached myself to the person of Mr. Alexander Shakespear, Magistrate and Collector of Bijnore, and was beside that gentleman on every occasion of emergency that arose in that perilous time. In fact, I forsook my own dwelling place, and was ever present night and day, at

جب غدر هوا میں بجنور میں
صدرامین تھاکه دفعتاً سرکشي میرٹھ
کی خبر بجنور میں پہنچی اول تو
همنے جھوٹ جانا مگر جب یقین هوا
تواسی وقت سے میں نے اپنے گورمنٹ
کی خیرخواہی اور سرکارکی وفاداری
پر چست کمر باندھی هرحال اور هر
امرمیں مسترالکزنڈر شکسپیر صاحب
بہادرکلکٹر و مجسٹریٹ بجنور کے شریك
رہا یہاں تك که همنے اپنے مکان پر
رہناموقوف کردیادن رات صاحب کی
کوٹھي پرحاضررہتا تھااوررات کو کوٹھي
کاپہرہ دینا اورحکام کي اور میم صاحبه

Mr.Shakespear's residence, feeling myself impelled to do my utmost to guard the lives of the authorities, of the ladies and children; and I don't recollect that at any time either in the night or in the day I put off from my person the weapons with which I had armed myself.

اوربچوں کي حفاظت جان کا خاص
اپنے ذمه اهتمام ليا همکو ياد نهيں هے
که دنرات ميں‌کسی وقت همارے بدنپر
سے هتهيار اترا هو*

It was certainly a crisis of no slight peril which we encountered on the 21st May 1857, when the convicts broke from Jail, and the mutineers of the Regiment of Sappers and Miners from Roorkee, were reported to have reached Nuggeena, a town in the Bijnore District. It was then deemed advisable to throw down into wells the Government treasure, and Mr. Shakespear proceeded personally to attack the gang of self-liberated convicts, accompanied only by myself and two other Mohomedan officials. But there arose besides, on two subsequent occasions, exigencies of so trying a nature as to nerve all our faculties to face the imminent danger, which seemed to threaten us with inevitable destruction; and be it remarked, that on both these critical occasions there were only Mohomedans who were ready to defend, and to die with Mr.Shakespear. The first occasion was when the Company of the 29th Regi-

اگرچه١٨٥٧ع اکيسويں مئي سنه
کويعنی جبکه جهلخانه ٹوٹا اور نگينه
تک سفرمينا کي سرکش پلٹن روڑکي
سے آگئي اور همنے کنويں ميں‌خزانه
ڈالابهت براسخت وقت تها اور جب
مسترالکزنڈرشکسپر صاحب بهادر نے
قيدبوں پرتن تنها حمله کياتو اسوقت
سوائے ميرے اور ميرے ساتهي مسلمان
دوافسر اورکے اورکوئي شخص‌صاحب
ممدوح کے ساته نه تها مگر ميري
دانست ميں دو وقتوں سے زياده سخت
وقت کوئي هم پر نهيں گذرا اور اسوقت
بهي مسلمانوں کے سوا کوئي شخص
مسترالکزنڈر شکسپير صاحب بهادرکے
ساته جان دينے کوتيار نه تها پهلا وقت
وه تها جب دفعتاً ٢٩ لمبر کي کمپني
سهارنپورسے بجنورميں آگئي ميں‌اسوقت
صاحب ممدوح کے پاس نه تها دفعتاً

ment N.I. suddenly made its appearance at Bijnore. It chanced that I was not just then in attendance on Mr. Shakespear, and when the tidings reached me that the mutinous troops had arrived and surrounded that gentleman's house, I was struck with heart-sickening dismay, and gave up all for lost. Yet although oppressed with the apprehension that the worst had happened, and that the authorities had been assassinated, I nevertheless felt it to be my duty to be a participator in the fearful calamity; and accordingly, hastily arming myself, and committing my child to the care of a servant, with the injunction that he should convey him to some place of safety when assured that I had fallen, I at once repaired to Mr. Shakespear's house, resigned to meet my fate; but happily it was only to feel a corresponding elation of spirits to find that my fears were unfounded; and both Mr.Shakespear and I were fortunate enough to escape the threatened danger. The next occasion fraught with peril is now to be described. It was on the 8th of June, when the alarming intelligence was received by me that the Rebels had made a plot to murder the European Officials that night. I lost no time in communicating this blood-thirsty design to Mr.

میں نے سنا که فوج باغی آگئي اور
صاحب کے بنگله پر چڑھ گئي میں نے
یقین جان لیاکه سب صاحبوں‌کا کام
تمام هوگیا مگر میں نے نہایت بُري
بات سمجھي که میں اس حادثه سے
الگ رهوں میں ہتھیار سنبھال کر روانه
هوا اورمیرے ساتھ جوایك لڑکا صغیر
سن تھا مینے اپنے آدمي کو وصیت کي
میں تو مرنے جاتا هوں مگر جب تو
میرے مرنے کي خبر سن اے تب اس
لڑکے کو کسي امن کي جگه پہنچا
دیجیو مگر هماری خوش نصیبی اور
نیك نیتی کا یه پھل هوا که اُس
آفت سے هم بھی اورهمارے حکام بھی
سب محفوظ رهے مگر مجھ کو اُنکے ساتھ
اپنی جان دینے میں‌کچھ دریغ نه تھا
دوسرا زمانه وه هے که جب جون کي
آٹھویں رات کو باغیوں نے حکام یورپین
کے قتل کا ارادہ کیا اور مجھکو خبر ملی
اورفی الفورمیں‌نےمسٹرالکزنڈرشکسپیر
صاحب بہادر کو اطلاع دی وه رات
جس مصیبت سے گذري هم سے اُسکا
بیان نهیں‌هوسکتا مگر اس وقت تین
افسر جو جان دینے کو موجود تھے وه

Shakespear, and the agony I endured during that anxious and memorable night surpasses description. Suffice it to say, there were three resolute native officials who were prepared, at that awful juncture to perish with their European Officers, and all three were Mohomedans. That man also, who penetrated into the midst of the Rebels, and succeeded in diverting them from their purpose, and so afforded the gentlemen whose lives were in jeopardy, an opportunity for making good their escape from the perils wherewith they were environed, was also a Mohomedan. It is then on account of such inestimable services as these, that I consider myself fully justified in boldly stating, that the Mohomedans have proved themselves to be truly loyal subjects of the British Government!

تینوں مسلمان تھے جو شخص کہ عین اس وقت میں باغیوں کے غول میں گیا اور اس فتنہ کو دبایا اور حکام یورپین کو بخیروعافیت روانہ ہونیکی فرصت ملی وہ شخص بھی مسلمان تھا اور اسی سبب سے میں مسلمانوں کو جان نثار خیرخواہ اپنے گورمنٹ کا کہتا ہوں *

While the Rebellion was rampant at Bijnore, I received unexpectedly, a commission to endeavour to re-assert the supremacy of the Government, and albeit I had no hope of saving my life from the hands of the Rebels, I nevertheless addressed myself to this difficult task with all alacrity, and caused a Proclamation to be issued in the name of the British Government, for the purpose of reassuring the people; and did all it was possible under the

یہ تمام ہنگامہ باغیوں کا ضلع بجنور میں ہورہا تھا کہ دفعتاً ہمارے نام حکم آیا کہ سرکار کیطرف سے ضلع بجنور کا انتظام کرو اس وقت بھی ہم اپنی جان کا بچنا باغیوں کے ہاتھ سے ہرگز نہیں جانتے تھے مگر ہمنے انتظام ضلع کا اٹھایا اور سرکار کے نام سے تمام ضلع میں منادی کی اور اشتہارات سرکار کے نام سے جاری کئے اور انتظام ضلع کا سرکار کیطرف سے

circumstances to do, to re-establish order and good Government. I also gained over the Zumeendars of Bijnore and led them to an engagement with the rebels; but unfortunately we sustained a repulse, and I was forced to fly to Chandpoor. There, however, I found myself surrounded by the enemy, and had well nigh despaired of life; but it was destined that I should live, and with the utmost difficulty I succeeded in escaping to Meerut, where I continued to reside until we returned, triumphantly to Bijnore on the 25th April 1858, on the re- occupation of the District.

کیااورضلع بجنورکے زمیندارنکو اپنے ساتھ لیکرباغیوں سے مقابلہ کیا جب ھماریشکست ھوئي توھمبھاگے اور چاندپورکے مقام پرباغیوںکےہاتھ گھر گئے ھماری زندگي باقی تھي کہ بہت بڑاصدمہ اٹھاکر وہاں سے نکلے اور میرٹھ پھونچے اور پھر۲۵ اپریل سنہ۱۸۵۸ ع کو بفتح و فیروزی بجنور میں داخل ھوئے *

For these humble services the British Government have been pleased to confer upon me rewards and distinctions with a liberal hand; inasmuch, as they have raised me to the rank of Principal Sudder Ameen, and given me a pension of 200 Rs. per mensem, for my own life and the life of my eldest son, --besides a khillut of five pieces and three Gems, and a donation of 1,000 rupees. Here follow the Reports which were written about me:

اُسکے عوض میں سرکارنےمیری بڑی قدرداني کي عہدہ صدرالصدوري پر ترقی کي اورعلاوہ اسکے دوسوروپیہ ماھواری پنشن مجھکو اور میرے بڑے بیٹے کو عنایت فرمائے اور خلعت پانچ پارچہ اور تین رقم جواھر ایك شمشیر عمدہ قیمتی ہزار روپیہ کا اور ہزار روپیہ نقد واسطے مدد خرچ کے مرحمت فرمایا میری نسبت جو رپورٹ ھوئي وہ ذیل میں مندرج ھے *

ترجمه سارٹي فکٹ عطائے ولسن صاحب
بہادر اسپیشل کمشنر سابق جج
اضلاع مراد آباد و بجنور مورخه ۲۷
جون سنه ۱۸۵۸ع ۔

واضح رہے که هم تصدیق اس امر
کي کرتے هیں که سیداحمدخاں صدر
امین بجنور کي خیرخواه اور مطیع
سرکار انگریز بہادر کي دلسے هیں چنانچه
جب حکام انگریزی ضلع مذکور سے
تشریف لیگئے صدر امیں موصوف بطور
افسر سرکار کے اسضلع میں موجود رهے
هم انکي سفارش کرتے هیں که یه صاحب
قابل نظر عنایت حکام سرکاري کے هیں*

دسخط

جان کرائي کرافٹ ولسن صاحب
ترجمه انتخاب چٹھی مستر الکزنڈر
شکسپیر صاحب بہادر کلکٹرو مجسٹریٹ
ضلع بجنور لمبری ٥٦ مورخه ٥ جون
بنام رابٹ الکزنڈر صاحب بہادر کمشنر
روهیل کھنڈ مقام بریلی

دفعه دویم- هم آپکي خدمت میں
بلاتوقف گزارش کرتے هیں درباب اون
اہلکاران کے جنهوں نے غدر میں عمده
کام کئے اور اپنی ناموری حاصل کي *

I do hereby certify that Syud Ahmad Khan, Sudder Ameen of Bijnore, is a loyal and faithful subject of the British Government. He held out at Bijnore for the British Government, even after the departure of the British Officers from that station, and I confidently recommend him to the favourable notice of the Officers of Government.

(Signed) **J. C. WILSON,**
Commissioner on Special Duty,
late Judge of Moradabad and Bijnore.
Camp Meerut, the 27th June 1858.

COPIES.

No. 56.

From A. Shakespear, Esq., *Collector and Magistrate, Bijnore; to* R. ALEXANDER, Esq., *Commissionner, Rohilkhund Division, Bareilly.*

2.- I beg to bring prominently to notice without further delay, those Government servants who have eminently distinguished themselves during these troubles.

3.- I accordingly submit the prescribed statement in behalf of the Deputy Collector of this district, Mohomed Rehmut Khan, the Sudder Ameen, Syud Ahmud Khan, and the Tuhseeldar of Bijnore, Meer Torab Ally, and I beg to bring to notice the following circumstances in support of my recommendation in their favor.

دفعه سویم-نقشه معمولی ارسال کرتے ہیں نسبت رحمت خان صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع بجنور اور سید احمد خاں صاحب صدر امین اور میر تراب علی صاحب تحصیلدار ضلع بجنور کے اور حالات مفصلہ ذیل تحریر کئي جاتے ہیں کہ موید اسکے ہیں *

4. - The position in which this district stood at the commencement of the rebellion is well known to you. There were no troops of any kind attached to it, and it was not therefore necessary to guard against danger on that account, except on the two occasions when a small number of sepoys were with us for a few days. Our chief difficulty was to keep the peace of the district, and prevent any overt act of violence on the part of the Nawab and his retainers, with very insufficient means for so doing, and it was therefore of the utmost importance that I should be timely and intimately acquainted with the feelings of the different classes with whom I had to deal. To aid me in this I had recourse to the Officers in whose behalf I now write, and I feel I cannot exaggerate the value of the assistance they afforded me during this period of incessant anxiety and danger. I do not think our flight

دفعه ۰ چہارم-جوصورت اس ضلع کي وقت شروع غدر کے تھے آپکو بخوبی روشن ہی فوج سرکاري یہاں کچھ نہ تھی اس سبب سے کچھ اندیشہ ایسے امر کا نہ ہوا اور نہ کچھ تدبیر کرنی پڑی صرف دومرتبہ البتہ اندیشہ ہوا تھا جب چند نفر تلنگہ تھوڑے دنوں کے واسطے یہاں آئے تھے بہت ضروری یہہ تدبیر تھی کہ بندوبست ضلع کا بدستور قایم رہے اورکسی وجہ کي بدعت اور تنگہ نوابصاب اورانکے لوگوں کي جانب سے ہونے نپاوے سو ایسا سامان جس سے یہہ تدبیر کامل ہوسکتي اُسوقت بہت مشکل تھا اوراشد ضرورت تھی کہ خبر معتبر نسبت ارادہ اور حال ہرقسم کے لوگوں کے ہمکو پہچا کري چنانچہ ہمنے مدد کے واسطے افسران

could possibly have been delayed so long as it was, had it not been for the unwearied zeal shown by these Officers, whom I thus mention together, because it was in consultation with them collectively that I laid my plans when matters began to assume a very serious aspect, and it became necessary to treat the Nuwab, who by this time had collected round him a considerable number of armed followers, with the utmost circumspection. On every occasion of special danger and difficulty, such as when the Jail broke out and I found it advisable to throw the treasure down the well, and when the Sepoys of the 29th N.I., passing through from Saharunpore to Moradabad, and men of the same Corps subquently sent to our aid, had to be most cautiously dealt with; on all and each of these occasions, the Officers in question were ever ready, and behaved with great discretion and courage. And at the last, on the night on which we were compelled to leave the station, I have good reason to know, that but for the interposition of the Sudder Ameen especially, the Nuwab would have given licence to his followers, the result of which must have been fatal to our party.

موصوف سے مشورہ اس امرکا کیا اور ان افسروں نے اس مصیبت کے وقت میں ایسی عمدہ مدد ہماری کي که جسکابیان مفصل نہیں ہوسکتا ہمکو یقین کامل ہے که اگرافسران موصوف ہماری مدد نکرتے تو اتنی مدت تک صاحبان انگریزکااس ضلع میںٹھیرنا بہت دشوارتھااور نیزانہیںتین صاحب سے واسطے تدبیرمناسب کے اُسوقت بھيمشورتکيگئي تھیجبضلعکاحال بگڑنے لگا اور معلوم ہوا که نوابصاحب مسلح سپاہیوں کو بھرتي کرتے ہیں کیونکه اس صورت میں خبرداري بہت هيلازم تهي اورنیزجسوقت سپاہیان رجمٹ ۲۹ سہارنپور سے مرادآباد کو اس ضلع کي راہ سے آئي اور جہلخانه ٹوٹ گیااورخزانهسرکاری کوئے میں ڈالنا مناسب معلوم ہوا اورچند تلنگے اس پلتن کے هماري مدد کے واسطے بھیجے گئے غرض اِن هرایك وقت میں بہه تینوں صاحب بہت هوشیاری اور جوانمردی کرکے همارے ساتھه مستعد رہے آخرشجس رات همنے کمپوچھوڑنا مناسب جانا اگر صدرامین صاحب

درمیان میں نہ ہوتے تویقین تھاکہ نواب صاحب اپنے اہلکاران کو بدعت کي اجازت دیتے اور اغلب تھا کہ ہماری جان پر ضرور صدمہ پہنچنا*

دفعہپنجم- جبکہ ہمنے کمپو چھوڑ دیا تو ان تین صاحبان نے بھی چھوڑ دیاچنانچہ ڈپٹی صاحب مقام ہلدور کو جہاں راجپوت رہتے ہیں تشریف لیگئےاور صدرامین صاحباور تحصیلدار صاحب نے موضع بسرکٹرہ میں پناہ لي ہوصاحب اُنمیں سے عیال دار بھی تھے اس‌سبب سرِدست ہمارے ساتھ نہ‌چل سکے تھے بلکہ انکا چلنا مناسب بھي نہ تھا اسواسطے کہ ان دنوں میں خبرگرم تھی کہ صبح شام میں دلی فتح ہوتي ہی اور ہمنے اس ضلع کو نوابصاحب کي سپرد اس امیدپر کیا تھا کہ وہ کسی نہج کي حرکت نکریں غرض‌اس صورت میں‌مناسب بھی تھا کہ حکام اہل ہند جو معتمد ہوں اس ضلع میں موجود رہیں*

5. - When we quitted the station, these Officers also left, the Deputy Collector for Huldour, the residence of the Rajpoot Chowdhrees of that place, and the Sudder Ameen and Tuhseeldar for Busser Kutla, where they looked for protection and safety. Two of them had their families, and could not have accompanied us on the spur of the moment, even if it had been desirable; for making over the district, as I did, to the Nuwab, in the full expectation that the fall of Delhi (which was immediately expected) would entirely change the aspect of affairs, and keep the Nuwab from committing himself, ,it was highly desirable that trustworthy native officials should remain at hand.

دفعہ ششم- جوکہ دلی فتح نہوئي تواس ضلع کے مسلمانوں کاحوصلہ بڈھ گیا اور ان افسروں کا وہاں رہنا بھي

6. - The hopes inspired amongst the Mussulmans of the district by the protracted siege of Delhi subsequently placed these Officers in a very

critical position, and the arrival of some 400 Jahadees on the 29th June, on their way to Delhi, under a fanatic named Moneer Khan, put their lives in great jeopardy, and it was not until the 6th of August, when the Nuwab was compelled to fly from Bijnore, that they were again able to act openly as true subjects of the British Government. Up to this time their communications with the district Officers had been carried on under considerable risk and difficulty, but they never appear for a moment to have entertained a doubt of our final success, and on receiving the necessary authority to assume charge of the district, the Deputy Collector and Sudder Ameen at once did so, and with the aid of the chief Hindoo landholders were doing much towards restoring order, when they were compelled on the 23rd of August to fly to Huldour, which town was shortly afterwards attacked and taken by the Mussulmans, after a stout resistance on the part of Rajpoots and other Hindoos, who have throughout stood firm in their allegiance.

مشکل هوا بلکه ۲۹ جون کو جب قریب
چارسوآدمی جہادی منیرخان سرگرو،
کے ساتھ واسطے جانے دھلی کے اس
ضلع میں آئي تھي اس وقت ان صاحبوں
کو جان کا بھی خوف تھا اور ١٦ اگست
تک جب نواب بجنور بھاگا تب تک
یہہ افسر علانیہ خیرخواهي سرکار کي
نہ کرسکے مگر بہت مشکل کے ساتھ حکام
ضلع کو خبر دیتے رہے کسی وقت میں
ان صاحبوں کو اسبات کا وسوسہ نہیں
ہوا کہ انجام کار سرکار غالب نرہے چنانچہ
جس وقت ان صاحبوں کو اجازت واسطے
انتظام ضلع کے ہوئي تھی ڈپٹی صاحب
اور صدر امین صاحب فی الفور مستعد
اس کام کے ہوئے تھے اور باعانت زمینداران
قوم ہنود کے بندوبست کرنا شروع کیا
تھا مگر ٢٣ اگست کو چارناچار ہلدور
کو چلے گئے اور اس قصبہ پر مسلمان
چڈھ آئے اور اگرچہ راجپوت اور دیگر
قوم ہنودجو خیرخواہ سرکار تھے انسے
بمقابلہ پیش آئے مگر مسلمان فتحیاب
ہوئے *

7. --On this disaster occurring, the Deputy Collector and Sudder Ameen, with

دفعہ ہفتم- جب یہ مصیبت گذری
تو ڈپٹی صاحب اور صدرامین صاحب

131310

many more, made their escape, and after running great risk at Chandpoor from the fanatical Mussulmans, who were infuriated against them owing to their loyalty to the British Government, they succeeded in crossing the river, the Deputy Collector going in the first instance to his home at Khoorja, and the Sudder Ameen coming to Meerut.

نے معه دیگر اشخاص کے بمشکل تمام چاندپور میں پناه لی مگر وہاں بھي نه ٹھیرسکےکسواسطےکه باغی مسلمان انسےبباعث خیرخواهي سرکارکے بہت نفرت رکھتے تھے اس سبب سے صدها مصیبت کے ساته دریا عبور کرکے ڈپٹی صاحب تو خورجه اپنے وطن کو اور صدرامین صاحب میرٹه کو تشریف لیگئے *

12. — Syud Ahmud Khan was first appointed a Moonshee in the Agra Commissioner's office in 1837, became Moonsiff in 1841, and was promoted to a Sudder Ameen in 1855, in which capacity he had since served to the entire satisfaction, I believe, of his superiors.

دفعه دوازدهم- سیداحمدخان پہلے سنه١٨٣٧ع میں مقام آگرهکي کمشنری میں منشی مقرر هوئے تھے بعد اِسکے سنه ١٨٤١ ع میں منصف هوئے اور سنه١٨٥٥ع میں ترقی انکي اوپر عہده صدر امینی کے هوئي اور اس عہده پر برضامندي و خشنودی مزاج حاکمان کے کام کرتے رهئے*

13.— His acquirements are very considerable and a work of his entitled "Asaroossunnadeed", being a history of Delhie and an account of its ancient buildings, of which a second edition was published in 1854, is one of undoubted merit, and shows great historical research; whilst the interest which he takes in subjects unconnected with his own pro-

دفعه سیزدهم- ان صاحب کو علم بھی اچھا هے ایك کتاب موسومه آثارالصنادیدانهیں کي تصنیفکي هوئي هے که دوسري بارسنه ١٨٥٤ع میں چھاپه هوئي اس کتاب میں تاریخ دهلي کي اور عمارات قدیم کا بیان هے اور محققی ان کي اس کتاب سے ظاهر هی

per duties, was clearly shown in the preparation of the statistical memoir of this district, to which he devoted much time and labor. I had the honor to submit this to Government in manuscript shortly before the outbreak, and the possession of it would at the present time be of the greatest use; but I fear it must have been mislaid, or destroyed at Agra.

علاوہ اس کے ان باتوں کي طرف بھی متوجہ ہوتے ہیں جو ان کے خاص کام میں نہیں ہیں چنانچہ اس ضلع بجنور کي تاریخ بھی بہت محنت کے ساتھ تیارکي تھی کہ چندروزہاے غدرسے همنے بہہ کتاب گورمنٹ کي خدمت میں بھیجی تھی اگر اس وقت بھاں میرے پاس موجود ہوتي تو بہت کار آمد ہوتی مگر اغلب ہي کہ مقام آگرہ میں بباعث غدر کے تلف ہوگئي ہوگي*

14.- The Sudder Ameen is of good family, his ancestor removed from Heerat into India in the reign of Jelaloodeen, and his grandfather and father both enjoyed titles conferred by the Emperor of Delhi. His maternal grandfather was deputed by our Government to Persia, in the beginning of this century, and after his return served as a Political Assistant in Ava. His brother Syud Mohomed Khan was Moonsiff of Hutgaon, Zillah Futtehpore, in which appointment he died 10 years since, and a cousin, Hameedooddeen, was Moonsiff of Burouth, and also died in the service about 12 years ago.

دفعه چہاردھم- صدرامین صاحب کا خاندان بھی اچھا ھے جلال الدین بادشاہ کے عہد میں ان کے بزرگ ہرات سے آئے تھے اور انکے باپ دادے کو دھلي کے بادشاھوں سے خطاب ملتے رھے اور انکے نانا شروع اس صدي میں سرکار انگریز کي جانب سے ایلچی مقرر ہوکے ایران کے بادشاہ پاس گئے تھے اور جب وہاں سے آئے تھے تو مقام آوامیں پولتیکل اسسٹنٹ مقرر ہوئے تھے اورانکے بھائي سیدمحمدخاں ہٹ کانو ضلع فتح پور میں منصف تھے عرصہ دس برس کا ہواکہ بہشت نصیب ہوئے اور حمیدالدین خالہ زاد بھائي ان کے بروت کے منصف

تهے انکي وفات کوبهی عرصه باره برس
کا هوا*

15. - All the three Officers on whom I am reporting have shown conspicuous loyalty, but if I were required to draw a distinction, I should do so in favor of Syud Ahmud Khan, whose clear sound judgment, and rare uprightness and zeal, could scarcely be surpassed. I feel assured his official character is so well established, that independent of his special services during this crisis, his promotion to a Principal Sudder Ameenship might be looked upon as certain and I trust he may soon obtain this promotion; but in addition to this I recommend, that in appreciation of his peculiar claims to reward, as having been mainly instrumental in securing the escape of the whole of the Bijnore party of Europeans, and of his subsequent services when the district was made over to him and the Deputy Collector, he should receive a pension in perpetuity, or for his own life and that of his eldest son, of 200 Rs. per mensem. I make this proposal because I know that it is the wish of Syud Ahmud Khan to travel when he has passed a few years more in the service, and that he does not desire to have villages given, as their possession would fetter his movements.

دفعه پانزدهم-غرض ان تینوں صاحب
نے سرکار کي بہت هي خير خواهي
کي اگرهم انمیں سے کسکي زیاده تر
توصیف کریں تونسبت سیداحمدخاں
صاحب کي هي کرسکتے هیں کسواسطے
که یهه صاحب بہت دانا هیں انکي
خیرخواهي ایسی جانفشانی سے هوئي
هے که اس سے زیاده هرگز ممکن نهیں
اور هم کو یقین کامل هے که قدر اور
منزلت ان کے حکام کے نظر میں اسقدر
هے که بلالحاظ خیرخواهي کي انکي
ترقی عهده صدرالصدوری پرجلدهوگی
اور هماری بهی آرزو هے سوا اِسکے هم
رپوٹ کرتے هیں که انهیں کي خیرخواهي
کے سبب سے حکام انگریزی ضلع بجنور
سے صحیح سلامت تشریف لائے اور
بلحاظ کارگزاری اس وقت کے که ضلع
ڈپٹی صاحب اورانکے سپرد هوا مناسب
هے که پنشن دوسو روپیه ماهواری
خواه دایمی خواه حین حیات انکے
اورانکے بڑے بیٹے کے سرکار سے عنایت
هو اور بهه تجویز اس نظر سے هی که

ہم کو معلوم ہے کہ سیداحمد خاں کا
ارادہ ہے کہ بعد چند سال کے سیر
اقالیم کي کریں اس سبب سے
زمینداری لینا منظور نہیں ہے۔

دفعہ شانزدہم–اُنکانقصان بھی بہت
ہوا کسواسطے کہ شروع غدرمیں انکے
عیال اور اطفال دہلی میں تھے اور ہمنے
اس بات کو خوب دریافت کرلیا کہ
بسبب ان کے خیرخواہي کے باغیوں نے
اُنکے گھرکو لوٹ لیا مکانات تو مل گئے
ہیں مگر نقصان مال اور اسباب کا
جو دہلی اور بجنور میں ہوا تخمیناً
تیس ہزار تین سو چوراسی روپیہ کا
قراردیتے ہیں *

16.— His losses have been very heavy. His family being resident at Delhi at the commencement of the outbreak. I have satisfied myself that the whole of his property at that place was pillaged, it having been brought to the notice of the Rebels that he was a loyal subject of our Government. His houses have been restored to him, but his loss in goods and chattels at Delhi and at Bijnore, he estimates at Rs. 30,384.

I have, &c.,
(Sd.) **A.SHAKESPEAR,**
Magistrate & Collector.
Bijnore 5th June, 1858.

دسخط الکزنڈر شکسپیرصاحب
مجسٹریٹ و کلکٹر

Extract, Para. 3, of letter No. 75 dated 23rd June 1858, from the Magistrate and Collector of Bijnore to the Commissioner Rohilkhund Division.

3. As noted in the 5th para of my report, I consider the services rendered by the Sudder Ameen, Syud Ahmud Khan, to have been especially valuable, and I have therefore recommended a pension of 200 rupees, which though

ترجمہ انتخاب چھٹی الکزنڈرشکسپیر
صاحب بہادر مجسٹریٹ و کلکٹر
ضلع بجنور لمبر ۷۵ مورخہ ۲۳
جون سنہ ۱۸۵۸ع بنام صاحب
کمشنر بہادر ضلع روہیلکنڈ

دفعہ سوم–دفعہ پنجم رپورٹ میں ہم
لکھ چکے ہیں کہ ایام غدر میں کار
گذاری سیداحمد خاں صاحب صدرامین

more than his present half salary, is not, I am convinced, greater than he is entitled to, and I trust you will support my recommendation in favor of this very deserving and superior Officer.

كي بہت عمدہ ہوئي لہذا ہم نے انكے واسطے دوسوروپيہ ماہواری كي پنسن تجويز كي ہے اگرچہ يہ رقم انكي نصف تنخواہ سے زيادہ ہے مگر ہمارے نزديك اسقدر روپيہ انكے استحقاق سے زيادہ نہيں ہے اورہم چاہتے ہيں كہ اپ بھی ہماری تجويز كو مسلم ركھيں كسواسطے كہ يہ افسر بہت لئيق اور قابل نظرعنايت كے ہي *

I have, &c.,

(Sd.) **A. SHAKESPEAR,**

Magte. and Collr.

دستخط شكسپيرصاحب

مجسٹريٹ و كلكٹر

No. 732 of 1858

From **H. W. DASHWOOD,** *Esq., Register to the Court of Sudder Dewanny Adawlut, N.W.P., to* **W. MUIR,** *Esq., Secretary to Govt., N.W.P.*

ترجمہ چٹھی صاحب رجسٹر عدالت صدر ديوانی اضلاع غربی لمبری ٧٣٢ مورخہ١٩ جون سنہ١٨٥٧ع باجلاس مارگن صاحب ومنی صاحب جج بنام ميورصاحب بہادر سكريٹری گورمنٹ

Dated Agra, the 19th June 1858.

S. D. A. N. W. P.
Present.
R. B. Morgan, Esq. Judge.
and
R. Money Esq., Officiating Judge.

Sir, — The Court having received from the Magistrate and Collector of Bijnore a copy of his letter, No.56, dated 5th instant, to the address of the Commissioner of the Rohilkhund

بوصول نقل چٹھی صاحب كلكٹر و مجسٹريٹ ضلع بجنور لمبری ٥٦ مورخہ ٥ جون سنہ١٨٥٨ع موسومہ صاحب كمشنر بہادر روہيلكھنڈ مشعر حسن كارگذاری سيداحمد خانصاحب صدرامين حكام عدالت بخدمت نواب

Division, in which he brings to notice the remarkable services rendered by Syud Ahmud Khan, Sudder Ameen of Bijnore, during the present disturbances, direct me to recommand for the favorable consideration of the Right Hon'ble the Governor General, the appointment of that officer to the Principal Sudder Ameenship of Moradabad vacant by the death in May 1857 of Ahmed Hoosein Khan.

گورنر جنرل بہادر کي گذارش کرتے ہیں کہ اگر صدرامین مذکور بعہدہ صدرالصدوری ضلع مرادآبادکے بجائے احمدحسین خاں صدرالصدورسابق کہ ماہ مئي سنہ ١٨٥٧ ع میں وفات پاگیا مقرر کیا جاوے تو مناسب ہے*

2. Independently of the claim which he has established by his recent good conduct upon the favor of Government, Syud Ahmed Khan is known to the Court as one of the best judicial Officers under their jurisdiction, and as the special mark of the approval of Government the Court would suggest, that the appointment of Syud Ahmed be antedated to the day on which the district of Moradabad was re-occupied by the British Authorities. The Court for the same reason have taken upon themselves to propose this appointment notwithstanding the circumstance that no Civil Judge has as yet been appointed to the Moradabad district, but they see no objection to the further stay of Syud Ahmed Khan at Bijnore, if Mr. Shakespear is of opinion that his aid is required in the reorganization of that zillah.

دفعه دہم- ماسوائے استحقاق خیر خواہي کے منجملہ ان افسروں لئیق کے جو تحت حکام عدالت ہیں سید احمد خاں صدر امین ایك افسر لئیق ہے بطور نشاني عنایات گورمنٹ کي اگر تاریخ تقرری سیداحمد خاں کي عہدہ صدرالصدوری پر اس روز سے محسوب ہو کہ جس روز سے سرکار کاقبضہ دوبارہ مرادآبادپرہواتھاتونہایت ہي مناسب ہے اور اسي نیت سے حکام عدالت انکي تقرري کي تجویز کرتے ہیں حالانکہ في الحال کوئي حاکم اس ضلع میں اوپر عہدہ ججی کے مقررنہیں ہواہی مگر جو شکسپیر صاحب کے نزدیك قایم رہنا سید احمد خاں صاحب کا بالفعل بجنور

For ready reference a copy of the Magistrate and Collector's report is hereto appended. I have, &c.,

(Sd.) **H. W. DASHWOOD,**
Register.

Agra, the 19*th June* 1858.

میں واسطے بندوبست اس ضلع کے مناسب ہو تو اس کا کچھ مضایقہ نہیں ہے اور واسطے ملاحظہ کے نقل رپوٹ مذکورہ بالا ملفوف چٹھی ہذا ارسال ہوتی ہی*

دستخط

ڈاش وڈ صاحب رجسٹر

—

No.833 of 1858.

To SYUD AHMED KHAN, *Sudder Ameen of Bijnore.*

Judicial Degartment.

Sir,—The Court have great pleasure in transmitting herewith a copy of G.O.No.2399, dated the 12th instant, appointing you Principal Sudder Ameen of Moradabad, with retrospective effect from the date on which that district was occupied. The letter of appointment will follow hereafter, when received from the Government office.

ترجمہ چٹھی صاحب رجسٹر عدالت صدر دیوانی لمبر ٣٣ مورخہ ١٣ جولائي سنہ١٨٥٧ ع بنام سید احمدخان صدرامین

حکام عدالت کو کمال خوشی ہی درباب بھیجنے نقل چٹھی گورمنٹ مورخہ نوازدہم جولائي لمبر ٢٣٩٩ مشعر تقرري آپکي بعہدہ صدرالصدوزی مرادآباد ابتدائے اس تاریخ سے جس روز سے سرکار کا قبضہ اس ضلع پر ہوا تھا اور سند بروقت پہوچنے اس سرشتہ کے آپکي خدمت میں بھیجدی جاویگی *

2. You will continue to stay at Bijnore until the appointment of a Civil Judge to the Moradabad district.

I have &c.,

(Sd.) **H. W. DASHWOOD,**
Register.

Agra, the 13th July 1858.

دفعہ دوم– نامقرر ہونے صاحب جج ضلع مرادآباد کے آپ بدستور مقام بجنور میں رہیئے *

دستخط

ڈاش وڈ صاحب رجسٹر

(Copy)
No.2379 of 1858.
From WILLIAM MUIR, ESQ.,
Secy. to the Govt., N.W.P.,
to **H.W.DASHWOOD, ESQ.,**
Register to the Court of
S. D. A., N. W. P.
Dated Allahabad, the 12th July 1858.

Sir, — In reply to your letter dated 19th ultimo, I am directed to intimate, that the Right Hon'ble the Governor General has been pleased, on the recommendation of the Court, to promote Syud Ahmed Khan, Sudder Ameen of Bijnore, for his loyalty and good service, to be Principal Sudder Ameen of Moradabad, with retrospective effect from the date on which that district was re-occupied.

I have, &c,
(Signed) **W. MUIR,**
Secy. to Govt., N. W. P.
Allahabad, 12th July 1858.

True Copy
(Sd.) **H. W. DASHDOOD,**
Register.

(No.2379 A of 1858)
From W.MUIR, ESQ., *Secretary to the Govt of the* N. W. P., to SYUD AHMED KHAN, *Sudder Ameen of Bijnore.*
Dated Allahabad, the 12th July 1858.

Sir,---I am directed to inform you that the Right Hon'ble the Governor

Judicial Department,
Civil

نقل چٹھی سکریٹری گورمنٹ لمبر۲۳۷۹
مورخہ ۱۲ جولائي سنہ ۱۸۵۷ع بنام
صاحب رجسٹر صدرنبوانی عدالت

بجواب چٹھی مورخہ ۱۹ جون
سنہ‌الہ آپکو اطلاع دیجاتي ہے کہ حسب
تجویزحکام عدالت صدرکے امیرکبیر
نواب گورنرجنرل بہادرنے سیداحمدخان
صدرامین بجنور کي ترقی اوپر عہدہ
صدرالصدوري ضلع مرادآباد ابتدائے اس
تاریخ سے کہ سرکارکاقبضہ اس ضلع پر
ہوا بعوض خیرخواہي اور عمدہ کار
گذاري ایام غدر کے منظور فرمائي *

دستخط

میورصاحب سکریٹري گورمنٹ

ترجمہ چٹھی سکرٹري گورمنٹ لمبر
۲۳۷۹ حرف الف مرقومہ ۱۲ جولائي
سنہ ۱۸۵۸ع بنام سیداحمدخاں
صدر امین بجنور

آپکواطلاع دي جاتي ہي کہ امیرکبیر
نواب گورنرجنرل بہادرنے آپکو اوپر عہدہ
صدرالصدوری ضلع مرادآباد کے مقرر

General has been pleased to appoint you to be Principal Sudder Ameen of Moradabad, with restrospective effect from the date of the re-occupation of that district.

I have, &c.,
(Signed) **W. MUIR**,
Secy. to Govt., N. W. P.
Allahabad, 12th July 1858.

(Copies)

Extract, paras. 3 to 5 of a letter from R. ALEXENDER, Esq., *Commissioner of Rohilkhund, to* W. MUIR, Esq., *Secretary to Govt., N.W.P.*

Allahabad, dated Bareilly, 1st of July 1858.

Para. 3. Though I have not had equal opportunity with Mr. Shakespear to acquaint myself with the actions of these three persons, I was able, when at Nynee Tal, to ascertain that all three were loyal throughout, and at no time, and in no degree throughout the course of the rebellion compromised themselves, although more than once in danger of their lives, and at the expense of the loss of all the property they possessed in the district.

فرمایا ابتداے اس روز سے جس دن سرکار کا قبضه اس ضلع پر هوا*

دستخط

میور صاحب سکرٹری گورمنٹ

ترجمه انتخاب چٹھی رابرٹ الکزنڈر صاحب بہادر کمشنر روهیل کھنڈ مورخه یکم جولائي سنه ١٨٥٨ ع بنام سکرٹری گورمنٹ اضلاع غربی مقام اله آباد

دفعه سوم- اگرچه همکوایسا موقع نه هوا جیسا شکسپیر صاحب کو هوا که حسن کارگناریان تین صاحبوں کي جن کي نسبت صاحب ممدوح رپوٹ لکھتے هیں اچھی طرح معلوم کرتے مگر البته همکو بھي نیني تال میں اتنی خبر پھونچی تھی که یه تینوں صاحب خیرخواه سرکار رهے اورابتدائے غدر سے انتہا تک کسی نہج کا شبه انکي خیرخواهي میں نهیں هوا اگرچه نزدیک تھا که کئي مرتبه انکي جان پر بھ صدمه پھونچنا اور مال اسباب ان کا جو اس ضلع میں تھاوه توبالکل برباد هوگیا*

4. I am personally acquainted with all three, and can readily endorse the character given by Mr.Shakespear.

دفعه چہارم– ہماری ملاقات تینوں صاحب سے ہے جو کچھ درباب لیاقت اورنیك چلنی انکي شکسپیر صاحب نے لکھا ہے ہم بھی اس کي تائید کرسکتے ہیں*

5. The rewards proposed are in my opinion appropriate, and I recommend them to be sanctioned.

دفعه پنجم– جس قدرانعام صاحب ممدوح نے واسطے ان لوگوں کے تجویز کیا ہے ہمارے نزدیك بہت مناسب ہے اور ہم چاہتے ہیں که منظور کیا جاوے*

No.2703.

From W.MUIR, ESQ., *Secretary to Government, N.W. P., to* R.ALEXANDER, ESQ., *Commissioner Rohilkhund Division, Bareilly.*

Dated the 29th July 1858.

انتخاب چٹھي سکرٹری گورمنٹ اضلاع غربی لمبر۲۷۰۳مورخه ۲۹ جولائي سنه ۱۸۵۸ع بنام رابرٹ الکزنڈر صاحب بہادر کمشنر روہیل کھنڈ

2. The Government entirely concur with yourself and the Magistrate and Collector of Bijnore, in placing a high value on the services rendered by these officers, as detailed by Mr. Shakespear.

دفعه دوم– جو آپ نے اور صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بجنور نے نسبت عمده کارگذاریان تین افسرونکے حسب تصریح شکسپیر صاحب کے اپنی اپنی رائے تحریر فرمائي ہے سورائے گورمنٹ کي بھی منفق اس کے ہی *

3. The Sudder Ameen Syud Ahmed Khan has already (on the report of Sudder Dewanny,) been promoted to the highest grade of his rank as Principal Sudder Ameen of Moradabad. An application has also this day been made to the Government

دفعه سوم–اگرچه بتجویز حکام صدر دیوانی عدالت کے ترقی سید احمدخان صاحب صدرامین کے بعهده صدرالصدوری ضلع مرادآباد کے هوچکي ہے علاوہ اسکے آج خدمت نواب گورنرجنرل بہادر میں

of India, Home Department, for a good service pension of Rs.200/- per mensem in his favor for his own life and that of his eldest son,

رپوٹ واسطے عطائے پنشن دوسو روپیہ ماھواری ناحین حیات انکے اور انکے بیٹے کے عوض حسن کارگناری کے بھیجی گئي *

I have, &c.,
(Sd.) W. MUIR,
Secy. to Govt., N. W. P.
Allahabad, 29th July 1858.

دستخط
ولیم میور صاحب سکرٹری گورمنٹ

Copy
No. 346.
From G.EDMONSTONE, *Esq., Secretary to the Government of India, to* W.MUIR, *Esq., Secretary to the Government of N.W.P.*

ترجمه چٹھي سکرٹري گورنمنٹ هند
لمبری ٣٤٦ بنام سکرٹری گورنمنٹ
اظلاع غربی

Sir, - I am directed to acknowledge the receipt of your letter No.182A, dated 29th July, and in reply to acquaint you that the Governor General has been pleased to sanction a pension of Rupees 200 per mensem to Syud Ahmed Khan, Principal Sudder Ameen of Moradabad, for his own and his eldest son's lives, for his conspicuous loyalty, and the services rendered by him during the late crisis.

بوصول چٹھی مورخه ٢٩ جولائي سنه ١٨٥٨ لمبري ١٨٢ حرف الف مرسله آپکے جوابا آپکو اطلاع دیجاتی ھے که بعوض خیرخواهي اور حسن کارگزاي ایام غدر کے امیرکبیر نواب گورنر جنرل بہادرنے پنشن مبلغ دوسو روپیه ماهواری حین حیات سید احمدخاں صدرالصدوری مرادآباد اورانکے بیٹے کے مرحمت فرمائي *

(Sd.) I have, &c.,
G.F.EDMONSTONE,
Secy to the Govt. of India. with the Gov.-Genl.

دستخط اٹمنسٹن صاحب
سکرٹری گورنمنٹ هند همراهي
گورنرجنرل بہادر

No.3250 of 1858.
JUDICIAL CIVIL DEPARTMENT.
Dated Allahabad, 21st Aug. 1858

Order

Ordered that a copy of the above be forwarded to the Commissioner of Rohilkhund, with reference to his letters Nos.94 and 100, dated respectively the 1st and 6th instant.

(Sd.) **F. B. OUTRAM,**
Assist.Secy.to the Govt. N. W.P.

True Copy.
(Signed). **E. CLARKE,**
Head Assistant.

True Copy
(Sd.) **A. SHAKESPEAR,**
Collector and Magistrate,
Bijnore, 20th August 1858.

حکم هوا که نقل چٹھی ہذا کي پاس صاحب کمشنر روهیل کھنڈ بجواب چٹھیات مرقومه یکم اگست لمبری ۹۴ وششم اگست لمبر ۱ مرسله انکي بھیجی جاوے۔

دستخط اوٹرم صاحب اسسٹنٹ سکرٹری گورنمنٹ اضلاع غربیی مورخه ۲۱ اگست سنه ۱۸۵۸ ع

مقام اله آباد

Translation of a Persian letter from G. Palmer, Esq., Magistrate and Collector of Bijnore, in commemoration of the presentation of the Khillut, to Syud Ahmed Khan, Principal Sudder Ameen of Moradabad.

MEER SAHIB, — of great Benevolence, to Friends, Greeting. After giving expression to an anxious desire to see you, which is an evidence of the friendship I bear towards you, be it known unto you, that agreeably to instructions from the exalted in dignity, the Right Hon'ble the Go-

میرصاحب مشفق مهربان مخلصان سیداحمد خان صاحب صدرالصدور مرادآباد سلامت بعد اشتیاق ملاقات محبت آیات واضح باد بموجب حکم جناب مستطاب معلیٰ القاب نواب گورنرجنرل بهادر بتاریخ شانزدهم مارچ

سنه١٨٥٩عیسوی جناب صاحب کمشنر بہادر روهیل کھنڈ نے باجلاس عام خلعت پانچ پارچه وتین رقم جواهرمفصله ذیل بنظرخیر خواهي آپ کوعطا کیا اور بہہ خط حسب ضابطه سندبنام آپکے تسطیر هوا بطورسند اپنے پاس رکھو*

vernor General, the Commissioner of Rohilkhund did, in open durbar, on this sixteenth day of March 1859, invest you with an honorary khillut, consisting of 5 pieces of cloth and three gems as per detail appended, in token of your loyalty and good services; and, according to custom, on such occasions, this letter is addressed to you, which you are to preserve in commemoration of this event.

تفصیل خلعت

پارچه	جواهر	شمشیرمعه پرتله
٥	٣	١

کلاه	چارقب	گوشواره	جیغه	سرپیچ
١	١	١	١	١

نیم‌آستین	دوشاله	مالاے مروارید
١	١	١

پٹکه
١

DETAIL OF APPAREL

1 Topee Char Coob — *i.e.*, Cap with four points springing up into cones at the corners.

1 Goshwara — *i .e.*, Handkerchief.

1 Neem asteen — *i .e.*, Vest with sleeves to the elbows.

1 Doshala —*i. e.*, Cashmere Shawl.

1 Patka—*i. e.*, Embroidered waistband.

DETAIL OF GEMS.

1 Jeegah—*i. e.*, Jewelled Plume for the turban.

1 Surpench---*i. e.*, Ornament to be worn on the folds of the turban.

1 Mala Murwareed — *i. e.* Pearl necklace

Besides a Sword with belt.

(Copy) **G. PALMER,**
Magte. and Collector

(Signed) **G. PALMER,**
Magistrate and Collector
16th March, 1859.

المرقوم١٦مارچ سنه١٨٥٩ عیسوی

Zuqurreea Khan.
(Deceased.)

This Officer was a Rampore Puthan, and held the office of Peshkar of Juhanabad in the Peleebheet district at the time of the outbreak. He displayed zealous loyalty, and performed many good services, attaching himself to the Magistrate's person, and was present at his house at all hours. When the revolt gained strength, and the continued residence of the Magistrate's wife and children at that station was held to be fraught with peril, he escorted them in safety to Nynee Tal, having been joined by several other Mahomedans who were his friends. The party had not proceeded more than 5 coss to the village of Burra Mujhulleea, when the Magistrate himself came up with them accompanied by Abdoollah Khan, and they all reached their destination unmolested.

ذکریا خان مرحوم

یہ صاحب پٹھان اور رامپور کے رہنے والے تھے۔ جب غدر ہوا تو یہ صاحب جہان آباد ضلع پیلی بھیت کے پیشکار تھے۔ ابتداے غدر سے انھوں نے طرح طرح کي جانفشانیاں کي ۔ خیر خواهي اور صاحب مجسٹریٹ بہادر کي حفاظت اور نگھبانی میں کیں اور خود صاحب کے بنگله پر انکي حفاظت کے لیئے رات دن متعین رهے جب پیلی بھیت میں زیادہ غدرهوا اور میم صاحبوں اور بچوں کا رہنا وہاں کسیطرح مناسب نہ تھا تو ان خانصاحب نے صاحب مجسٹریٹ بہادر کي میم صاحبہ اور بچوں کو اپنے ساتھ لیا اور جو مسلمان اس نازك وقت میں انکے رفیق تھے وہ سب ساتھ ہوئے اورنہایت هوشیاري اورجوانمردی اورجانبازي سے میم صاحبہ کو وہاں سے نکال کر نیني تال لیچاے پیلی بھیت سے پانچ کوس موضع بڑامجھلیا تك پھونچے تھے که وہاں صاحب مجسٹریٹ بہادر معه عبدالله خانصاحب کے انکو ماے اور سب لوگ بخیروعافیت نینی تال پھونچے*

At Nynee Tal, Zuqurreea Khan made himself very useful and was present at the engagements of Churpoora and Sooltangunge in February 1858, conducting himself with indomitable gallantry. On the re-occupation of Peleebheet he was promoted to be Tuhseeldar, but it was alas! only a short-lived dignity, for he was soon after slain by a rebel and thus perished for his loyalty.

نینی تال میں بھی ہر طرح اور ہر
وقت خیر خواهي سرکار میں مصروف
رهے چرپوره اورسنارگنج کي لڑائي میں
جوفروری سنه ۱۸۵۸ع میں هوئي تهي
بهه صاحب بهتدلاوری سے شریك تهے
جب فوج سرکاری پهردوباره پیلی بهیت
میں پهونچی تو یه خانصاحب بهی
ساته آئے اور ترقی عهده پاکر تحصیلدار
مقرر هوئے مگر عین حالت تحصیلداری
میں ایك باغی نے تلوار سے مار ڈالا اور
سرکار کي خیرخواهي میں انهوں نے
اپنی جان نثار کي*

The Government have taken the heirs of the deceased under their own protection, and have conferred upon them lands to the value of 1,000 rupees and upwards, with a remission of revenue to the amount of 1,500 Rs. For his three sons a *Khillut* valued at 750 Rs., including arms, has been sanctioned, and they have all been admitted into public employ.

سرکار دولتمدار نے اس نمك حلال
خیرخواه کے پسماندگان کي بهت قدرو
منزلت کي اور ایك هزار روپیه سے زاید
کي مالگذاری کے دیهات انعام دئے اور
ایك هزار پانسو روپیه زر مالگذاری معاف
کیا اور انکے تینوں بیٹوں کو ساڑهے
سات سو روپیه کا خلعت جسمیں قسم
هتیار بهی تهے تجویز هوا هے جسکي
منظوری آگئي هے اور تیار هورها هے اور
تینوں بیٹوں کو اوپر عهده معزز کے نوکر
کرنیاهے*

(COPY OF REPORT)

ترجمہ رپوٹ مسٹر کارمیکل صاحب بہادر
مجسٹریٹ پیلی بھیت نسبت ذکریا خان

Zekuria Khan was formerly Peshkar of Jehanabad in the Peleebheet district. He had been unjustly deprived of his post some months before, and had been reinstated in it by the Commissioner, to whose knowledge the circumstances of his dismissal came shortly before the outbreak. He evinced his gratitude by taking charge of my family, and conducting them with the greatest care and solicitude many miles before I joined them, and he remained faithful with me in the hills, and ever insisted upon being with me every-where. He was an old man, and had seen an immense deal of military service in the Deccan and elsewhere, and had the most unbounded confidence in the resources and power of our Government. He was promoted by the Commissioner to the Tuhseeldarship on the restoration of order at Bareilly, and I have heard that he was most unflinching in the execution of his duty. He was cut down and killed in open Cutcherry, by a scoundrel of a Mahomedan, and Government have lost in him a faithful and devoted servant. He has left three sons, two of whom I have been able to

سابق میں ذکریا خان پیشکار جہان آباد ضلع پیلی بھیت کے تھے۔ چنانچہ اس عہدہ سے ناحق معزول کئے گئے مگر چندروزپہلے غدر کے صاحب کمشنر بہادر نے انکو پھر بحال فرمایا اسکي شکر گذاری انھوں نے بخوبی کي ہمارے عیال واطفال کو اپنی حمایت میں رکھااور کمال جانفشانی اور احتیاط سے انکو پہاڑ پر پہچایا کئي کوس چل چکے تھے کہ ہم بھی شریک انکے ہوئے ہمارے ساتھ کمال وفاداری سے رہے اور جہاں ہم گئے ہمارے ساتھ رہے یہہ شخص پرانا آدمی تھا دکھن اور اور اضلاع میں بہت دنوں تک نوکري بھي کي تھی اور سرکار انگریزی کے دانائي اور مقدور اور ہمت پر یقین کلي رکھتے تھے اور جسوقت بریلی کے ضلع میں سرکار کا دوبارہ اننظام ہوا صاحب کمشنر بہادر نے انکي ترقی اوپر عہدہ تحصیلداري کے فرمائي تھي اور ہمنے سنا ھي کہ کمال جانفشاني سے عہدہ

provide for, by giving the one a Pekesharship, and the second a small post in my office. I have written to the Magistrate of Moozuffernuggur to see if he cannot provide for the third, who possesses some claims in that district, as he was with his uncle, Mohomed Ibraheem, when the latter was killed in the Tuhseel at Shamlee, and was wounded on that occasion.

تحصیلداری کاکام کرتے تھے مگرافسوس
بہہ ھے کہ سرکچھری ایك کمبخت
مسلمان نے انکوقتل کردیااورسرکارکاایسا
خیرخواہ اور نمك حلال نوکر جان سے
جانارھاانکے تین بیٹے تھے دو کي پرورش
تو ھمنے کردی ہی چنانچہ ایك کو
پیشکار اور ایك کو عملہ میں بھرتي
کیا ہی اور نسبت تیسرے کے چٹھی
سفارش صاحب مجسٹریٹ مظفرنگر
کي خدمت میں بھیجی ھے کسواسطے
کہ اس لڑکے کااستحقاق اسی ضلع میں
ھی کیونکہ جسوقت اسکے چچا محمد
ابراھم شاملی کي تحصیل میں مارے
گئے تھے یہ لڑکا بھی انکے پاس تھا
بلکہ زخمی بھی ھوا تھا *

دفعہ‌دوم—اورحقیقت‌میں یہ‌سمجھنا

Zukureea Khan may be said to have received no reward, as he did not live to reap the fruit of his fidelity and loyalty. His sons however have, I submit, a claim on the gratitude of Government. Zu-

چاہئے کہ ذکریا خان کو کچھ انعام نہیں
ملا کیونکہ انکي اتنی زندگی نہوئي کہ
اپنی خیرخواھي کا ثمرہ پاتے لہذا انکے

kurreea Khan's property, consisting of two villages, Dhurtya and Shumspoor, situated in the Purgunnah of Shahee, zillah Bareilly, were confiscated, and their revenue taken by Khan Bahadoor Khan, as well as Zukuria Khan's private property plundered, when the latter's loyalty became known to the tyrant. The family suffered great hardship in consequence. I beg therefore to recommend a total remission of the Jumma of those two villages for the past Fusly year, and also that one or more other villages from amongst those confiscated in the Shahee Purgunnah, and bearing an aggregate Jumma of 1,000 rupees, be bestowed in equal shares on the three sons of the deceased, whose names are Mohomed Yahea Khan, Nazeer Ahmud Khan, and Ghoolam Hyder Khan.

تینوں بیٹوں کا استخقاق بنمہ عنایت
سرکار ھي اور دوگانو جایداد ذکریاخان
متوفی کي پرگنه شاهي ضلع بریلی
میں تھے ایك دھرتیا دوسرا شمس پور
سو جسوقت ذکریاخان کي خیرخواهي
کا حال خان بہادر خان نے سنا تو اُس
ظالم نے دونوگانو ضبط کرلئےاور مالگذاری
انکي اپنے تصرف میں کرلي تھي بلکه
انکے گھر بار کو بھي لٹوا دیا تھا اور اس
سبب سے انکے عیال اطفال پر سخت
مصیبت پڑي تھي لہذا واسطے منظوري
گورنمنٹ کي ھم تجویز کرتے ھیں که
ان دونو گانو کي جمع بابت سال گذشته
فصلي کے معاف فرمائي جاوے اور علاوه
اسکے ایك دوگانوپرگنه شاهي کے منجمله
دیہات مضبطه سرکار که جنکي جمع
ھزارروپیه سالانه ھوان تینوں بیتوں کو
بحصه مساوی عنایت فرمائي جاویں
اور انکے ایك بیٹے کا نام یحیٰ خان اور
دوسرے کا نذیر خان اور تیسرے کا
غلام حیدر خان ھی *

دستخط

(True Extract)
(Sd.) **C. P. CARMICHAEL,** کارمیکل صاحب مجسٹریٹ
C. fg. Magistrate.

(٢) عبدالله خان

Abdoollah Khan.

یہ صاحب پٹھان اور رامپور کے رہنے والے ہیں۔ جب غدر ہوا تو پیلی بھیت میں کوتوال تھے۔ ابتدائے غدر سے انھوں نے بقاء انتظام اور خیرخواهي سرکارپر چست کمر باندھی چند آدمی معتمد اپنے وطن کے بلائے اور کارمیکل صاحب مجسٹریٹ بہادر کے خاص حفاظت کا بندوبست کیا اور باوجودیکه بریلي ۳۱ مئي کو بگڑ چکي تھي مگر انھوں نے اپنے پولیس کا انتظام هاتھه سے نهیں دیا آخر جب ضلع چھوڑنا صاحب مجسٹریٹ بہادر کو مناسب معلوم هوا تو اس افسر نے معه چودہ آدمی مسلمان اپنے رفیقوں کے صاحب مجسٹریٹ بہادر کي رفاقت کي اور باوجود اس عظیم بلوہ اورهر جگه پر باغیوں اور مفسدوں کے مجمع کے صاحب مجسٹریٹ بہادر کو نینی‌تال لیچلے تمام کنبه انکا اور بال بچه سب پیلی‌بھیت میں تھے سبکوخدا پر چھوڑا اور کسیکي پرواہ نهیں کي اور صاحب مجسٹریٹ بہادر کے ساتھه هوئے اور هزاروں طرح کے اندیشه اور مشکلیں اٹھاکر ۳ جون

This Officer, who is also a native of Rampore, was Cotwal of Peleebheet before the mutiny, and has unflinchingly manifested the most thorough zeal and devotion in the cause of Government on every occasion of emergency. At the very commencement of the disasters, he summoned around him several of his trusty countrymen from Rampore, with whose aid he succeeded in making salutary arrangements for the protection of Mr.Carmichael the Magistrate; and by his energetic and untiring exertions he maintained the Police administration of the town, even after the flame of Rebellion had been kindled in the neighbouring and important station of Bareilly, which happened as early as the 31st May. When at length the necessity of quitting the district became inevitable, Abdoollah Khan attended by fourteen of his Puthans, proceeded with the Magistrate and his family towards Nynee Tal. It was a perilous journey, seeing that the road was swarming with rebels, but after surmounting all difficulties, it was happily accomplished in safety, and the party reached the Sanatarium on 3rd June 1857. Abdoollah Khan had his family with him at Peleebheet, but he left them behind to the

care of God, thinking of nothing but his duty as a faithful subject. He was appointed to make efficient arrangements for the preservation of order at Huldwanee at the foot of Nynee Tal, and acquitted himself creditably in this difficult duty, having remained there until 12th July 1857.

سنه ۱۸۵۷ ع کو مع الخیر نینی تال
پھونچے اور صاحب مجسٹریٹ بہادر
کو معه میم صاحبه اوربچوں کےنینی تال
پھونچایا اور تا مراجعت فوج نینی تال
میں حکام کي رفاقت میں رهے اور
هلدواني کے انتظام پر متعین هوئے اور
بارهویں جولائي سنه۱۸۵۷ ع تک وهانکا
انتظام کیا *

When in February 1858 it was resolved to proceed against the rebel forces collected at Sultangunge, Abdoollah Khan was present at the battle, and displayed such martial ardour and determined courage as gained the admiration of the authorities, who were perfectly sensible of his warm-hearted devotion, which was ever ready to lay down even life in their cause.

جب باغیوں نے ستارگنج پر فوج ڈالی
اورفروری سنه۱۸۵۸ ع میں انپر چهاپه
مارنیکي تجویز هوئي تویه صاحب بهت
دلاوري سے اس لڑائي میں شریک تھے
غرض که انکي هرایک عمده کارگذاریوں
سے حکام کو یقین کامل اسبات کا هے
که یه صاحب دل وجان سے سرکار کے
خیرخواه رهے اور هر ایک موقع میں
سرکارپراپنی جان نثار کرنیکو موجود
و طیار تھے *

In recognition of his gallant services, the Government have nobly recompensed this faithful subject, by promoting him to be a Tuhseeldar, and by bestowing upon him villages yielding a revenue exceeding 1,200 Rupees. A costly khillut comprising arms and apparel valued at 500 Rupees, has been authorized and is under

بعوض اس خیر خواهي کے سرکار
دولتمدار نے انکي بهت قدر کي اولاً عهده
کوتوالي سے عهده تحصیلداری پر ترقي
کي اورساڑهے چار موضع زمینداري کے
جنکي جمع باره سوروپیه سے زیاده هے
انعام میں عطا فرمائے اورپانسو روپیه کے

preparation, and a report has been submitted recommending the gift of an elegant pucka *Huvelee* at Suheswan. The *Sunnud* alluded to in the report is daily expected from the Government Office.

خلعت كي منظوری آگئي چنانچه خلعت جسمیں بہت عمدہ ہتھیار بھی ہیں تیارھورہا ھے اورعلاوہ اسکے ایك بہت عمدہ پختہ حویلی سہسواں میں ملنےکورپوٹ ھوئي ھےاوردفترگورنمنٹ سے سند بھی جسکا ذکر رپوٹ میں مندرج ھے عنقریب آنے والي ھے *۔

(COPIES)

Nynee Tal, 25th *Sept*.1857,

ترجمہ چٹھیات وغیرہ نسبت عبدالله خان چٹھی نج عطیه مستر الکذنڈر صاحب بہادر کمشنر روھیلکھنڈ بنام ولیم صاحب بہادر کمشنر میرٹھ مرقومہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ ع مقام نینی تال

MY DEAR WILLIAMS,—I need not mention for your favour Abdoollah Khan, but I write these lines to say that the poor fellow had heard of the loss of father, uncle and other relatives, killed at Shamlee, and is starting by this to take charge of the females and children of the family. I feel very much for this poor fellow and am sure you will too. He is taking with him an escort, but I have told him he had better leave them at the ghât, and get your advice before he crosses them; you will be in the way of giving him the best advice and I am sure you will gladly give it.

Your's

(Sd.) **R. ALEXANDER.**

اگرچه احتیاج نہیں ھے کہ ھم آپکو نسبت عبدالله خان کے کچھ سفارش لکھیں مگر یہ چند کلمہ اطلاعا لکھتے ھیں کہ انھوں نے جسے حال مارے جانے اپنے قبلہ گاہ اور چچااور دیگر اقربا اپنے کا بمقام شاملی سناھي تب سے بہت آزردہ ھوئے ھیں اور اب اپنے مستورات اوراعیال اطفال کےلانے کے لیئے جاتے ھیں ھم اس شخص کے واسطے بہت افسوس کرتے ھیں اور یقین ھی کہ آپ بھی افسوس کرینگے اور ھمنے واسطے حفاظت انکے راہبر بھي ساتھہ

کرنئے هیں اور کهدیا هے که ان لوگوں
کو گهاٹ پر ٹهیرانا اور بعد استمزاج
آپکي دریا پار لیجانا. یقین هے که آپ
جو مناسب جانیں گے اچهی هي
صلاح تجویز کرینگے *.

دستخط

رابرٹ الکنڈر صاحب

یهه اصل چٹهی بطور سارٹیفکٹ کے
عبدالله خان کو دي گئي تهي.

ترجمه سارٹیفکٹ عطاے کرنیل کارمیل
صاحب پلٹن شاهي لمبر ۳۲ مورخه
۳ مارچ سنه ۱۸۵۸ ع مقام نینی تال.

حسب خواهش عبدالله خان کي
همکو کمال خوشی هے درباب لکهنے
ان چند کلموں کے که هماری ملاقات
انسے کئي مهینے سے مقام نینی تال میں
هوئي اور هم انکو بهت بڑا ذی عزت
اور اهل ادب سمجهتے هیں چنانچه
یهه اور اورکئي آدمی همارے بهائي اور
انکے عیال اطفال کے ساته عین غدر
میں پیلی بهیت سے پهاڑ کو آئے تهے *

دستخط

کرنیل کارمیکل صاحب بهادر

This letter was returned to Abdoollah Khan as a Certificate.

At the request of Abdoolah Khan, I have much pleasure in giving him these few lines to say that I became acquainted with him during a residence of a few months up here, and that I consider him to be a most respectable and respectful man. He, with a few other natives, accompanied my brother and his family from Peleebheet, at the time of the breaking out of the mutiny.

(Sd.) J.CARMICHAEL,
Lieut-Colonel 32nd Regt.
Nynee Tal,
3rd March 1858.

ترنمه سارٹیفکٹ عطاے میجر رامزی
صاحب کمانیر کمایوں مورخه ٢٣
اپریل سنه ١٨٥٨ ع مقام هلدواني

عبدالله خان ساکن رامپور بر وقت
شروع غدر روهیل کهنڈ کے پیلی بهیت
میں کوتوال تهے اور همراه کارمیکل صاحب
کے نیني تال کو آئے هم آٹه برس سے
انکو جانتے هیں اور زباني مستر ڈرامن
صاحب کے انکي تعریف بهی همنے
سنی هے جب تک کمایوں میں رهے تب
تک هماری مدد هر طرح سے کرتے رهے
غرض بروقت انتظام روهیل کهنڈ عوض
خیرخواهي کي اگر سرکار سے انکو انعام
عطاهو تو همکو کمال خوشي هوگي اور
انکي زباني یه بهی معلوم هوا که جو
سارٹیفکٹ انکے پاس تهے سب جاتے
رهے*

Abdoollah Khan, resident of Rampore, was Kotwal of Peleebheet when the rebellion broke out in Rohilkhund, and he accompanied Mr.Carmichael to Nynee Tal. I have known Abdoollah Khan from eight years, and have always heard him most highly spoken of by Mr.Drummond; he has assisted me in various ways during his detention in Kumaon, and I shall be happy to hear that on the re-occupation of Rohilkhund his loyalty has been well rewarded. He tells me he has lost all his certificates.

(Sd.) **H. RAMSAY,**
Commanding at Kumaon.
Huldwanee
23rd April, 1858.

دستخط
رامزی صاحب بهادر

ترجمه سارٹیفکٹ مسٹر گریوز صاحب
لفٹنینٹ پلٹن ٦٦ گورکهه مورخه ٢٣
اپریل سنه ١٨٥٨ ع مقامهلدواني

عبدالله خان کوتوال پیلی بهیت کو هم
ایک عرصه سے پهچانتے هیں که یه

The bearer, Abdoollah Khan, Kotwal of Peleebheet, has been known to me for some

time as a faithful and active servant of Government. He asks for this certificate being about to proceed to Moradabad with the Commissioner of Rohilkhund.

(Sd.) **R. S. GRAVES,** *Lt.*,
66*th Goorkhas.*

Camp Huldwanee,
23*rd April* 1858.

N.B. --- He was also present in the actions of Churpoorah and at Sitargunge, where he performed good service.

(Sd.) **R. S. GRAVES, Lt.**,
66*th Goorkha Regt.*

(COPY OF REPORT)

Abdoollah Khan was Kotwal of Peleebheet at the time of the Bareilly mutiny, and from the first apprehension of any disturbances, exerted himself most successfully with untiring zeal and energy to the maintenance of order. I may say with truth, that for a fortnight before the mutiny took place, he was night and day in the saddle, patrolling the city, visiting out-police stations and by his good and gallant bearing inspiring confidence into every one. When the mutiny broke out in Bareilly, he remained at his post until his own police mutinied when (for his determination

شخص اہلکار بہت ہوشیار اور خیرخواہ سرکار ہیں چیرپورہ اور ستارگنج میں جو باغیوں سے مقابلہ ہوا تو اسوقت بھی موجود تھے اور کار نمایاں کیا تھا اب صاحب کمشنر روہیل کھنڈ کے ساتھ مرادآبادکو جاتے ہیں ہمسے سارٹیفیکٹ طلب کیا تھا اسواسطے ہمنے لکھدیا *

دستخط

گریوز صاحب لفٹنینٹ

ترجمہ رپوٹ مسٹر کارمیکل صاحب مجسٹریٹ ضلع بدایوں مورخہ ۲۸ اگست سنہ ۱۸۵۸ ع

جب روہیل کھنڈ میں غدر شروع ہوا تو عبداللہ خان اسوقت پیلی بھیت میں کوتوال تھے اور جبسے احتمال اِس غدر کا ہوا تھا تب سے کمال مشقت اور جانفشانی سے بندوبست اس ضلع کا کیا تھا اور ہمارا دیکھا ہوا ہی کہ پندرہ روز قبل غدر کے عبداللہ خان دن اور رات گھوڑے پر سوار رہے اور روند گشت شہر اور چوکیات کا کرتے رہے انہیں کي دليري ديكھ كر هر ايك كو اطمینان ہوگیا تھا اور بریلی میں جب

and courage are equal) he would have shot the most mutinous of them, had he not been restrained by the Tuhseeldar, who begged him to avoid bloodshed if possible, as the commission of it would only be the prelude to some greater acts of outrage. He then remained faithfully by me, and accompanied me up to the Hills, and I have every reason to believe, that it was mainly through his influence with them, that the men who accompanied me to the Hills did so, but when once they had brought me to the foot of them, the majority considered their duty at an end, and even Abdoollah Khan's influence could not restrain three-fourths of them from deserting. During the whole time Abdoollah Khan was with me at Peleebheet, I never had a single fault to find with him, and I believe him to be a good, devoted and loyal servant of the British Government. His family have given signal proofs of their loyalty by giving up their lives in the service of the State. Zakuria Khan above was his uncle. Mohomed Ibraheem Khan, another uncle, was Tuhseeldar of Shamlee in the Moozaffurnuggur district, and from the first held out in his Tuhseel against the rebels, was of great assistance to Captain Hodson, then in the intelligence department of the

غدر شروع هوا تب بهی اپنے علاقه کے
انجام کار میں بخوبی مصروف رهے
اور بر وقت بگڑنے پولیس پیلي بهیت
کے بهی انکي نیك نیتی اور جوانمردي
میں کچھ شك نهیں تها۔ کیا معني که
انهوں نے بہت هي چاہا که باني مباني
اس فساد کو گولي سے مار دیں مگر
تحصیلدارنے روك لیااورکہاکه خون نکرو
ورنه فساد زیاده برپا هوجاویگا تب سے
همارے پاس خیر خواهي سے موجود
رهے اور پہاڑ کو همارے ساتھ چلے اور
یه بهی هم جانتے هیں که جو لوگ
همارے ساتھ محافظت کے واسطے چلے
تهے وه سب انهیں کے ذریعه سے چلے
تهے اور جسوقت همکو پہاڑ کے نیچے
پہنچا دیا تب انمیں سے صرف چوتهائي
آدمی ره گئے تهے اگرچه عبدالله خان
نے فهمایش کرنے میں کچھ کسر نهیں
کي مگروه کسکي سنتے تهے آخرکو نمانا
اور جب تك هم پیلي بهیت میں رهے
عبدالله خان همارے هي پاس رهے
اسوقت تك بهي انکي جانب سے کوئي
خطا نهیں هوئي اور هم جانتے هیں که
یه اهلکار بہت نیك نیت اور جانفشان

خیرخواہ سرکار کے ھیں چنانچہ انکے
خاندان کے لوگ بھی سرکار کے ساتھہ
بہت خیر خواھي سے پیش آئے حتیٰ کہ
سرکار کے کام میں جان سے بھی دریغ
نہ کیا چنانچہ ذکریاخان مذکورانکے چچا
تھے اور دوسرے چچا انکے محمد
ابراھیم خان تحصیلدار تھے کہ تحصیل
شاملی ضلع مظفرنگر میں مارے گئے
انھون نے ابتداسے باغیوں کواپنے تحصیل
میں دخل نھیں دیا تھا اور کرنال کے
حاکم کواورنیز کپتان ہاڈسن صاحب کو
جو دلی کي فوج میں مہتمم خبررسانی
کے محکمہ کے تھے بہت مدد دی تھی
اور حکام انکے کارگذاري سے بہت
خشنود ھوئے تھے چنانچہ صاحب
مجسٹریٹ ضلع مظفرنگر نے بھی ھمکو
لکھا تھا کہ جیسا کام محمد ابراھیم خان
نے کیا ھے اس سنے عمدہ کوئي نھیں
کرسکتا آخر کو فوج باغي بکثرت تمام
انکي تحصیل پر چڈہ آئے اور اُس
تحصیلدارنے سرخروئي جان نثاري کي
حاصل کي اور انکے اقربا جو رام پور
سے انکي مدد کو گئے تھے وہ بھی بہشت
نصیب ھوئے چنانچہ انمیں عبداللہ خان

Army before Delhi, and also to the Civil Officer at Kurnaul, all which services were acknowledged and the Magistrate of Moozuffurnuggur wrote to me that no man could have behaved better than Mohomed Ibraheem. His Tuhseel was attacked by an overpowering force of the rebels, and himself and almost every member of his family (for they had all gone from Rampore to his assistance) were killed. Among these were Abdoollah Khan's father and many other relatives, and indeed the two only male members now living of his own family, are himself, and a younger brother. I beg to recommend most heartily and sincerely, to the kind consideration of a benevolent Government, a man who has himself evinced his fidelity to the State in so marked a manner by his adherence to me at a most trying crisis, and whose whole family have given such striking proofs of their loyalty and devotion to the State. Abdoollah Khan, as yet a young man is now the real head of a family, the greater portion of the memebers of which consist of helpless women and children. I pray the Government to make a handsome and adequate provision for these poor people, by bestowing on Abdoollah Khan, who is the head of the family, and to whom they look for support, a proprietary right

in profitable estates, sufficient to enable him to support them in the ease and affluence to which they have been accustomed, that they may both know, and others may see, that our Government is a good and grateful one. In the Purgunnah of Suheswan in this district, there are several estates, the property of rebels, which have come under attachment, and which will in due course escheat to Government. I beg to recommend that five such villages which bear an aggregate Jumma of about 1,200 rupees be bestowed on Abdoollah Khan in proprietary right, both in recognition by Government of his individual loyalty and fidelity, as well as that he may have the means of supporting the more immediate members of his family,who have been deprived of their head by the death of his father. Mr.Williams, the Commissioner of Meerut, has kindly promised to ask Government for a sufficient provision for the members of Mohomed Ibraheem's family. Abdoollah Khan's uncle, the Tuhseeldar of Shamlee, who was killed, — and I therefore limit my request to asking for so much as may be considered sufficient both as a recognition of Abdoollah Khan's personal services, as well as what may afford him the means of supporting those members of his father's family,

کا باپ اور اور اقربا بھی تھے اب اس
خاندان میں صرف دو مرد ایك
عبداللہ خان اوردوسرے انکا چھوٹا بھائي
باقی رہے ھیں لہذا ھم سرکار انگریز
میں کہ رحم دل ھی انکي سفارش دلي
ضرورتاً کرتے ھیں کسواسطے کہ اُنھوں نے
خیرخواھي اپنے سرکارکي اچھی طرح
کي اور وقت ایسی مصیبت کے ھمارے
پاس موجود رھکر مددگار رھے بلکہ انکے
خاندان کے لوگ بھی خیرخواہ سرکار
رھے اور اس خاندان کا سرپرست سوا
عبداللہ خان کے کوئي نھیں رہا یعني
صرف یہی شخص جوان ھے باقی
سب مستورات اور لڑکے ھیں لہذا ھم
یہ رپوٹ کرتے ھیں کہ سرکار تجویز
مناسب درباب پرورش اُنکی فرمائے
یعنی عبداللہ خان کو کہ باعث پرورش
اس خاندان کا ھے اِسقدر زمینداری
مرحمت فرماوے کہ بدستور سابق
دولتمندي سے گذران کریں تاکہ انکو اور
اورلوگوں کو سرکارکي وفاداري پریقین
کلی ھوجاوے جو کہ پرگھنہ سہسوان
ضلع بدایوں میں چند دیہات باغیوں کے
سرکارمیں ضبط ھوئے ھیں اگرانمیں سے

who have been deprived of maintenance by the death of their head; and further, as Mohomed Ibraheem, Abdoollah Khan's uncle, who was killed, was promised a pair of Pistols, I beg to recommend that these be now bestowed on Abdoollah Khan instead, together with a handsome sword, the whole to be of the value of 500 rupees at least, together with a Purwahnah from the Government, commendatory of his loyalty and fidelity; and that moreover on the first suitable opportunity, he be promoted to the rank of Tuhseeldar.

(True Extract)
(Sd.) **C. P. CARMICHAEL,**
Offg. Magistrate.
Budaon Magistracy:
The 28th August, 1858.

بانچ گانوکه جنکي کل جمع باره سوروپیه
سالانه هو عبدالله خان کو مرحمت هو
که اسمیں اپنے خاندان کے لوگوں کي
اوقات بسری بخوبی کراوے اور صله
اپنی خیرخواهي کا تصور کرے تو بہت
بہتر هی اور جو که ولیم صاحب کمشنر
بہادر میرٹھ نے وعده فرمایا هی که هم
اپني معرفت پرورش خاندان محمد
ابراهم تحصیلدار شاملی کي کرادینگے
اسواسطے هم اپني تجویزاسي قدر کرتے
هیں که واسطے پرورش خاندان اِنکے
باپ کي بهي کافي هو کسواسطے که بجز
اس شخص کے اب کوئي انکا سرپرست
نهیں رہا اور جو که محمد ابراهیم خان
کو ایك جوڑی طمنچه کا وعده کیا گیا
تها لہذا هم چاہتے هیں که وهي جوڑه
طمنچه عبدالله خان کو عنایت هو اور
علاوه اِسکے ایك تلوار بهي کل قیمتی
پانچ سوروپیه مرحمت هواورایك پروانه
خشنودي مزاج کادرباب اس خیرخواهي
کے سرکار سے عطاهواوربروقت موقع کے
عہده تحصیلداری پر پرورش انکي
فرمائي جاوے *
دستخط
کارمیکل صاحب مجسٹریٹ

جبکه میں نے نکریا خان اور عبداللہ خلن
کانکر کیا تو بہتر معلوم ہوتاہے کہ اسي
مقام پر ان مسلمان خیر خواہونکا بھي
نکرلکھوں جنھوں نے ان دونوں پٹھانوں
کے ساتھ ہو کر خیر خواھي سرکار میں
اپنی جان کھوئي یا ایك سخت مصیبت
اٹھائي *

Having chronicled above the services of Zuquerrea Khan and Abdoollah Khan, it seems fitting and proper, that I should also make some mention of those loyal Mohomedans and devoted followers who were associated with them, and who either lost their lives, or endured great hardship and encountered imminent dangers, in the cause of Government.

Aller Mahomed Khan

This individual was a Puthan from Rampore, and one of those who obeyed the call of Abdoollah Khan on the 21st May, 1857, and became a Sowar at Peleebheet on the breaking out of the disturbances. He was one of that small but gallant band of Mohomedans who escorted Mrs. Carmichael to Nynee Tal, and from thence he was posted to the picquet at Huldwanee, where he was twice engaged with Dacoits, and was present at the skirmish with the Bareilly mutineers, when they arrived there in September 1857. Eventually, this good and faithful soldier fell, while fighting bravely against the enemy, at the battle of Churpoora on 10th Feb.1858. A pension of 8 Rs. per mensem, with a gratuity of 336 Rs., has been given by Government to the family of the deceased.

علي محمد خان

یه شخص بھی رام پور کا پٹھان ھے جب غدر شروع ھوا تو ٢١ مئي سنه ١٨٥٧ ع کو عبدالله خان نے انکو بلاکر سواروں میں نوکر رکھا جو مسلمان ذکریاخان کےساتھ مسترکارمیکل صاحب کي میم صاحبه کے ساتھ گئے تھے انمیں یہه شخص بھی تھا نینی تال پھونچنے کے بعد ہلدوانیکے بکٹ پر تعینات ھوئے دو دفعه ڈاکون کي لڑائي میں شریک رھے اور ستمبر سنه ١٨٥٧ ع میں جب باغیان بریلی کي جوج وھاں آئي تو انسے بھی خوب لڑے اور پھر چرپورہ کي لڑائي میں بہت بہادری سے دسویں فروری سنه ١٨٥٨ ع کو مارے گئے سرکار نے اسکي عوض میں آٹھه روپیه مھینه پنشن انکے وارثوں کو اور تین سو چھتیس روپیه نقد انعام مرحمت فرمایا *

Muhboollah Khan

This Puthan is also a native of Rampore, and received his appointment at Peleebheet at the time of the outbreak. He was one of the party who escorted Mrs.Carmichael, and was present at the engagements fought with the rebels at Huldwanee, Churpoora, Sultangunge and Rampoora, having been also wounded at one of them. He is now Duffadar of Plice Sowars, and has received a zemindaree valued at 200 rupees.

محب الله خان

یه بهی رام پور کے پٹهان هیں غدر میں نئے نوکر هوئے تهے۔ یه بهی انهیں مسلمانوں میں سے هیں جو میم صاحبه کارمیکل صاحب کي رفاقت میں تهے ہلدوانی اورچرپوره اورستارگنج رمپوره کي لڑائیوں میں موجود تهے ایك هنگامه میں زخمی بهی هوئے اب دفعدارسواران پولیس هیں دوسوروپیه کي زمینداری انعام میں ملی هی *

Syfoollah Khan

سيف الله خان

This is also one of the newly appointed Rampore Puthans who formed Mrs. Carmichael's escort to Nynee Tal, and was engaged at the battle of Churpoora. He has been rewarded with a zemindaree to the value of 205 Rs. and promoted to the rank of Jemadar of Police Sowars.

یه بهی نئے نوکر اور رام پور کے رهنے والے اور انهیں مسلمانوں میں سے هیں جو میم صاحبه کارمیکل صاحب کي رفاقت میں تهے اور چرپوره کي لڑائي میں شریك تهے۔ انکو دوسو روپیه جمع کي زمینداري انعام میں ملي هے اوراب جمعدار سواران فوجداری هیں*۔

Besides the individuals above named the following were also among the same party whose services have been acknowledged by the gift of rewards and promotion.

علاوه انکے وه مسلمان جن کے نام نیل میں مندرج هیں میم صاحبه کي رفاقت میں بهی اور اور لڑائیوں میں شریك رهے اور انکو مفصله نیل انعام ملے*۔

Ullay Yar Khan, Rampore Puthan, was wounded at the action fought at Churpoora. Promoted to be Duffadar of Sowars, and has received a zemindaree in partnership with Muhboollah Khan.

اله یار خان پٹهان رامپوري لڑائي چرپوره میں زخمی هوئے۔ انعام دفعدار سواران زمینداری بشرکت محب الله خان *

Mohomed Khan, Rampore Puthan has been promoted to be Jemadar of Sowars in the Mounted Police.

محمد خان پٹهان رامپوری جمعدار سواران پولیس هیں *۔

Abdool Kurreem Khan, Rampore Puthan, and now Jemadar in the Mounted Police.

عبدالکریم خان پٹهان رامپوری جمعدار سواران پولیس هیں *۔

Syud Noor Khan, Puthan, resident of Umureea, Zillah Peleebheet.

سیدنور خان پٹهان ساکن امریا ضلع پیلی بهیت جمعدار سواران پولیس هیں *۔

Gholam Zamin, Puthan. Has received a gratuity of 200 rupees.

غلام ضامن پٹھان انعام دوسو روپیه*

ان شخصوں کے واسطے جو رپوٹیں هوئیں وه ذیل میں مندرج هیں.*

EXTRACT FROM LIST OF PERSONS EMINENT FOR LOYALTY IN PELEEBHEET, ZILLAH BAREILLY, DURING THE LATE DISTURBANCES:

ترجمه انتخاب فهرست خیرخواهان سرکار بابت ایام غدر واقع اضلاع پیلی بهیت و بریلی

Muhboollah Khan, caste Puthan, resident of Rampore, was a Jemadar of Police on 10 Rs. a month at Peelebheet, and I had the most perfect confidence in him which he has never given me cause to repent. He never once left my side and though only a foot man and therefore exempt from such service, always begged or borrowed a horse and accompanied the other Suwars. He was present at the action of Churpoorah, and also in the raid which was made from Huldwanee on the Rebel Thannah of Sitargunge.

I have taken him, Muhboollah Khan, into my service as one of my District Sowars, which gives him higher pay --I beg most cordially however to recommend that he be rewarded as I have proposed, together with the other Sowars, as he has done to the full as good service as them.

محب الله خان قوم پٹهان ساکن رامپور یه شخص پولیس میں بمشاهره دس روپیه جمعدار ضلع پیلی بهیت میں تهے. انکي نسبت همکو بخوبی اعتبار رها اور کسی طرح کا شك نهیں هوا همارے پاس برابر موجود رهے گو که پیاده تهے اور کچه کام سواری وغیره کا انسے متعلق نتها مگر پهر بهی عاریتاً گهوڑا لیکر اور سواروں کے همراه جاتے تهے. چنانچه چرپوره اور ستارگنج کي لڑائي میں بهی موجود تهے. اگرچه همنے ضلع کے سواروں میں باضافه تنخواه بهرتی کردیا هی مگر هم چاهتے هیں که حسب تجویز هماری جیسے اور سواروں کو انعام تجویز هوا هے. انکو بهی دیا جاوے کسواسطے که اِنکي کار گذاری اُنکي کارگذاری سے کچه کم نتهی*.

Syfoollah Khan, caste Puthan, resident of Peleebheet.

This man, a Jemadar of the Police, on 10 Rs. a month, at Peleebheet, is a curious and striking instance of fidelity. His whole family without a single exception turned Rebels, took service under Khan Bahadoor Khan, and were for a long time the leaders of the Rebels at Peeleebheet. This man on the other hand never once flinched from his duty, but remained faithful to the Government he had served.

He is at present retained amongst the Sowars at Bareilly, but as the property of his kinsmen will all be confiscated, I beg to recommend that a moiety or even one-third of it be bestowed on him in reward for his fidelity. The names of his relatives were Inayutoolah, Choona Khan, Moonna Khan, and Abdool Rusheed Khan

سیف‌الله خان قوم پٹھان ساکن پیلی بھیت

یہہ شخص اہالیان پولیس میں دس روپیہ کے جمعدا تھے۔ انکی وفاداری اور خیر خواهي ایك عجیب ماجرا ھے کیونکہ انکے خاندان کے لوگ بالکل باغی ھوگئےاورخان بہادرخان کے پاس نوکری کرکے پیلی بھیت میں سردار باغیوں‌کےبنے باوجوداسکے اس شخص نے کچھ نمك حرامی سرکار کي نہیں کي بلکہ اطاعت اور نمك حلالی سے موجود رھابالفعل مقام بریلی میں‌بزمرہ سواران بھرتی ھے چونکہ اسکے اقرباء کي جایداد ضبط ھوگئي لہذا ھم چاھتے ھیں کہ نصف یا ایك ثلث اسکا خیر خواهي کے صلہ میں اس شخص کو عطا کیا جاوے اور نام اوں لوگوں کا حسب تفصیل ذیل ھے عنایت الله چنا خان منا خان عبدالرشید خان*

Allah Yar Khan, caste Puthan, resident of Rampoor, Duffadar of Sowars.

This man was also enlisted by me on the footing of an Irregular Cavalry man at Peeleebheet, and like the individual preceding remained faithfully to his post. In the first action at Huldwanee he was mentioned by name by

اله یار خان قوم پٹھان ساکن رامپور دفعدار سواران

اس شخص کو بھی ھمنے بمقام پیلی بھیت رسالہ میں بھرتی کیا تھا۔ بمقدور اپنے بہت خیر خواهي کي ھلدوانی کي پہلی لڑائي میں بہت

the officer commanding the Detachment of Cavalry on that occasion, and in the action at Churpoorah he was both wounded and also had his horse shot under him. Like the other Sowars also he did good service for many months in patrolling from and holding the out-post of Huldwanee. His promotion from a simple Sowar to a Duffadarship, from the 1st of September 1857, as recommended in Para.6 of my letter of the 9th March last to the address of the Commissioner of the Division, was sanctioned by the Commissioner in Para.3 of his reply, No. 70, dated 10th idem.

هي دليری کي تهی۔ چنانچه افسر کمان رساله نے بهی اپني رپوٹ میں اسکاذکرلکهاتها چرپوره‌کي‌لڑائي‌میں خود مجروح هوئے اور گهوڑا بصدمه گولی جان سے ماراگیااوراور سواران کي مانند اچها کام کیا۔ هلدوانی میں بهی موجود رهے اور روند گشت بخوبی کرتے رهے اورهمنے چٹهی مورخه ۹ مارچ کي دفعه ششم موسومه صاحب کمشنر بهادر میں پهلی ستمبر سنه ۱۸۵۷ ع سے بعهده دفعداری ترقی انکی تجویز کي تهی۔ چنانچه صاحب ممدوح نے چٹهی لمبری ۷۰مورخه ۱۰ مارچ سنه ۱۸۵۸ ع کي. دفعه سوم میں وه تجویز هماری منظور فرمائي بالفعل اله یار خان کو بسبب جوانمردی اس لڑائي کے صرف یهی انعام هوا هی که ترقی عهده دفعداری پر هوئي اور جو کچه بعوض خیر خواهي اور وفاداری ان کي اور محمد خان کے تجویز کیا گیا هے محمد خان کے نام کے نیچے لکها هی ملاحظه کرلینا چاهئے *.

As in the case of Mohomed Khan preceding, the only reward Allah Yar Khan has as yet received is that of promotion to a Duffadarship for gallantry in the field. The reward for his loyalty and fidelity I have proposed together with that of Mohomed Khan, to the Column under whose name I beg to refer.

Mohomed Khan, caste Puthan, resident of Rampoor, Duffadar of Sowars.

محمد خان قوم پٹهان ساکن رام پور دفعدار سواران *

This individual is a good and brave soldier as well as a steady and well-conducted man. He was also one of the new Sowars raised by me at Peeleebheet, and remained faithful to his duty. He was ever foremost in action. He was twice mentioned for gallantry in action, once by Captain Becher, commanding a detachment of the 8th Irregular Cavalry, as shown in the extract from his letter forwarded with mine of the 9th March last, to the Commissioner of the Division, as also a second time by Captain Crossman, Commanding the Rohilkund Horse, vide Para.5 of my letter of the 9th March last to the address of the Commissioner of the Division. In that letter I requested the Commissioner's sanction to promote Mohomed Khan to the rank of Duffadar, which was accorded in his letter of reply, No.70, of the 10th March. On the march from Moradabad to Bareilly, when the general in command wished to open out a communication with Major Gordon's column then detached, Mohomed Khan, as being well acquainted with the country, was despatched with a letter, the reply to which he brought back in an incredibly short time, his horse dropping down dead as he rode into Camp.

Beyond his promotion to Duffadarship, which was

یہہ شخص بہت جوانمرد اور اشراف آدمی ہے۔ ہم نے پیلی بھیت میں بزمرہ سواران بھرتی کیا تھا یہ شخص بہت جوانمردی سے لڑائي کے سامنے موجود رہتا تھا۔ چنانچہ ان کي جوانمردی اور ہمت کا ذکر دو مرتبہ ہوا۔ ایک دفعہ کپتان بیچر صاحب کمانیر ڈی ٹیچ منٹ ہشتم رسالہ نے لکھا کہ نقل اس چٹھی کي ہمراہ اپنی چٹھی مورخہ ۹ مارچ بخدمت صاحب کمشنر بہادر کے روانہ کي ہي اور دوسری مرتبہ کپتان کراس من صاحب کمانیر رسالہ روہیلکنڈ نے بھی لکھا تھا۔ چنانچہ اس کا ذکر دفعہ پنجم چٹھی مذکور میں لکھا گیا ہے اور اس رپوٹ میں ہم نے واسطے ترقی محمد خان کي اوپر عہدہ دفعداری کے تجویز کي تھی کہ صاحب کمشنر نے بھی یہہ تجویز ۱۰ مارچ کو منظور فرمائي اور جسوقت مرادآباد سے بریلی کو فوج چلی تو جنریل صاحب کو منظور ہوا کہ کچھ خبر فوج میجر کارڈن صاحب کي جو جدا ہوگئي تھی معلوم فرماوین لہذا محمد خان کو بسبب واقفیت راہ کے ایک چٹھی دیکر

given for gallantry in the field, neither Mohomed Khan nor the Sowars whose names follow, have received any reward for their loyalty and fidelity. I beg to recommend that the village of Mootson in the Suhiswan Pergunnah of this District, and which bears a Jumah of Rupees 236, be bestowed in equal shares in proprietary right on Mohomed Khan, and the four men, Allah Yar Khan, Syud Noor Khan, Abdool Kureem Khan and Muhboolah Khan, whose names follow. They have preferred a request that they may, if Government think fit, be rewarded by the bestowal of a small grant of land in preference to any pecuniary reward, and I trust that my request may be regarded as both a reasonable and moderate one, and as not an over adequate reward for men who have behaved so well and so faithfully.

تعینات کیا تھا۔ چنانچہ خان مذکور
اس چٹھی کا جواب ایسي جلد لائے
کہ عقل حیران ہوگئي اور جسوقت
لشکر میں آئے تو گھوڑا ان کا ایساہارا
ہوا تھا کہ اسی وقت گرکے مرگیا بس
سواے اس ترقی دفعداری کے کہ صرف
بسبب دلیری ان کي ہوئي ہے اب تک
کچھ انعام ان کو اور نہ اور سواروں
مفصلہ‌ذیل‌کومرحمت‌ہوالہذاہم تجویز
کرتے ہیں کہ زمینداری گانو مٹسان
بجمع دوسو چھتیس روپیہ واقع پرگنہ
سہسوان‌ضلع بدایوں‌بحصہ مساوی
محمدخان‌اوراللہ‌یارخان‌اورسیدنورخان
و عبدالکریم خان اورمحب اللہ‌خان کو
عطاہواوران لوگوں‌نے‌درخواست بھي
کي‌ہی‌کہ ہمکو‌نقدانعام‌لینامنظور نہیں
ہے اگر کچھ جایداد مرحمت ہو تو بہتر
ہی اسی واسطے ہمنے یہ تجویز کي
ہی اور واضح رہے کہ بمقابلہ انکي
کارگذاری کے یہ انعام کچھ زیادہ
نہیں ہے۔*

Abdool Kureem Khan, caste Puthan, resident of the city of Shajehanpoor.

Syud Noor Khan, caste Puthan, resident of Umurriya, Zillah Peeleebheet.

عبدالکریم خان قوم پٹھان ساکن
شاہجہان‌پور وسید نورخان قوم پٹھان
ساکن امریہ ضلع پیلی بھیت*

The case of these two men is precisely similar to that of the three preceding. They were like them enlisted at Peeleebheet, and like them accompanied me to the foot of the Hills, and did good service there. The first man Syud Noor however is by far the best soldier of the two. His great ambition is to be promoted to a Duffadarship.

I beg most heartily to recommend the bestowal of the rank on him, in addition to the reward already recommended for him under Mohomed Khan's name. Abdool Kureem Khan will also, I think, be sufficiently rewarded if he gets the reward similarly recommended for him there.

ان دونوشخص کي کيفيت مطابق تينوں آدمی مذکور کے هی کيونکه يهه لوگ بهی پيلی بهيت ميں بهرتی هوئے تهے اور همارے ساتهه ہلدوانی تک گئے تهے اور اچها کام کيا تها۔ ان دونو ميں سيد نور خان بڑی همت کا آدمی هی۔ اس کو خواہش دفعداری کي هی۔ لہذا هم چاہتے هيں که سواے انعام مذکورہ بالا کے دفعداری بهی اسکوديجاوے اور عبدالکريم خان کے واسطےصرف انعام مذکورہ کافی هی۔*

These gallant fellows who in a critical time of great peril took under their protection Mr.Carmichael and his family and conducted them to a place of safety, and at all times manifested their fidelity and devotion, are all Mohomedans. Is it just then, because of the infamous conduct of a few reprobates, to stigmatize the Mohomedans as a body, and to ignore and forget the good services of these trusty men?

جن لوگوں نے اس سخت وقتميں مسٹر کارميکل صاحب بہادر اور انکي ميم صاحب کي رفاقت کي وہ لوگ سب مسلمان تهے۔ پهر کيا يه بات خيال ميں آسکتی هے که صاحب ممدوح چندبدمعاشوں کےسبب تمام مسلمانوں کي قوم کو برا جانتے هونگے اور انکي رفاقت اور خير خواهي اور جاں نثاري کي قدرانکےدل ميں کچه نهوگي*

منشی محمد حسین سرشته دار
دیوانی مرادآباد

اگرچه یہہ صاحب پرانے نوکر اورقدیم
سے نیك نام اورکارگذار اهلکار گورمنٹ کے
هیں مگر غدر میں جو خاص خدمت
انسے بن آئي وہ یہہ هے که جب مرادآباد
کا جہلخانه ٹوٹا تو انهوں نے کمال
خیرخواهي اورجان نثاری سے میم صاحبه
مسترجان کیري کرافٹ ولسن صاحب بہادر
جج مرادآباد کي خاص حفاظت کي
اورپھرمیرٹھ میں بحضور حکام حاضر
هوئے اب بدستور اپنے عہده پر مامور
هیں۔ ان کي خوبی اور دلی خیرخواهي
انکے سارٹیفکٹوں سے جوذیل میں مندرج
هیں ظاهر هوتی هے *۔

Moonshee Mohomed Hoosein

This etimable officer is Serishtadar, in the Dewanny Court at Moradabad, and is an old and meritorious servant of Government. When the prisoners broke from the Jail, he distinguished himself by gallantly protecting Mrs. Wilson, the wife of John Cracroft Wilson, Esquire, the Judge of Moradabad; and the lady herself has most generously condescended to bear testimony to this act of fealty in the hour danger.

نسبت محمد حسین خان
ترجمه سارٹیفکٹ ولسن صاحب
اسپشل کمشنر مورخه ۲۵ اکتوبر
سنه ۱۸۵۸ ع مقام مرادآباد

هم اس بات کي تصدیق کرتے هیں
که محمد حسین سرشته‌دار عدالت
دیوانی ۱۹ مئي سنه ۱۸۵۷ ع کو وقت
صبح کے حسب دستور واسطے رپوٹ
خوانی کے آئے تھے اسي روز باغیان
انتیس پلٹن نے جہلخانه کھول کے

Certified that Mohomed Hussein, Serishtadar of the Civil Court, came to my house on the morning of the 19th May 1857 to read to me reports as usual. That day the mutinous men of the 29th Regiment N.I. released the Moradabad prisoners. I was engaged till one o'clock P.M., in re-arresting the fugitive

prisoners, and during this time Mohomed Hussein remained in the house, protecting Mrs. Wilson. He is a man of first rate abilities.

(SIGNED) **J. WILSON**
Commr. on Special Duty,
Camp Moradabad:
October 25th, 1858.

قیدیوں کو نکال دیا۔ ایك بجے تك قیدیوں
كي گرفتاری میں هم مصروف رهے۔ اس
عرصه تك محمد حسین هماری میم
كي حفاظت میں موجود رهے۔ یهه
شخص بهت كارگذاراورلئیق آدمی هے*۔

دستخط ولسن صاحب

ترجمه سارٹیفکٹ میم صاحبه مورخه
۲۷ اکتوبر سنه ۱۸۵۸ ع مقام مرادآباد

Mohomed Hossein Serishtadar was at our house transacting business with Mr.Wilson on the morning that the Jail was broken and the prisoners set free by the mutinous Sepoys of the 29th N. I. Mr. Wilson had of course to leave home, to try and restore order. I was consequently left alone; Mahomed Hossein remained with me, refusing to leave me, and did all in his power to protect me. Mr.Wilson has given him a certificate which I hope will be of use to him. I give him this note, as he seems particularly anxious to possess an acknowledgement from myself of his services on that memorable day.

(Sd.)
JANE CRACROFT WILSON.
Moradabad:
October 27th, 1858.

محمد حسین سرشته دار هماری نج
پر كار سركار انجام دے رهے تهے كه اسي
دن صبح كو باغیوں پلٹن انتیس نے
جهلخانه توڑ كر قیدیوں كو چهوڑ دیا۔
چنانچه ولسن صاحب نج سے واسطے
انتظام اور حفاظت كے وهاں تشریف
لیگئے اور میں اكیلی وه گئي۔ اس وقت
محمد حسین همارے ساته رهے اور
حتی المقدور هماری حفاظت كي۔
ولسن صاحب نے بهی ایك سارٹیفكٹ
دیا هے۔ یقین هے كه ان كے كار آمد هو مگر
جوكه ان كو هماری نشانی ركهنے كي
بهی خواهش تهی اس واسطے یهه چند
كلمه همنے لكهدئے كه ان كي خیر خواهي
جو همارے مصیبت كے دن تهے اِسكے
ذریعه سے واضح هوجاوے*

دستخط جین كرائي كرافٹ ولسنصاحبه

Sheikh Shurfooddeen.
(Resident of Sheikhoopora, Zillah Budaon)

شیخ شرف الدین رئیس شیخوپور ضلع بدایوں

It is no easy matter to chronicle faithfully, the truly valuable services rendered by this native gentleman during the great crisis, and although an effort may be made to give a mere recital of his excellent acts of loyalty and devotion, it would be a hopeless task to attempt a delineation of his mental sufferings, to portray his load of anxiety for the safety of his precious charge amidst the surrounding perils, or to exhibit with adequate force the ingenuity and courageous firmness with which he baffled the designs of the enemy, and finally triumphed over all difficulties. These things surpass the power of description.

ان صاحب نے جو کچھ خیر خواهي و جان نثاری ایام غدر میں کي اسکا لکھنا بہت مشکل ہے اگرچہ واقعہ لکھا جانا ممکن ہے مگر جو کیفیت اور جو مشکلاتیں پیش آئي ہیں وہ کسیطرح بیان نہیں ہو سکتیں جبکہ فوج باغی ۳۱ مئي سنہ ۱۸۵۷ ع کو بریلی میں بگڑ گئي اور جہلخانہ توڑ دیا اور تمام فساد برپا کیا تو ضلع بدایوں کا بھی انتظام ہاتھ سے جاتا رہا یکم جون سنہ۱۸۵۷ ع روز دوشنبہ کو فوج موجودہ بدایوں نے شورش کي اور بریلی کي فوج کي بدایوں میں آنیکي خبر ہردم گرم ہوئي مستر ایڈورڈ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ بدایوں نے ایك سوار مسلمان شیخ شرف الدین پاس بھیجا اور انکو اپنی مدد کے لئے بولایا اسیوقت شیخ شرف الدین دو سو آدمی مسلمان معه تمام اپنے عزیز و اقرباکومسلح ہتھیار بند لیکر روانه بدایوں ہوئے جسوقت وہ بدایوں میں پھونچے تلنگوں نے جہلخانه توڑ دیا تھا اور خزانه پر قبضه کرلیا

When the troops at Bareilly mutinied on 31st May 1857, it was the signal for the subversion of order in the neighbouring station of Budaon, where the military composing the treasury guard abandoned their allegiance also on the following day, and were anxiously expecting to be joined by their mutinous comrades from Bareilly. Amid this state of things, Mr.Edwards, the Magistrate and Collector of Budaon, despatched a Mahomedan Sowar to Shaikoopoora to summon Sheikh Shurfooddeen to his assistance.

This worthy man at once responded to the call, and hastily arming his relatives, friends and retainers, some two hundred men in all, he proceeded to Budaon. There meanwhile anarchy had made fearful strides, for the prisoners had been set free, the mutineers were in possession of the Government treasure, and plunder and licence prevailed on every side, while the air was rent with the firing of musketry. Through scenes of fire and outrage the Shaikh made his way to the Magistrate's house, and taking him under his protection, together with three other European Gentlemen, viz., Mr.Donald, Indigo Planter, and his son, and an officer of the Customs Department, he brought them all away to his own house at Shaikhoopoora, and kept them there. Thence he afterwards conducted them all in safety to another village of his, named Kukora, situated about 7 or 8 coss off on the borders of a jungle; because the lives of the party would, it was with good reason feared, have been in peril by their stay at Shaikhoopoora, since it was notorious that they had taken refuge there, and the Bareilly mutineers had by this time approached Budaon, from which Shaikhoopoora is only a mile distant. They were in great force, having with them 7 guns, 500 Cavalry, and an

تھا اور بندوقیں فیر ہو رہي تھیں
اوربنگلوں اورکوٹھیوں کي لوٹ شروع
تھی۔ شیخ شرف الدین معہ تمام گروہ
مسلمانوں کےاسی ہنگامہ میں صاحب
پاس پھونچے اورمسٹرایڈورڈصاحب
اور مسٹر ڈانیل صاحب مالك کوٹھی
نیل اور انکے ایك لڑکے کواورایك صاحب
پترول کو جملہ چار صاحبوں کو اپنے
ساتھ بحفاظت تمام شیخوپور میں
لائے اور اپنے مکان میں رکھا اس عرصہ
میں فوج باغی بریلی بدایوں کے قریب
آپھونچی شیخوپوربدایوں سے ایك میل
کے فاصلے پرھے اور سب لوگوں کو حال
تشریف لیجانےصاحب لوگوں کا شیخوپور
میں معلوم تھااور بپریلی کي فوج جسکے
ساتھ سات توپیں اور پانسوسواراورایك
پلتن تلنگہ کي تھي بدایوں کے باغات
میں آگئي اس وقت یہ مصلحت ہوئي
کہ ایسے قریب مقام میں ان صاحب
لوگوں کارکھنامناسب نہیں اسواسطے اوں
صاحب لوگوں سے عرض کیاگیاکہ یہاں
تھہرنا مناسب نہیں اور جگھہ چلکر
پناہ لیجئے اس لئے شیخ شرف الدین نے
اون صاحبوں کو مع حماعت مسلمانان

entire Regiment of Infantry. In fact they poured into the Station ere the European Gentlemen could have gone 200 paces out of the village, and commenced discharging their cannon.The movement was therefore a most judicious one, and the Gentlemen readily assented to it when its expediency was suggested to them. All night the Sheikh's Mahomedan matchlockmen were under arms, keeping guard over them at Kukora; and when next morning Mr.Edwards expressed a wish to go to Puttealee, where were Messrs.Phillips and Bramley with some Sowars, Sheikh Shurfooddeen conveyed them in safety across the Ganges, under an escort of his own men. Subsequently to this, Mr.Stewart, with his family, came to Shaikhoopoora in much distress, and Sheikh Shurfooddeen kindly took them in, and kept them hid in his village of Kukora for a period of three months, and thereafter conducted them under a guard to Soraon.

شیخوپورسےنکالااورموضع ککورہمیں
جو انہیں کي زمینداری کا گانو ھے اور
متصل جنگل کے سات آٹھ کوس کے
فاصلہ پرھے لیگئے یہہ مصلحتبہت ھي
مناسب ھوئي کیونکہسب صاحب لوگ
شیخوپورسے در سو قدم بھي باھرنہیں
نکلے تھے کہ فوج باغي بدایوں میں
داخل ھوئے اور توپ بغاوت کي اسنے
سر کي تمام رات جملہ مسلمان کمربند
مستعد بہ لڑائي رھے اور اوں صاحبوں
کے چوکي و پھرہ کي حفاظت کي صبح
کو مستر ایڈورڈ صاحب نے فرمایا کہ
ھم کوپٹیالي پھونچادووھاںمسترفلپس
صاحبومستربراملی صاحبمعسواران
کے موجودتھے. شیخ شرفالدینناسکو
قبول کیااورمع تمام اپنے گروہ مسلمانوں
کے سب صاحب لوگوں کو بعد عبور
گنگ بحفاظت تمام بمقام پٹیالي
پھونچایااسکےبعدمسٹراسٹوارٹصاحب
معہ عیال و اطفال نہایت سراسیمہ
شیخوپورمیںپھونچےاورشیخشرفالدین
نے ان کو بھی ککورہ میں چھپایا اور
تین مھینہ تک انکي ھر طرح سے
حفاظت کي اور پھر انکو بجماعت ایک

گروہ مسلمان بندوقچیوں کے سوبروں
پھونچادیا *

بعوض اس خیرخواهي کے شیخ شرف الدین کو تین ہزار روپیه کا خلعت گورمنٹ سے مرحمت هوا اور دو هزار پانسو روپیه کي جمع کاگانوچہارم جمع پر نسلا بعد نسلاً ملا اور جو رپوٹیں اونکے واسطے هوئیں اور جو چٹھیات نیکنامی ان کو ملیں وہ ذیل میں مندرج هیں *

In recognition of his loyalty and good services the Sheikh has been rewarded with a Khillut worth 3,000 Rs. and a village assessed at 2,500 Rs. has been given to him in perpetuity, at one-fourth of the jumma. The various reports and testimonials relating to him are given below:—

ترجمه سارٹیفکٹ و رپوٹ وغیره نسبت
شیخ شرف الدین رئیس شیخوپوره
ضلع بدایوں سارٹیفکٹ عطاے مستر
اسٹوارڈ صاحب مورخه ١٦ اکتوبر
سنه ١٨٥٧ ع مقام فتح پور

(COPY.)

واضح رهے که شیخ شرف الدین نے هماری اور همارے گهر کے پانچ آدمیونکي جان بچائي اور ایك گانو میں جو متصل شیخوپوره کے هے ٣ جون سے لغایت ١٠ اگست همکو پناه دی اور ١٢ اگست سنه ١٨٥٧ ع کو بحفاظت تمام فتح پور متصل سراون کے همکو پهونچادیا *

Certified that Sheikh Shurfooddeen protected myself and family (5 in number) in a village of his proximate to Shekhoopoora from the 3rd of June to the 10th of August, and escorted us in safety to Futtehpoor near Sooraon on the 12th August 1857.
(Sd.) **JAMES STEWARD.**
Futtehpoor, : }
16*th Oct.*1857. }

دستخط مسترجمس اسٹوارڈصاحب

تربمه سارٹیفکٹ فلپس صاحب جنٹ
مجسٹریٹ سابق ضلع ایٹه مورخه
۱۲ فروری سنه ۱۸۵۹ ع مقام آگره

Shurfooddeen, Zemindar of Sheikhoopoor, zillah Budaon, has been known to me for some time, he is an educated and honorable native gentleman, he sheltered Mr. Stewart, Head-Clerk of the Budaon Collector's Office, in one of his villages for 3 months during the first of the present disturbances, and afforded myself and Mr. Edwards, late Collector of Budaon, shelter, while travelling there, in that part of the district at the same time. I believe him to be one of the few Mahomedan landholders who have been unflinching and honest supporters of our Government.

(Sd.) **A. M. PHILLIPS**
Late Joint Magistrate of Etah.
Agra: Feb. 12, 1859.

ہماری ملاقات شرف الدین زمیندار
شیخوپور ضلع بدایوں سے عرصه سے هے.
بہت ذي عزت اور لئیق اور صاحب
علم هیں انهوں نے مسٹر اسٹوارڈ صاحب
سردفتر کچهری کلکٹری ضلع بدایوں کو
بهي پناه دي تهي. جب هم لوگ اس
نواح میں تهے اور هم انکو اوں چند
مسلمان زمینداروں میں سمجهتے هیں
که جنهوں نے سرکار کي خیرخواهي کي
هے اور بخوبی اعانت کي هی.*

دستخط
مستر فلپس صاحب

ترجمه چٹهی اڈوارڈ صاحب جج ضلع
بنارس مورخه ۳ مارچ سنه ۱۸۵۸ع
مقام بنارس بنام مستر راس صاحب

My Dear Ross, — I send you some communications from persons in Budaon, which may afford you some information that may be useful. Sheikh Shurfooddeen is a man of family and influence, and could be turned to

میں آپ کي خدمت میں چند قطعه
خطوط مرسله روساء بدایوں روانه کرتا
هوں. شاید انکے ملاحظه سے کچه ایسا
ضروری حال معلوم هو که اس عرصه
میں آپکي کار آمد هو شیخ شرف الدین

good account at a time like the present. He protected me on the night I left Budaon, and I really believe, had it not been for his interference, I could never have quitted the station alive. I should be glad, if you would communicate with him.

(Sd.) **W. EDWARDS,**
Judge.

(True Copy)
(Sd.) **C. P. CHARMICHAEL.**
Offg. Magistrate.

نامي اور خانداني آدمي هی۔ اسضلع
میر، اس کا وسیله اور قدر بڑي هے۔ یقین
هے که ایسے وقت میں اس کي ذات سے
اچها کام انجام هو اور جس رات همنے
بدایوں چهوڑا تها انهوں نے هی همکو
پناه دی تهی اور یقین کلی هے که اگر
یهه شخص درمیان میں نه هوتے تو هم
اپنی جان بدایوں سے بچاکر نه لا سکتے۔
اگر آپ ان سے خطوط نویسی کریں تو
هماری کمال خوشی هے۔*

دستخط ایڈوارڈ صاحب جج
ترجمه ممرنڈم ایڈوارڈ صاحب ضلع
بنارس مورخه ۳ مارچ سنه ۱۸۵۸ع
مقام بنارس

(MEMORANDUM)

Sheikh Shurfooddeen of Sheikhoopoor is the head of a family of some rank and consideration in the Budaon District. He is himself a highly respectable and intelligent person, and used frequently to visit me at Budaon, previous to the outbreak. Owing to my intimacy with him, I had arranged to go to his house on the first of June, when the Mutineers from Bareilly were hourly expected, hoping to be able to remain in hiding with the Sheikh until their retirement, when I expected to be able to resume my duties in

شیخ شرف الدین رئیس شیخوپور
کے سرپرست ایك خاندان نامی اور
ذی عزت ضلع بدایوں کے هیں اور اپنی
ذات سے بهت اشراف اور ذهین هیں
قبل غدر کے اکثر هماری ملاقات کو آتے
تهے اور بباعث انهیں کے ملاقات کے
پهلی جون کو جب آمد باغیان فوج
بریلی کي خبر گرم هوئي تهي همنے
تجویز کیا تها که جب تك باغی نهه
نکل جاوینگے هم انکے مکان میں پناه
لینگے اور بعد اسکے بدستور کام ضلع کا

the District. I accordingly went to Sheikhoopoor on the evening of the first of June, as soon as the Mutineers reached the station, and the jail had been broken open. Fortunately for me, however, some other members of the Sheikh's family would not permit me to remain there, and the Sheikh conveyed me himself in person to a village of his on the left bank of the Ganges, where I spent the night.

انجام دینگے چنانچه جب باغی کمپو میں آگئے اور جہلخانه توڑ دیا هم یکم جون کورات کے وقت شیخوپور میں گئے مگر همارے حق میں بہت اچھاهواکه انکے اقرباواوریگانوں نے همکو اس مکانمیں نرہنے دیاشیخ مذکور همکو اپنے ساتھ ایك اور اپنے گانوں میں جو گنگا کے کنارے بائیں ہاتھ هی لیگئے هم رات بھر وہاں رهے*

The country people were then in open rebellion, and I do not suppose I could have reached the river alive, had not the Sheik in person attended me. I have heard that Shurfooddeen subsequently protected a Mr. Stewart, one of the Budaon clerks. The Sheik had written letters to me twice, and gives an account of his position and the state of Budaon. This letter I sent to Mr. Ross at Futtehghur with a note, and believe him to be a loyal subject, and that he is deserving of consideration.

(Sd.) **W. EDWARDS,**
Judge of Budaon.

Benares:
The 3rd March 1858

(True Copy)
(Sd.) **C. P. CARMICHAEL,**
Offg. Magistrate.

دفعه دوم:- سب گانوں والے اسوقت ایسے بگڑ رهے تھے که اگر شیخ مذکور همارے ساتھ نهوتے تویقین کامل هی که هم صحیح سلامت دریا تك نه پہچ سکتے اور هم نے سنا هے که بعد اسکے شیخ جی نے اسٹوارڈ صاحب کراني بدایوں کو بھی پناه دی تھی اور دو مرتبه شیخ جی کے خط بھی همارے پاس آئے تھے. ان میں اپنا اورضلع کاحال لکھا تھا چنانچه هم نے اوں خطوں کو بذریعه اپنے خط کے بخدمت راس صاحب بمقام فتح گڈه بھیجدئے هیں اورلکھا هی که یہهشخص بہت لئیق اور خیر خواه اور مستحق عنایت کا هی *

دستخط ایڈورڈ صاحب

ترجمه سارٹیفکٹ عطائي مستر براملی
صاحب بہادر مجسٹریٹ کلکٹر ضلع
علی گڈھ مورخه ۲۹ اپریل ۱۸۵۸ ع
مقام علی گڈھ

I have known the family of Sheikh Shurfoodeen of Sheikhoopoor, near Budaon, for many years, and have a very high opinion of its members, especially of Shurfoodeen himself. From all that I have heard during many months past I believe it will be found that the Sheikhoopoor family have suffered considerable persecution at the hands of the Mahomedans of Budaon, for their non-compliance with rebel requisition generally. Three near relations of Shurfoodeen, one the Tehseeldar of Kashgunj, another a Tehseeldar in the Agra district, and a third my Fouzdarry Serishtadar, are all now at work, at their several posts. I recommend Shurfoodeen to the notice of all British Officers, as one of the best men in the Budaon District, as a man who may be depended on. I send him this certificate now, because I hear that all the letters of approval and recommendation given him by a long list of Budaon Civil authorities have lately been plundered

ھماری ملاقات کئي سال سے خاندان
شیخ شرف الدین رئیس شیخوپور متصل
بدایوں سے ھي اور ھم ان لوگوں کو بڑا
اشراف جانتے ھیں. خصوصا شیخ
شرف الدین کو اور جو کچھ ھمکو خبر
پھونچی ھے اس سے ھمکو یقین ھی که
ایام غدر میں باغیان مسلمان سلطن
بدایوں نے ان کو بسبب نکر نے اطاعت کے
بہت تنگ کیا تھا اور تین شخص انکے
قرابتی ھیں ایك تحصیلدار خاص گنج
دوسرا تحصیلدار ضلع آگرہ اور تیسرے
ھمارے پاس سرشتہ دار فوجداری کے ھیں
اور یہ تینوں ابتك اپنے اپنے کام پر مستعد
ھیں ھم شیخ شرف الدین کو بہت لئیق
اس بدایوں کے ضلع میں سمجھتے ھیں
اور معتمد جانتے ھیں لہذا جملہ حکام
انگریز کي خدمت میں ھم انکي
سفارش کرتے ھیں اور یہ سارٹیفکٹ

دیتے ھیں کسواسطے کہ ھم نے سنا ھي کہ جو کچھ اسناد خشنودی مزاج حکام بدایوں کے انکے پاس تھیں باغیوں نے لوٹ لیں اور جلا دیں اور انھوں نے ٣١ مئي یا یکم جون کو اڈورڈ صاحب مجسٹریٹ کلکٹر بدایوں کي بھی حفاظت کي تھی جس وقت بدایوں کي فوج بگڑ گئي تھی۔*

دستخط براملی صاحب مجسٹریٹ کلکٹر

ترجمہ سارٹیفکٹ عطائي مسٹر کالون صاحب بہادر مورخہ ٣١ جولائي سنہ ١٨٥٨ع

مقام بدایوں

ایام غدر میں شیخ شرف الدین رئیس شیخوپور نے اخلاص سرکار انگریزی کا بخوبی ظاھر کیا اور کئي صاحبان انگریز کي جان بچائي۔ بروقت دوبارہ قبضہ ھونے سرکار انگریزی کے اس ضلع پر حاضر ھوکر مشکل کے وقت میں کام آئے۔ تھوڑے عرصہ تک تحصیلداری بھی رھے بعد اسکے ساتھ وجہ معقول کے مستعفی ھوئے ھم انکو منجملہ اون لوگوں کے سمجھتے ھیں جو خیرخواہ سرکار رھے اور مستحق انعام کے ھیں۔ یقین ھے کہ سرکار سے عطا بھي ھوگا۔*

دستخط ایلٹ کالون صاحب

and destroyed by the Budaon rebels.

(Sd.) **W. J. BRAMLY,**
Magt. and Collector
Allyghur:
29*th April,* 1858.

He protected Mr.Edwards, late Magistrate and Collector of Budaon, May 31, or June Ist., 1857, when forced to leave Budaon on the troops there mutinying.

Shurfooddeen of Sheikhoopoor has throughout the rebellion shown himself a good friend of the English Government. He has saved European lives. On the re-occupation of the district, he came forward, and behaved well in a difficult position. He acted for a short time as a Tehseeldar, and resigned from reasons which were very creditable to himself, I consider him one of the few men who have remained loyal, and doubt not that Government will give him some reward, which he richly deserves.

(Sd.) **ELLIOT COLVIN.**
Budaon,
July 31st, 1858.

ترجمه خط ایڈوارڈصاحب بہادرمورخه
۱۸ اکتوبر سنه ۱۸۵۸ ع مقام ولایت
بنام شیخ شرف الدین

خط اس عزیز کا مورخه ٥ اگست
سنه ۱۸۵۸ ع که علی گڑه سے بهیجا تها
کل کے روزهماری پاس پهنچااسکا جواب
بلاتوقف بهیجتے هیں همکوکمال خوشی
هوئي جسوقت همکومعلوم هواکه آپکي
خیرخواهي اورکارگذاری پیشگاه مستر
الکذنڈر صاحب کمشنر کي ظاهر هوئي
اور صاحب ممدوح نے قبل پهنچنے فوج
سرکاری مقام بدایوں میں آپکو واسطے
تحصیل کرنے مالگذاري سرکاري کے
تحصیلدار مقرر فرمایاهم آپکي اور آپکے
خاندان کي خیر عافیت بدل و جان
چاہتے هیں کسواسطے که یکم جون کي
رات کو جس وقت باغیوں نے کمپو کو
پهونک دیااگرآپ همکوموضع ککوره میں
نه پهنچاتے توهمکوجان بچانادشوار تها
اور هم سرکار گورمنٹ کي خدمت میں
اس آپکے سلوك کي اطلاع کرچکے هیں
یقین هی که اس خیرخواهي اورکارگذاری
کاثمره سرکارسے آپکومرحمت هوگاابتك
مفصل حال نسبت غدر بدایوں کے همکو

My Friend. — Your letter of the 15th August from Allygurh reached me yesterday, and I hasten to reply to it. I am much pleased to learn from it, that you were able to show your loyalty and to be of service to the Commissioner Mr. Alexander; that he had appointed you before our troops reached Budaon, to act as Tehseeldar and collect the revenues. I shall always take a great interest in your welfare and that of your family, for if you had not interfered to conduct me to Kurkerah, on the night of the 1st of June when the mutineers burnt the Station, I would never in all possible probability have escaped with my life. I have already brought to the notice of Government your loyal conduct on that occasion, and I trust, that, you may receive some recognition of your services to the Government Officers in consequence. I am still in complete ignorance of what occured at Budaon, and am much anxious to hear who were the rebels, and who behaved loyally, who were killed by the rebels, and who have since been punished or rewarded by our Government. I want to know particularly.

دریافت نہیں ہوا لہذا ہم چاہتے ہیں
که یہہ حال اچھی طرح معلوم ہو
که کون کون باغي ہوئے اور کون کون
خیر خواہ سرکار رہے اور کون لوگ
باغیوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور کس
نے سرکارسے تدارك پایا اور کسکو انعام
ملا خصوصاً دریافت احوال اشخاص
مفصلہ ذیل کا بر ضرور ہی که کسطرح
پیش آئي اور کیا حال رہا اور اب کہاں
ہیں۔ ایك تحصیلدار بسولي که سابق
سرشتہ‌دار کلکٹری کے تھےاورکوتوال اور
انکا خاندان که جایداد انکے بسولی میں
تھی اور سرشتہ دار فوجداری اور ڈاکٹر
ہندوستانی اور کل تھانہ دار اگر آپ اِن
لوگوں کاحال مفصل لکھیں توہماري کمال
خوشي ہی اورنیز اوں زمینداروں کا بھي
حال لکھئے جنسے ہماری ملاقات تھي
اور یہ بھی که کس کس نے باغیوں کي
نوکری کي تھی اور مسمیان حسیني اور
مولابخش چپراسیان اردلي ہماري کاکیا
حال رہااب طبعیت ہمارے ولایت آنے سے
درست ہوگئي ارادہ مصمم ہے که مہینے
اپریل تك ضلع بنارس میں داخل
ہونگے اور آپکي خیرخواهي کا حال

how the following people behaved, what happened to them and where they are now. The Tehseeldar of Bissowly, formerly Collectory Serishtadar. The Kotwal and his family, who had property at Bissowly. The Foujdaree Serishtadar, the Native Doctor and all the Thanadars. I should be glad if you would write to me the full particulars respecting these persons and others whom I know of the Zemindars of the District. Tell me also who were employed by the Rebel Government, and what became of my Chuprasses, Husainee and Moolah. My health is so much better, since my return to England, that I hope to be well at Benares in April, I shall write about your case, to the authorities in India. I only hope that your whole family remained staunch and loyal to the British Government during their trials. Remember me to all of them, and give my Salaam to the one who was my Nazir. I am deeply interested in the people and District of Budaon and shall be glad to hear full particulars from you. Tell any of them who likes to send me petitions or khuts, in Oordoo written very plainly, if they cannot find English writers to writer for them, as I can read Oordoo easily if plainly written or Hindee.

Your's truly,
(Sd.) **W. EDWARDS.**

حکام هندوستان کو لکھیں گے اور یقین
هے که آپکے خاندان کے لوگ بھی ایام
غدرمیں خیرخواہ سرکاررهے هوں همارا
سلام سب سے کهدینا اورنیزجوشخص
همارے پاس ناظر تها اسکو بھی سلام
کهدینا۔ همکو واسطے دریافت کرنے حال
باشندگان بدایوں کے بڑا اشتیاق هی
آپ انسے کهدیجے که جسکي طبعیت
چاهے عرضی یا خط لکه بهیجے اور اگر
انگریزی میں لکهنا مشکل هو تو اردو
یا هندی میں خوشخط لکه بهیجے که
هم پڑه لینگے *

دستخط
ایڈورڈ صاحب

ترجمه چٹھی مستر الکنٹڈر صاحب
بہادر کمشنر روهیل کهنڈ مورخه ١٥
جون سنه ١٨٥٨ ع لمبری ٣٤٤
بنام کارمیکل صاحب مجسٹریٹ
کلکٹر ضلع بدایوں

دفعه اول—چندکاغذات مرسله مستر
راس صاحب اسپشل کمشنر بدایوں میں
تهے اس مراد سے آپکے پاس بهیجے جاتے
هیں که آپ بلا توقف رپوٹ نسبت
شیخ شرف الدین ساکن شیخوپوره
بابت ایام غدر کے تحریر فرمائے جیسا
از روے تحقیقات کے دریافت هو*

Extract from the letter No. 344, dated 15th June 1858, *sent from* R. ALEXANDER, ESQ., *Commissioner of Rohilcund, to* C. P. CARMICHAEL, ESQ., *Magistrate and Collector of Budaon.*

Sir, — I beg to transmit to you the accompanying original papers received from Mr. Ross, the late Special Commissioner of Budaon, and request you will with as little delay as may be possible report on the conduct of Surfoodeen of Shekhoopore, as present enquiry may show it to have been in the past twelve months.

2nd. —You will, if you consider Surfooddeen deserving of reward, name the nature, and amount of reward you may think the most approximate.

(Sd.) **R. ALEXANDER,**
Commr. Rohilcund.

دفعه دوم—اور آپکے نزدیك شخص مذکور مستحق جسقدر انعام کے پائے جاویں اس سے بتصریح تمام مطلع کیجے*

دستخط

الکنڈر صاحب کمشنر روهیلکهنڈ

No. 116 OF 1858

From C. P. CARMICHAEL, ESQ., *Officiating Magistrate and Collector, Budaon, to* R. ALEXANDER, ESQ., *Commissioner of Rohilcund, Bareilly, dated Budaon, the 2nd August,* 1858.

ترجمه رپوٹ کارمیکل صاحب بہادر مجسٹریٹ کلکٹر ضلع بدایوں مورخه ۲ اگست سنه ۱۸۵۸ لمبر ۱۱٦

مقام بدایوں بنام صاحب کمشنر بہادر روهیلکهنڈ

Sir, — Referring to the instructions conveyed in your letter No. 344 dated 13th June last, I have the honor to inform you that I have since my return here from the District on the 21st ultimo made careful inquiries into the conduct of Mahomed Surfooddeen, Zemindar of Shekoapore, both at the outbreak of the Rebellion, as also during the period of anarchy and misrule, and I have no hesitation in saying that it has been all along such as might have been expected from a good and loyal adherent of the British Government.

بتعمیل حکم مورخه ۱۵ جون سنه ۱۸۵۸ لمبری ۱۳٤٤ آپکي خدمت میں گذارش کي جاتی هے که ۲۱ ماه گذشته کو هم ضلع کمپو میں واپس آئے تو همنے نسبت چلن ورویه محمد شرف الدین زمیندار شیخوپورکي بخوبی تحقیقات کے معلوم هوا که ابتدائے سے انتہا تك انکا چلن و رویه ایسا رها هي جیسا اچهے خیر خواهان سرکار کا هونا چاهیے*

2. --On the day on which the Mutiny took place here, Mr. Edwards, the late Magistrate of Budaon, suspecting

دفعه دوم— جس روز فوج یہاں کي بگڑی تهی اس روزمسترایڈورڈ صاحب

some evil to be impending sent for Surfooddeen, and almost simultaneously with his arrival at Mr.Edwards' house the sepoys stationed in the Treasury Compound and the Jail Guard mutinied. Shots were fired, the Jail broken open, the prisoners released, and being joined by all the bad characters from the city, all kinds of excesses such as firing and plundering the Bungalows were committed. Mr.Edwards was deserted by all those Government servants, who at such a time should have remained faithful by him and had it not been for Surfooddeen and his followers, would had he remained in the place, have been massacred by the rioters, or if he had fled, have been obliged to do so without a soul to escort or protect him.

مجسٹریٹ بدایوں کو احتمال ہوا تھا
کہ کچھ آفت ضرور آنے والی ہی
چنانچہ انہوں نے شرف الدین کو طلب
کیا اور جس وقت صاحب ممدوح کے
بنگلہ پر پہنچے اسی وقت تلنگہ متعینہ
خزانہ جیلخانہ نے جیلخانہ توڑ کر
قیدیونکو چھوڑدیا اور گولیں چلنے لگیں
شہر کے بدمعاش انکے شامل ہوگئے
ہرطرح کي بدعت ہونے لگي اور بنگلے
صاحبان انگریز کے پھونک کر اسباب
لوٹنے لگے اسوقت اگر شرف الدین اور
انکے همراهي نے پہنچتے اور ایڈورٹ صاحب
وهیں رہتے تو اغلب تھا کہ باغیوں کے
ہاتھہ سے مارے جاتے اور جونکل جاتے
تو تنہا رہتے *

3. Surfooddeen at this juncture came forward, and escorted all the gentlemen here four in number to his own house at Shekhoapore. From what I can gather after they had been for some little time, the other members of Surfooddeen's family objected to their remaining and Surfooddeen accordingly escorted them to Kurkarah, a village of his, situated on the banks of the Ganges, from whence next day he crossed them over to Kadurgunge in the Puttialee District, where meeting

دفعہ سوم — چنانچہ اسوقت شیخ
شرف الدین پہنچ گئے اور بحفاظت تمام
چار صاحبان انگریز کو اپنے مکان میں
موضع شیخوپور کو لیگئے اور تحقیقات
سے دریافت ہوا کہ صاحبان ممدوح
وہاں تھوڑے عرصہ تک ٹھہرے تھے کہ
اقربا، اور یگانوں شرف الدین کو وہاں
رہنا انکا ناگوار ہوا لہذا شیخ مذکور
انکو موضع ککورہ اپنے گانو میں کہ لب دریا

Messrs.Phillipps and Bramly with a party of Sowars,. Irregulars and others, Surfoodeen returned to his home.

واقع هے لیگئے اور وہانسے صبح کے وقت دریاعبورکراکے قادرگنج ضلع پٹیالي میں پہنچا دیا وہاں پر مستر فلپس صاحب اور براملی صاحب معه ایك گروه سواروں کے ان صاحبوں کو مل گئے اور شرف الدین اپنے گھر واپس چلے آئے*

4. He afterwards during the period of the rebellion kept Messrs.Phillipps and Bramly, at Agra, informed from time to time as opportunity offered, of all that was going on here, and obtained replies from those gentlemen, and though obliged of course in common with all others to submit to the rebels authority, he kept himself as aloof from them as possible, never lending himself to any of their schemes, or countenancing their proceedings in any way.

دفعه چہارم—ایام غدر میں براملي صاحباورفلپس صاحبکوجوآگرہمیں تھے شیخ مذکور ضلع کے حال سے خبر دیتے رہےاوران صاحبوں سےجواب بھی پاتے رہے. اگرچه چار ناچار اسوقت میں باغیوں کي کچھ اطاعت بھي کرني پڑي مگر انسے بہت علحده رهے اور انکے صلاح کے هرگز شریك نهوئے *

5. On the arrival of our troops at Bareilly, and while Rahim Ali and his band were still hanging about this District, he declared himself most openly and undeniably in our favor, by taking charge at your request of the Tehseel of Budaon, getting in the revenue, pacifying and conciliating the townspeople and conducting the duties, to which he was quite a stranger, much to my satisfaction; from his connection with the place, it was a difficult and disagreeable post for him to hold, but

دفعه پنجم— بروقت آمد فوج انگریز بہادر مقام بریلی میں اگرچه رحم علي اور اور باغی سرحد ضلع میں موجود تھے مگر شرف الدین نے فوراً اپنی خیر خواهي ظاهر کي اور باجازت صاحب کمشنربہادرکام تحصیل بدایوں کا انجام دینے لگے اور مالگذاری سرکار تحصیل کرنا شروع کردیا اور باشندگان شهر کو تسلي دي گو که تحصیل کے

he discharged the duties of it with much tact and judgement, and I have not heard one word of complaint against him of his conduct during the tenure of office.

کام سے بخوبی واقف نہ تھے مگر کام
اچھی طرح انجام دیا البتہ بباعث
ہونے ریاست اس جگہ کے کام تحصیلداری
کا اسوقت میں دشوار اور انکو ناپسند
تھا مگر باوجود اس کے کمال مستعدی
اوردانائي سے کام کرتے رہے اور کسیطرح
کي شکایت نسبت انکے نہیں ہوئي*

6. I have known Surfood-deen previously for many years, I consider him far superior in every respect to the other members of his family who are in Government employ. He is truthful and straightforward in his conduct, and ever desirous to be of assistance to the authorities. I consider his conduct generally through-out the past twelve months to be such as to entitle him to the confidence and consider-ation of Government, and I think that he will be handsomely rewarded, if a dress of honor be conferred upon him together with one or more villages in proprie-tary right bearing an aggre-gate Jumma of from 3,000 to 4,000 Rupees per Annum. The enclosures of your letter are returned, copies being retained for record.

I have the honor to be, Sir,
Your most obedt.Servt.
(Sd,) **C. P. CARMICHAEL,**
Offg. Magte. & Collr.

دفعہ ششم–ہماری ملاقات شرف الدین
سے کئي برس سے ہی بہ نسبت انکے
اقرباء کے جو ملازم سرکار ہیں ہم انکو
بہت اشراف اور لئیق سمجھتے ہیں
اور چلن انکا بہت اچھا ہے۔ ہر ایک
وقت بیچ مددگاری حکام ضلع کے حاضر
رہے غرض ہمارے نزدیک اس ایام غدر
میں انسے ایسي کارگذاری عمدہ ہوئي
کہ لایق ملاحظہ اورپسندسرکار کے ہے
عوض اس کاسرکارسے جب ہوسکتاہے
کہ انکو خلعت مرحمت ہو اور زمینداري
دوایک گانو کي بجمع تین چارہزار روپیہ
سالانہ دی جاوے اور اصل کاغذات
مشمولہ چٹھی آپکي بلف رپوٹ ہذا
واپس ہوتے ہیں *

دستخط
کارمیکل صاحب مجسٹریٹ کلکٹر

Extract from the list of persons loyal to the Government, in the Budaon District.

(No.1) Surfooddeen Musulman, Zemindar of Shekoapore.

In protecting my family and self during the mutiny from the 3rd June to the 10th August, 1857, at a village of his, named Surkee near Shekoapore. In not complying with the repeated and pressing demands of the soobah to make us over to him, and when he found he could no longer keep in safety, he furnished us with 50 Matchlock-men to escort us to Sooroon. He also escorted Mr. Edwards, late Collector of Budaon, Mr. A.Donald, his son W. Donald and Mr.Gibson, Patrol across the Ganges.

That confiscated village proximate to his estate be made over to him for saving our lives.

(Sd.) **JAMES STEWART,**

ترجمه انتخاب فهرست خیرخواهان ضلع بدایوں نسبت شرف الدین قوم مسلمان زمیندار شیخوپورہ راے مستر اسٹوارڈ صاحب

انھوں نے ہمکو اور ہمارے اھل عیال کو ایام غدر میں ابتداے ۳ جون لغایت ۱۰ اگست سنہ ۱۸۵۸ ع تک اپنے گانو سرکي میں بحفاظت تمام رکھااور اگرچہ صوبہ‌دار نےاون پرتاکید کي‌کہ ان لوگوں کو پناہ ندو مگر انھوں نے اس تاکید پر اصلاً خیال نہیں کیا آخر کو جب دیکھا کہ ہم لوگوں کا رہنا اس گانو میں دشوار ہے تو پچاس آدمی بندوقچی ہمارے ساتھ کرکے سوراوں‌کو پہنچادیا علاوہ‌اسکےایڈوارڈصاحب کلکٹربدایوں اور مستر ڈانل صاحب اور انکے بیٹے اور مستر گبسن صاحب پترول کو گنگا سے بخیریت تمام عبور کرایا. ہمارے نزدیک مناسب ہےکہ‌انکو بعوض ہماري جان بچانے کے گانو مضبطہ اِنھیں کے علاقہ کے قریب دیا جاوے.*

راے کارمیکل صاحب

مجسٹریٹ بہادر

Extract from list of persons eminent for loyalty in Zillah Budaon, during the late distubances.

(No.1) Shurfooddeen, Caste Sheikh, resident of Mouzah Shekhopoore, Purgunnah and Zillah Budaon.

I have reported separately on the conduct of this individual in my letter No. 116,of 2nd August 1858, to the address of the Commissioner of the Division, suffice it to add here that he was instrumental in saving the life of the Collector and Magistrate of this District, Mr. Edwards at the time of the outbreak, together with the lives of the other gentlemen, who were with Mr.Edwards at the time, and that he conducted them safely across the river, and has in every way since shown himself a thorough well-wisher of our Government. Since writing the report to which I have alluded above, I have received evidence of another good service rendered by Surfoodden to an European clerk of this Office and his family. Shurfooddeen had very modestly never even once mentioned the circumstance to me. I give the statement of his service rendered in the narrator's own words:

"Surfooddeen protected my family and self from the 3rd June to the 10th August 1857, at a village of his named Sur-

جوکه هم انکي نسبت چٹھی مورخه ۲ اگست سنه ۱۸۵۸ع لمبر ۱۱٦ میں علحده رپوٹ کرچکے هیں یہاں مختصر بهي کافي هے که ایام غدر میں اُنهوں نے مستر ایڈوارڈ صاحب کلکٹر بدایوں کي جان کي حفاظت کي اور نیز دیگر صاحبان انگریز همراهي صاحب ممدوح کودریاسے عبور کرایا تها اور هر صورت سے خیرخواه سرکار رهے تهے بعد لکهنے رپوٹ مذکوره بالا کے همکومعلوم هوا که شیخ شرف الدین نے ایك انگریزي کراني کي بهی جان بچائي اگرچه شیخ مذکورنے همسےاسبات کاذکر نهیں کیا مگر همنے اسکي کیفیت اُسي کراني کے لکهنےسےمعلوم کي هی هوبهؤ لکهي جاتی هے شرف‌الدین نے همکواور همارے عیال کو ۳ جون سے ۱۰ اگست تك بحفاظت تمام اپنے گانو سرکي متصل شیخوپورمیں رکھااورحالانکه‌صوبه‌دارنے هماري طلبکےواسطے بارها تاکیدشدید

kee, near Shekhoopore. He would not comply with the repeated and pressing demands of the Soohha to make us over to him, and when he found he could no longer keep us in safety, he furnished us with 50 Matchlock-men, to escort us to Sooron, and it is worthy of note, that Mr. Stewart mentions Shurfooddeen as the only person who assisted him in any way."

I adhere to the recommendation which I have already made in my separate report, that a Zemindaree of 4,000 Rupees per annum, Jummah, as also an honorary Khillut in open Durbar by the Commissioner of the Division, be given to Shurfooddeen, and I beg further to recommend that for the second service rendered to Mr.Stewart and family, he receive a further Zemindarry of 1,000 Rupees per annum, making up the grant to 5,000 Rupees, and at the time of the bestowal of Khillut he receive simultaneously a Perwanah from Government authorizing him to use the Lukub of Bahadoor. We have few such thoroughly sincere and loyal subjects as Shurfooddeen not to reward him handsomely.

(Sd.) **C. P. CARMICHAEL**
Offg. Magte.

Budaon,
Magtcy.
14th *Feby.* 1858.

کي مگر شیخ جی نے کچھ خیال نکیا
آخر کو جب همارا رہنا وہاں مشکل
جانا تو پچاس بندوقچی همراہ کرکے
موضع سوراوں کوپہنچادیافقط اس سے
واضح ھے که بجز شرف الدین کے اور
کسي نے اسٹوارڈ صاحب کي مدد
نہیں کي جو تجویز هم انکے نسبت
اپنی رپوٹ میں لکھ چکے هیں وهي
یہاں بھی لکھتے هیں که چار ہزار روپیه
کي زمینداری انکو دیجاوے اور ایك
خلعت صاحب کمشنربہادر اپنے اجلاس
عام میں مرحمت فرماویں اور علاوہ
اس کے عوض اس عمده کام کے که
اسٹوارڈ صاحب کي جان کو بچایا ایك
اور زمینداري هزار روپیه کي دیجاوے
کل پانچ هزارروپیه کي زمینداری مرحمت
هو اور بروقت عطا هونے خلعت کے
واسطے خطاب بہادري کے سرکار سے
ایك پروانه بھي مرحمت فرمایا جاوے
جوکه ایسي بدل و جان خیر خواہ
سرکار کے بہت کم هیں لہذا انکو خاطر
خواہ انعام دینا لازم ھے*

دستخطکارمیکل صاحب مجسٹریٹ

مورخه ١٤ فروری سنه ١٨٥٨ ح

Extract Para.1 of letter No. 1,190 *of* 1858 *from* **H.B. OUTRAM**, ESQ., *Assistant Secretary to Government, N.W.P., to* **R. ALEXENDER**, ESQ., *Commissioner of Rohilcund.*

Dated Allahabad, 17th Decr. 1858

Foreign Department

Para.1 — I am directed to acknowledge the receipt of your letter No. 144 dated 5th August last, and in reply to inimate that the Right Honourable the Governor General has been pleased in consideration of the loyal services rendered by Shurfooddeen of Budaon, to bestow on his a Khillut of 3,000 Rupees, and the proprietary right in a village assessed at 2,500 Rupees with remission of half revenue during his life and 1/4 revenue for one generation after his death.

(True Extract)
(Sd.) **J. CLARK.**
Head Assistant.

ترجمه انتخاب چٹھی مسٹراڈرم صاحب بہادر اسسٹنت سکرٹری گورنمنٹ اضلاع غربي بنام الکنڈر صاحب بہادر کمسنر روھیلکھند مرقوم ۱۷ دسمبر سنه ۱۸۵۸ع مقام اله آباد لمبری ۱۱۹۰

دفعه اول—چٹھی آپکي لمبری ۱۴۴ مورخه ۵ اگست سنه ۱۸۵۸ ع ورود هوئي. بجواب اسکے آپکو اطلاع دیجاتی هی که امیر کبیر گورنر جنرل بہادر نےبلحاظ خیرخواهي اورعمده کارگذاری ایام غدر کے شرف الدین کو خلعت مالیت تین ہزار روپیه اور زمینداري ایك گانو کي بجمع پچیس سو روپیه اس تفصیل سے عطا فرمائي که اِنکے حین حیات نصف جمع معاف رهے اوربعد انکے ایك پشت تك چہارم جمع معاف رهے گي* .

With the statement of the excellent services of Sheikh Shurfoodden, I now bring to a close the first part of my work; because I desire here to offer some pertinent observations, well worthy of perusal which will form the introduction to my second part.

اب میں اپنے رساله که پہلے نمبر کو انهي کے حال پر ختم کرتا هوں اس لیئے که آینده جن خیرخواه مسلمانوں کا مجهکو حال لکهنا منظور هے اُس سے پہلے ایك بہت عمده گفتگو مجهکو لکهنی هے اور میں چاہتا هوں که وه گفتگو میرے رساله نمبر دریم کا شروع هو*

AN ACCOUNT

OF THE

LOYAL MAHOMEDANS OF INDIA.

Part II.

BY

SYUD AHMED KHAN,

PRINCIPAL SUDDER AMEEN OF MORADABAD.

رسالہ خیر خواہ مسلمانان

حصہ دویم

مولفہ

سید احمد خان صدرالصدور مرادابادی

PRINTED BY J. A. GIBBONS, MOFUSSILITE PRESS, MEERUT.

1860.

AN ACCOUNT

OF THE

LOYAL MOHOMEDANS OF INDIA

Part II.

—— o ——

"In the name of God the Great and the Merciful."

بسم الله الرحمٰن الرحيم

In the First Part of this work I have given narratives of several Mahomedans, who by their good conduct and devoted loyalty, have obtained approbation and reward. —In this Second Part I purpose to chronicle the eminent services of another loyal and faithful Mahomedan; but, as in the official report respecting him, mention has been made of certain men, —illiterate and worthless, —who have been styled Juhadees, I deem it desirable in this place to offer a few observations upon this subject.

میں نے نمبر اول رسالہ خیر خواہ مسلمین میں چند مسلمانوں کا ذکرکیا جنھون نے هماري گورمنٹ کي خیرخواهي اور خدمت گذاری سے سرخ روي حاصل کي اب میں اس دوسري نمبر میں سب سے پهلے ایك ایسے خیر خواہ مسلمان کا ذکر لکھتا هوں جسکي رپوٹ خیرخواهي میں ایك جاهل بدمعاش آدمي کا جسکو جهادي مشهور کیا تها ذکر آتا هے اس لئیے میں مناسب جانتا هوں که اول اس معامله میں کچهه گفتگو کرون *.

In the years 1857 and 1858, which have rolled over us, the affairs of Hindoostan fell into such a condition of disorder and confusion, that every idle

سنه ١٨٥٧ع و ١٨٥٨ع میں هندوستان کي آب وهوا ایسي بگڑ گئي تهي که هر ایك شخص کے دل

rumour was e`argerly accepted, --groundless aspersions were taken for granted, and false and distorted views of passing events found a ready soil for the reception in the minds of men. It was a consequence of this state of things, that people who talked or wrote about the mutiny and rebellion, gave currency to various statements discreditable and injurious to Mahomedans as a class, which were wholly destitute of truth.

میں ایک غلط خیال ایسا مستحکم ہوجاتاتھاکہ وہ اوسیکوسچ سمجھتا تھا حالانکہ اوسکي کچھہ بھي اصل نھوتي تھي. اوسي آب وھوا کا اثر تھا کہ اکثر متکلمین اور مصنفین کتب بغاوت نے ایک شور بے اصل باتوں کا مسلمانونکي نسبت مچادیا*

Among such unfounded reports was this that the Mahomedans by the tenets of their religion, *necessarily hostile to the professors of the Gospel of Christ;* whereas indeed the very reverse of this is the fact, for Mahomedanism admits, that there is no sect upon earth *but the Christians* with whom its people may maintain amity and friendship.

اونھي میں سے ایک بے اصل یہہ بات مسلمانونپرلگائي کہ مسلمانوں کو بالذاب اپني مذہب کے بموجب عیسائیوں سے عداوت ھے حالانکہ یہہ بات محض بے اصل ھے. مسلمانونکي مذہب میں عیسائیونکی سوااور کوئي قوم ایسي نھیں ھے جسکی ساتھہ مسلمانونکو مذہب کي روسی مودت اور انحاد ھو*

"Thou shalt surely find the most violent of all men in enmity against the true believers to be the Jews and the idolators, and thou shalt surely find those among them to be the most inclinable to entertain friendship for the true believers, who say, 'we are Christian.' This cometh to to pass because there are

القرآن سورۃ المائدہ ایت ۸۵ لتجدن اشدالناس عداوۃ للذین امنوا البھود و الذین اشرکوا و لتجدن اقربھم مودۃ للذین امنواالذین قالوا انانصاري ذلك بان منھم قسیسین و رھبانا و انھم لایستکبرون*

يعني كلام الله ميں هے كه الله تعالیٰ نے همارے پیغمبر خدا صلي الله عليه وسلم سے فرمایا كه تو پاویگا سب لوگوں سے زیادہ دشمن مسلمانوں كا یهودیونكو اور مشركونكو اور تو پاویگا سب سے زیادہ محبت میں مسلمانوں كے اون لوگونكو جو كهتے هیں كه هم عیسائي هیں اسلئے كه اونمیں هیں عالم اور درویش اور اسلئے كه وه غرور نهیں كرتے*۔

priests and monks among them and because they are not elated with pride." —*Alkoran Soorutoomaweeda*, that is, The Table —*Sales' Trans: Ch. V.*

تاریخ اسمعیل ابوالفداكو دیكهو اور جارج سیل صاحب كے پري لیمنري ڈسكورس كا ملاحظه كرو جس سے ثابت هوتا هے كه جب مكه كے مشركوں نے مسلمانوں كو نهایت تكلیف دي تو اسي مودت كے سبب جو خدا كے حكم بموجب هے۔ همارے جناب پیغمبرخدا صلي الله عليه وسلم نے مسلمانونكو حكم دیا كه تم حبشه كو چلے جاو۔ جهاں كا باشاه نجاشي كهلاتا تها اور وه عیسائي تها۔ چنانچه هم اس مقام پر جارج سیل صاحب كے پري لیمنري ڈسكورس كي عبارت نقل كرتے هیں*۔

In the History of Ismael Aboolfiddah, and in George Sale's Preliminary Discourse, of which an extract is given below, you will find it stated, that when the idolatrous people of Mecca began to harass and annoy the faithful, it was solely on account of the good feeling subsisting between Christian and Mahomedans, that the Prophet ordered his followers to go into Ethiopia, whose King, called Najashi, was a Christian.

"The Korish finding they could prevail neither by fair words nor menances, tried what they could do by force and ill treatment; using Mahomed's followers so very injuriously, that it was not safe for them to continue at Mecca any longer, whereupon Mahomed gave leave to such of them as had not friends to protect them, to seek for refuge elsewhere. And accordingly in the first year of the Prophets' Mission, sixteen of them, four of whom were women, fled into Ethiopia, and among them Othman, Eben Assen and his wife Rakiah, Mahomed's daughter.

جب قریش نے دیکھا که نه
دھمکانےسےکام نکلتاھے اورنه ترغیب
سے تب علانیه مسلمانونکے ساتھ
زیادتي کرنے لگے اور انکو مکه میں
رھنا دشوار کردیا۔ اس وقت پیغمبر
صلي الله علیه وسلم نے اجازت دي
که جسکا کوئي حامي اور مددگار
نه هو پناه کي جگه هجرت کر جاوی
چنانچه سنه اول بعث میں باره مرد
اورچارعورتیں که منجمله انکے عثمان
ابن حسن معه حضرت رقیه زوجه اپني
کے که بیٹي پیغمبر خدا کي تھیں
حبشه کے ملك میں هجرت کرگئے *

This was the first flight, but afterwards several others followed them, retiring one after another to the number of 83 men and 18 women, besides children. These refugees were kindly received by the Najashi, or King of Eutopia, who refused to deliver them up to those whom the Korish sent to demand them." —*Geo. Sales's Prel. Discourse, Sec. 2, p.* 59, and the *History of Ismael Abool-fidda.*

پهلي یهي هجرت هوئي بعد اسکي
ایك ایك دو دو آدمي حبشه کو
هجرت کرتےرهی۔ حتي که بقدرتراسي
مرداورانٹهاره عورتیں سوائي بچوں کے
حبشه میں جمع هوگئے اور نجاشي
وهانکے بادشاه نے ان مهاجرین بیکس کو
ازراه مهرباني اپني حمایت میں بهت
آرام سے رکھا اور جب قریش نے که
مخالف تھي طلب کیا تو نجاشي
مذکور نے دینے سے انکار کیا *

اسمعيل ابوالفدا اپني تاريخ ميں جسكا نام هے مختصر في احوال البشر لكها تها كه جب مسلمان وهاں گئے تو نجاشي شاه حبشه نے پوچها كه تم جناب حضرت عيسيٰ مسيح عليهه السلام كے حقميں كيا كهتى هو. مسلمانوں نے جواب دياكه هم وه كهتے هيں جو همارے خدا نے قرآن ميں جناب حضرت عيسيٰ مسيح عليهه السلام كے حقميں فرمايا هے اور يهه ايت پڑهي.*

Ismael Aboolfidda mentions in his book, the title of which is "Mooktusir Feeahwal-il-Bushr", or Brief History of Man, that when the Mahomedans reached Ethiopia, Najashi the King of that Country enquired of them what they thought of Christ. In reply, they repeated the following verse from the Alkoran, showing what the Prophet has written about him, and which was of course an article of faith with them.

القرآن سوره نساء ايت ١٧١ انما المسيح عيسيٰ ابن مريم رسول الله وكلمته القها الي مريم و روح منه فامنواباالله ورسله*

يعني كلام الله ميں هے كه الله صاحب نے فرمايا كه مسيح جو هے عيسيٰ مريم كا بيٹا رسول هے الله كا اور اوسكا كلام جو ڈال ديا مريم كيطرف اور روح هے اوسكي سو مانو الله كو اور اوسكے رسولونكو*

"Verily Christ Jesus, the Son of Mary, is the Apostle of God, and his word which he conveyed to Mary and a spirit proceeding from him. Believe therefore in God and his Apostles." —*Alkoran Sooru-tool-nissa*, that is, women,— *Sale's Trans. Ch.IV.*

بڑي نشاني مسلمانوں اور عيسائيوں كي محبت كي هماری كلام الله سے

A convincing proof of the amity existing between Mahomedans and Christians is found in the fact, that when

the Persians overcame and subdued the Greeks, who had espoused Christianity, the Mahomedans were much grieved thereat, insomuch that God, in order to comfort them, sent down the inspired promise that he would soon make their hearts rejoice by giving Victory to the Christians. See the following quotation:—

يهه پائي جاتي هے كه جب اهل
فارس نے روم كو جو عيسائي تهي
شكست ديكر دبا ديا تو مسلمان
عيسائيوں كے شكست كهاني سے ايسے
غمگين تهے كه الله تعالىٰ نے مسلمانوں
كي تسلي كي اور اپنے پيغمبر پر وحي
بهجي كه ميں عنقريب عيسائيونكي
فتح ديني سےمسلمانونكوخوش كرونگا
چنانچه اس ايت ميں اسكا ذكر هے *
القرآن سورة الروم ايت ١ لغايت ٥
الم غلبت الروم في ادنے الارض و هم
من بعد غلبهم سيغلبون في بضع سنين
لله الامرمن قبل و من بعد ويوميذيفرح
المومنوں بنصرالله ينصرمن يشاء وهو
العزيزالرحيم *
يعني الله صاحب نے فرمايا كه دب
گئي هے روم سرحد كي زمين پر اور
وه اس دبنے كے بعد غالب هوگي
كئي برسميں الله هي كے لئے هيں كام
پهلے اور پچهلے اور اوس دن خوش
هونگے مسلمان الله كي مدد سے مدد
كري جسكي چاهي اور وهي هے
زبردست مهربان *

"The Greeks have been overcome by the Persians in the nearest part of the land, but after their defeat they shall overcome the others in their turn within a few years. Unto God belongeth disposal of this matter, both for what is past and for what is to come, and on that day shall the believers rejoice in the success granted by God, for he granteth success unto whom he pleaseth, and he is mighty, the merciful." —*Alkoran, Sooru-tul-Rom.*—*Sale's Trans. Ch. XXX.*

"History informs us that the success of Khosru Parviz, King of Persia, who carried on a terrible war against the Greek Empire, to revenge the death of Maurice, his Father-in-Law slain by Phocas, was very great and continued in an uninterrupted course for two and twenty years. Particularly in the year of Christ 215, about the beginning of the sixth year before the Hejra, the Persians, having the preceding year conquered Syria, made themselves masters of Palestine, and took Jerusalem, which seems to be that signal advantage gained over the Greeks mentioned in this passage, as agreeing best with the terms here used, and most likely to alarm the Arabs by reason of their vicinity to the scene of action, and there was so little probability, at that time, of the Greeks being able to retrieve their losses, much less to distress the Persians that in the following years the arms of the latter made still further and more considerable progresses and at length they laid siege to Constantinople itself. But in the year 625, in which the fourth year of the Hejra began, about ten years after the taking of Jerusalem, the Greeks, when it was least expected, gained a remarkable victory over the Persians, and

تواریخ سے واضح ھے کہ خسروپرویز بادشاہ فارس بطلب خون مارس اپنے خسر کے کہ فوقس کے ھاتھ سے مارا گیا تھا۔ روم والوں پر چڑھ گیا اور فتحیاب ھوکر بائیس برس تک غالب رھا۔ خصوصاً چھہ برس پہلے سنہ ہجري سے سنہ ٦١٥ ع میں فارس نے ایسے زبردست ھوي کہ سریا کے ملك پر بھي غالب آئے اور بلکہ یہود کے ملك پر بھي قبضہ کر لیا۔ یھي ذکر ان ایات میں پایا جاتا ھے ظن قوي ھے کہ عرب کے لوگ بھي اونسے مخوف تھي کیونکہ انکا ملك بھي یہود کے ملك کے قریب تھا اور ھرگز امید نہ تھي کہ روم والي غالب آکر پھر اپني ملك پر دخل پاویں اور اسکے بعد بھي فارس کے لوگ فتح پاتے رھے اور اتنا جو حوصلہ بڑھ گیا کہ قسطنطنیہ پر بھي ارادہ کیا اتفاقاً یہود کے ملك لینے سے دس برس بعدسال سنہ ٦٢٥ ع اورچوتھي ھجري میں یکایك روم والي فارس پر ایسے فتحیاب ھوئی کہ انکو اپنے ملك سے خارج

not only obliged them to quit the territories of the Empire, by carrying the war into their own country, but drove them to the last extremity and spoiled the capital city Abl Madayen; Heraclecis enjoying thence-forward a continued series of good fortune to the deposition and death of Khosru. For more exact information on these matters, and more nicely looking the dates, either so as to correspond with or to over-turn this pretended prophecy, neither of which is my business here the reader may have recourse to the historians and chronologers. —*Sale's Trans. Ch. XXX.*

کردیا اور انھیں کے ملك میں لڑائي ڈالي اور شھر ابوالمداین کو نقصان عظیم پہچایا اور عراق پر بھي خسرو کے انتقال تك فتح پائي۔ اگر اس پیشن گوئي کي اصلیت میں زیادہ تر تحقیق منظور ھو تو اوسوقت کي تاریخوں کو دیکھنا چاھئے*۔

It will I trust be very evident from the foregoing extracts, that those who have spread the report that Mahomedans are by their religion the enemies of Christians, have raised their blatant voice in vain, and have simply betrayed their profound ignorance of the principles of the Faith we profess to follow.

اب خیال کرو که جن لوگوں نے یہه شورمچا رکھا ھے که مسلمانونکو عیسائیونسے مذہبکے بموجب عداوت اور دشمني ھے کتني بے اصل بات ھے وہ لوگ مسلماني مذھب کے احکام مطلق نھیں جانتے اور بیھوده غل مچاتے ھیں *

Another calumny against Mahomedans refers to their alleged eager belief in the prophecy of some Faqeer, who is said to have foretold the dissolution of the Christian Empire; and with such industry has this report been propagated, that people began

انھیں باتوں میں سے جو ان لوگوں نے مسلمانونکي طرف لگائي ھیں ایك یہه بات ھے که مسلمان کسي فقیر کي پیشنگوئي سے یقین کرتي تھي که اب عیسائیونکي عملداري نھیں رھنے کي

اور ان لوگوں نے اس بات کو مسلمانونکي طرف ایسا لگایا تھا که گویا مسلمانکي مذہبي بات ھی*۔

نعوذبالله مسلمان نبي کے سوا اور کسيکي پيشنگوئي پر يقين نهيں کرتا بلکه کسيکو عالم الغيب جاننا يا نجوم کي باتوں پر يقين کرنا يا کسي شگونکو ماننا گناه عظيم سمجهتي هيں۔

چه جائي که کسي مهمل بے سند لغو اشعار کو مذہبي بات جانيں*۔

عيسائيوں کي نسبت جو هماری نبي نے همکو خبر دي هے اور جسپر هم بلاشبه يقين رکهتے هيں وه يهه هی *

القرآن سورة ال عمران ايت ٥٤ و ٥٥ اذقال الله يا عيسيٰ اني متوفيك ورافعك الي و مطهرك من الذين كفرواوجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروالي يوم القيمه *

to look upon the supposed acceptance of this absurd prediction by the Mahomedans, as a part of their Religious Faith, sanctioned by their Creed!

Now, God forbid that Mahomedans should attach one iota of faith to the prophecies of any but the inspired writers! On the contrary, it is held by us to be a grievous sin to ascribe to any mortal man the Divine attribute of a knowledge of the future,—or to place the slightest confidence in the predictions of astrologers,—or indulge in the superstitious observances of auspicious times and seasons. This being the case, how could any sensible man give credence to the fantasies of some unknown individual who may have chosen to amuse the credulous of a past age by playing the Prophet.

What our Prophet has announced respecting the Christians, and what we believe, is this:—

"When God said, O Jesus verily I will cause thee to die, and I will take thee up unto me and I will deliver thee from the unbelievers; and I will place those who follow thee above the unbelievers until the day of resurrection." *Alkoran Soorut al Imran—Sale's Trans. Ch. III.* v. 54-55.

يعني كلام الله ميں يہه هے كه
جسوقت كها الله نے اے عيسي ميں تيري
زندگي پوري كرونگا اور اوٹها لونگا
تجهكو اپني طرف اور پاك كرونگا
كافرون سے اوررکهونگاتيري ماننيوالوں
كو غالب نه ماننيوالوں پر قيامت كے
دن تك.*

It would therefore appear that the Christians shall continue until the end of time; and although my understanding may have erred in the true interpretation of this passage, yet how, in the face of Divine word, could we accept an idle prophecy of a diametrically opposite character?

اب غور كرو كه اس ايت سے قيام
عيسائيوں كا ظاهر ميں قيامت تك
پايا جاتا هی گو هماري سمجهه نے
وحي كي اصلي مطلب تك پونچهني
ميں كچه قصور كيا هو مگر مسلمان
اس بات كو چهوڑ كر كسطرح مهمل
شعروں پر يقين لا سكتي هيں.*

Another unjustifiable imputation levelled against Mohomedans is that of the Juhad, albeit there is a wide difference between Juhad and Rebellion! As a Poet hath said, Look at the immense distance that separates the road from one point to the other!

ايك بڑا الزام جو اون لوگوں نے
مسلمانوں كي طرف نهايت بيجا لگايا
وه مسله جهادكاهے حالانكه كجاجهاد
اور كجا بغاوت و به بين تفاوت ره
از كجا است تابه كجا *

Among the scum of the people who were upheaved to the surface amidst the convulsions into which the country was thrown, it is remarkable

ايك عجيب ماجرا هے كه اس
هنگامه ميں نهايت بدمعاش اور جاهل
بي علم آدمي جو مولوي كے نام سے

how many there were who were styled *Moulvies;* and yet they were merely ignorant and besotted scoundrels, who had no just claim to the appellation, which may have been given to them by courtesy only, because some of their ancestors may have been Moulvies. The fellows were alluded to in the public prints as really what they professed to be, and having assumed high-sounding and inflated names to give themselves the prestige of learned Moulvies and holy Fuqeers, it was natural that the authorities should be misled into the belief that men of note and influence were implicated in the rebellion, as its promoters and leaders. The fact is, however, that not one of these individuals was looked up to as a Pastor or spiritual guide; on the contrary, they were of no repute whatever, and were heartily despised by all good Mahomedans, who had penetrated the character of these low bred pseudo- Moulvies. Those who are really learned and pious Moulvies and Durveshes kept aloof, and did not pollute themselves by the smallest degree of complicity in the rebellion, which they utterly denounced and condemned as infamous and criminal in the extreme.

مشهور تهي نه اس سبب سے که وه
خود پڑهي لکهي نهيں تهي اس وجه
سے که انکے باپ دادوں ميں کوئي
مولوي تها وه بهي مولوي کے نام سے
مشهورهوگئے تهے۔اون کوتمام اخباروں
ميں اسطرح پر چهاپا گيا جيسي که
کوئي سچ مچ کامولوي اورمسلمانوں کا
بڑاعالم اور بڑا خدا پرست هے کسيکو
ايك بڑافقيرکرکرلکهاگيا اور فلان شاه
اورڈهمك شاه اوسکانام چهاپاهماري
حکام جب اون ناموںکو ديکهتي هونگي
تو خيال کرتي هونگي که اوه هو
بڑي بڑي مولويوں اورخداپرستوں نے
فساد کيا هے حالانکه وه لوگ محض
جاهل اوربی علم اوربدمعاش اورواهي
آدمي تهی کوئي مسلمان اونکو اچهانهيں
جانتاتهااوراونميں سے کوئي شخص
مسلمانوں ميں مذهب کي باتوں ميں
مقتدااورپيشوااورمولوي نه تهاجسقدر
که اچهي اور خدا پرست اور سچ مچ
کے مولوي اوردرويش تهي اونميں سے
کوئي شخص اس فساد ميں شريك
نهيں هوابلکه هميشه مفسدوں کو برا
اور اس فساد کو بيجا جانتے تهے۔

The conduct of such men as were really good and true Moulvies, may be in some degree illustrated by the following anecdote.

Previously to the outbreak, there existed in a certain town a dispute between Mohomedans and Hindoos about the erection of a Musjid, and quarrel was depending for adjudication in the Court of the Christian Magistrate. No decision had been come to up to the time of the mutiny, and the Mahomedans taking advantage of the disturbed state of things, proceeded in a body to the house of an influential and highly respected Moulvie, and expressed their readiness to build the Musjid, despite the Hindoos. if he would but afford them his countenance and sanction; but that loyal and conscientious man distinctly gave them to understand, that they need not expect to gain his assent or permission to such a proceeding, and that the matter must remain in abeyance until the European authorities re-occupied the district, and delivered judgment upon the disputed question in due course.

Let this instance then demonstrate the praiseworthy attitude assumed by the well-intentioned and truly God-fearing Moulvies! and yet the newspapers took up the

نيك بخت اور خدا پرست
مولويوں كا يہه حال تها كه ايك قصبه
ميں غدر سے پهلي درميان هندو اور
مسلمانوں كے درباب تعميرايك مسجد
كے تكرارتهي. مقدمه حاكم عيسائي كے
سامنے دايرتهاہنوز حكم تعمير مسجد
نهيں هوا تها كه غدر هوگيا اوس
زمانه ميں بعض جاهل مسلمانوں نے
ملكر ايك بہت بڑي خدا پرست
مولوي سے يہه بات كهي كه اگر آپ
حكم ديں تو اب هم مسجد بنالیں
اوس سچي مولوي نے جواب ديا كه
جب تك انگريز نه اويں اور وهي حكم
ندیں اوسوقت تك مسجد بنانيكو ميں
حكم نهيں ديتا.*

غور كرو كه نيك بخت اصلي
مولويونكاتويہه حال تهامگران اخبار
لكهنی والوں نے بےسبب هائي توبه مچا
دی كه فلاں مولوي نے يهه كيا اور فلان

شاہ نے یہہ کیا کچھ نہ دریافت کیا کہ درحقیقت وہ مولوي هي کچھ پڑھا لکھا ہے یا نہیں*۔

silly outcry that such a Moulvie did this thing, and such a Moulvie did that thing, without taking the smallest pains to find out whether the parties so condemned were really and veritably *Moulvies,* that is, men of sanctity, esteemed and venerated by their followers.

میں نہیں دیکھتا کہ اس تمام ہنگامہ میں کوئي خدا پرست آدمي یا کوئي سچ مچ کا مولوي شریك هوا هو بجز ایك شخص کے اور میں نہیں جانتا کہ اوسپر کیا افت پڑي شاید اوسکي سمجھ میں غلطي پڑي کیونکہ خطا هونا انسان سے کچھ بعید نہیں۔*

With one solitary exception I do not find that any learned and influential Moulvie took an active part in the rebellion. I know not what possessed him to act in the way he did, but his understanding must have been warped; and we know that "to err is human."

جهاد کا مسلہ مسلمانوں میں دغا اور نے ایماني اور عذر اور بے رحمي نہیں ہے جیسا کہ اس ہنگامہ میں هوا کوئي شخص بهي اس ہنگامہ مفسدي اور بے ایماني اور بے رحمي اورخداکے رسول کےاحکام کي نافرماني کوجهادنہیں کہہ سکتا بلکہ مسلمانوں کے مذہب بموجب هماري گورمنٹ کي عملداري میں جهاد هو نہیں‌هوسکتاکیونکہ هم تمام مسلمان

Be it known that the object of a Juhad among Mahomedans is not to practice treachery and cruelty; and no sane man can, with the most distant approach to truth, apply that term to an insurrection characterised by violence, crime and bloodshed, in defiance of, and utter disregard to, the Divine commands. And, further, a Juhad, according to the principles of Mahomedans faith, *really cannot take place* under the present *regime!* The reason is, that the Mahomedans are living under the protection of their European

rulers, and the protected cannot make a crusade against their protectors.

ہندوستان کے برٹش گورمنٹ کے امن میں ہیں اور مستامن اون لوگونپر جنکےامن میں‌ہے جہادنہیں کرسکتا۔

The British have obtained domination in Hindoostan by two modes, viz., by conquest and by cession. In either case, the Mahomedans have, as a natural consequence, become their subjects, and enjoy peace and protection under their administration, while the Government reposes confidence in their loyalty and submission. How then could the Mahomedans rise against the Government in a Juhad, when the very first condition of a religious war is, that there should not subsist the relations of protected and protectors between the crusaders, and those against whom the crusade is undertaken? This point is distinctly laid down and enforced in the book of *Alamgeeree*, in which the author says, that there are two indispensable requisites to a Juhad, —first, that there be no ummun or protection, —and secondly, that there be no treaty or engagement between the parties.

هماري گورمنٹ انگليشيه نے تمام ہندوستان پر دو طرح پر حکومت پائي يا بسبب غلبه اور فتح يا بموجب عہد و پيمان تمام مسلمان هندوستان کے اونکي رعيت‌هوئي‌هماري گورمنٹ نے اونکو امن ديا اور تمام مسلمان هماري گورمنٹ کے امن ميں آئي اور هماري‌گورمنٹ‌بهي‌تمام‌مسلمانوں کي طرف سے مطمئن هوئي که وه هماري رعيت اورتابعدار هوکر رهتي هيں پهر کسطرح مذہب کے بموجب هندوستان کے مسلمان‌گورمنٹ‌انگليشيه کے ساتھ غدر اور بغاوت کر سکتے تهي کيونکه شرايط جهاد ميں سے پهلي يه شرط هے که جن لوگوں پر جهاد کيا جاوي اون ميں‌اورجهادکرنے والوں ميں امن اورکوئي عهد نهو*

في العالمگيري واما شرط اباحته فشيئان احد هما عدم الامان والعهد بيننا و بينهم يعني شرط درست هونے جهاد کے دوچيزيں هيں پهلي اون

میں سے نھونا امن کا اور نھونا عہد کا
ھم میں اور اونمیں۔*

علاوہ اسکے اور شرایط جھاد کي
هماري مذہب میں اسقدر هیں که
اونمیں سے ایك بھي اس هنگامه
بغاوت میں نه تھي هرگز نه بھولنا
چاہئے سلطان جلال الدین فیروز
خلجي کے قول کو که جب قاضي
فخرالدین ناقله نے اوس سے کھاکه اپ
بہت دفعه مشرکین سے لڑي اگر حکم
هوتواپ کوغازي کھا کریں وه بادشاه
نیك سرشت رویا اور کھا که میں نے
کسدن خدا کے واسطے لڑائي کي که
مجھے غازي کھو (دیکھو تاریخ فیروز
شاهي ضیاء برني) عجب تعجب ھے
اوس شخص پر جو که اس هنگامه
قتل وغارت کو مسلمانوں کا مذهبي
جھاد کھے۔*

There are besides various other conditions of a Juhad, not a single one of which was fulfilled in the rebellion! A saying of Sultan Jullaloodeen Feroze Khiljie is remarkable, and may be appropriately quoted here. When he was urged by Qazee Fakhroodeen Nakla, to allow himself to be styled Ghazee or champion of the Faith, because he had so frequently waged war against the infidels, the King wept and said --when did I fight for the cause of God to deserve that lofty title! (see History of Ferozeshah, *Zeeai Burnee*). Such was the forbearance and self-denial of a great monarch, who declined to arrogate a merit which he was conscious of not possessing; for he knew full well, that his campaigns were undertaken, not for the glory of God, but for his own secular aggrandizement! Verily, it is a sad misnomer, and a matter of extreme amazement, that any person should give the name of Juhad to a sanguinary rebellion!

اب‌اس مقام‌پرهم مستامن‌کے معني
مذهب کے بموجب اور وه روایت
جسکے‌بموجب‌متسامن غدراوربغاوت
نهیں کرسکتا نقل کرتي هیں۔*

I will here call to my aid some of our sacred and learned authors to illustrate the relations of protected and protectors in a religious view.

In the Hedaya it is written that Mustemun, i.e., protected, is a term applied to those who live in peace and security under a Government professing a different creed. This is precisely the case with us who abide under the protecting arm of the British.

في الهدايا المستامن هومن يدخل دارغيره بامان بعني هدايه ميں هے كه مستامن اوس شخص كوكهتي هيں جو غير مذهب كي عملداري ميں رهوي ساته امن كے جسطرح كه مسلمان هماري گورمنٹ انگليشيه كي عملداري ميں رهتے تهى اور رهتي هيں*

Again, it is stated in the *Hedaya* and *Alumgeeree* that when a Mahomedan enjoys protection and security under the rule of a nation not of his own faith, it is in the highest degree infamous if, from a professedly religious motive, he commits any outrage upon the person or property of those by whom he is governed.

في الهدايا والعالمگيري دخل مسلم دارلحرب بامان حرم عليهه تعرضه بشي من دم و مال منهم يعني جو مسلمان كه غير مذهب كي عملداري ميں رهوي ساته امن كے حرام هے اوسپر تعرض كرنا ساته كسي چيز كے خون سے يا مال سے اون لوگوں كي جنكي عملداري ميں گيا هے*

Our law provides, that when we of our own motion desire to elect a King to reign over us, he must be a professor of our faith, and be taken from the tribe of Koreish; but if any man raises himself to supreme power by force of arms, it is by no means a *sine qua non* that he should be a believer in the Prophet; and this of course implies that Mahomedans are enjoined to obey faithfully the ruler under whose dominion they may happen to dwell, be his

مسلمانوں كے مذهب ميں يهه بات هے كه اگر مسلمان اپني اختيار سے كسيكو بادشاه بنانا چاهيں تو مسلمان كواور قريش كي قوم سے بناويں ليكن جو شخص كه اپني غلبه سے بادشاه هوا هو يا اوس بادشاه يا حاكم كا جسكي اطاعت ميں مسلمان هوں مسلمان هوناشرط نهيں هے يعني كسي مذهب كا بادشاه هوا سكي اطاعت واجب هے

creed what it may. In two of our religious books, entitled *"Tatarkhanee and Mooltugil"*, it is also written, that it is not at all essential that the King of the country in which Mahomedans reside, and by whom they are protected, should be a Mahomedan.

في التاتارخاني وذكر في الملتقط الاسلام ليس بشرط في السلطان الذي يقلد يعني تاتارخاني ميں جو مسلمانوں کے مذہب کي کتاب هے يوں لکها هے که ملتقط ميں که وه بهي مذهبي کتاب هے يهه لکهاهے که مسلمان هونا شرط نهيں که اوس بادشاه ميں جسکي اطاعت کي جاوی *۔

The precedent for this is found in the Touret, or Book of Moses, where it is recorded, that Joseph served Potiphar King of Egypt, and was obedient and faithful to him in all things, although Potiphar was not a Jew --(see Genesis ch.xxxix.) - -In like manner the Mahomedans dwell in obedience to the laws and Government of the British, who extend to them the canopy of their protection; and this obedience is nothing more than the proper and bounden duty of their Mahomedan subjects, as inculcated and enforced by the precepts of our religion.

يهه مسله مسلمانوں کا ليا گيا هے توريت مقدس سے جهاں ذکر هے که حضرت يوسف عليه السلام نے فوطيفار مصري کي اطاعت ميں اوسکي نوکري قبول کي اور نهايت خير خواهي اور وفاداري سے اوسکي خدمت انجام دي حالانکه فوطيفار مصري مسلمان نه تها کيونکه وه موسيٰ کے حکموں پر نهيں چلتاتها (ديکهو کتاب پيدايش اورباب ٣٩) پس مسلمانوں کو مذهب کے بموجب بريٹش گورمنٹ کي اطاعت جوهماري بادشاه اور حاکم تهي اور هيں واجب اور لازم تهي اور هے*

Now, although it is well known that the Government has not hitherto opposed

اگرچه هماري گورمنٹ کسي کي دين و مذهب ميں مداخلت نهيں

any obstacle to the free use and observance of the ordinances of their religions by their subjects, and also, that it will not do so in the time to come, for the Queen in her Proclamation has graciously given a guarantee to that effect; yet, allowing for the sake of aurgument, that this neutrality were violated, still even then the Mahomedans would not be justified in rebelling against the Government. All that they could do under such circumstances would be to expatriate themselves.

كرتي اورنه كريگيكيونكه ملكه معظمه نے اپنے اشتهار میں صاف صاف بہت پخته وعده كيا هے ليكن بالفرض اگر كري تو بهي مسلمان غدر اور بغاوت نهيں كرسكتي هاں هجرت كرجانے كے مختار هيں.*

In one of the commentaries on the Alkoran called *Tufseer Ahmudee*, it is written, that if any person is debarred the privilege of worshipping God in conformity with his education and belief, by reason of the arbitrary edicts, of Tyrants or Kaffirs, he is perfectly justified in withdrawing into *another country*, under the Government of which he may be permitted that liberty of conscience. which was despotically denied to him in the land of his birth or adoption.

في التفسير الاحمدي ان لم يتمكن من اقامته دينه بسبب ايدي للظلمته اوالكفرة يفرض عليه الهجرة وهو الحق يعني كلام الله كي تفسيرميں جسكا نام تفسير احمدي هے لكها هے كه اگر كوئي شخص اپني مذهب كے كام نه كرسكي بسبب زبردستي ظالموں يا كافروں كے تو اوسپر هجرت فرض هے يعني اوس ملك میں جارهي جهاں وه شخص اپنے دين كے احكام بخوبي بجا لا سكے*

These things considered, it will be acknowledged, that the rebellion did not real-

اس هنگامه میں كوئي بات مسلمانوں كي مذهب كے موافق نهيں هوئي پهر

مجھکوکمال تعجب ھوتاھے۔ متکلمین اور مصنفین کتب بغاوت پر جو مسلمانوں پر الزام لگاتي ھیں اور کہتي ھیں که مسلمانونکے مذہب بموجب یہه باتیں تھیں۔*

ly present a single feature which might favor the imputation that it was instigated by Mahomedans under the specious pretext of a holy war. Is it not then a matter of unbounded astonishment, that our detractors should so doggedly persists in ascribing its origin to Mahomedans, and that too under the impulse of religious motives?

غورکروکه خزانه اورمیگهه زین جو هندوستانئیونکي سپرد تھا وه سب امانت تھااوسکا لوٹنا اورتلف کرنا اوراپنے استعمال میں لانامسلمانوں کے مذہب میں کب درست تھا۔*

Another point for consideration is this, that the Government Treasuries and arsenals were entrusted to the safe keeping of Hindoostanees, and confidence was reposed in their fidelity; yet they plundered or destroyed these things deliberately and wantonly. Can it then be seriously pretended, that such outrages are sanctioned by the Mahomedan religion? It was an oft and solemnly repeated exhortation of our Prophet to the sainted Enos, and by him communicated to Beg Huckee, the author of the book entitled *Showbool Eman,* that that man who betrays a trust or breaks a promise, is *destitute of religion!*

في الشعب الایمان عن انس قال قلماخطبنارسول الله صلی الله علیه و سلم الاقال لاایمان لمن لاامانة لادین لمن لاعهدله یعني بیہقي کي کتاب میں جسکانام شعب الایمان ھے لکھا ھے که حضرت انس نے کہا که بہت کم ھے که نصیحت کي ھو ھمکو رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے اوریہه نکہا ھوکه نہیں ھے ایمان اوس شخص کا جسنے امانت نرکھي اور نھیں ھے دین اوس شخص کا جسنے عہد پورا نه کیا ھو۔*

القران سورة انساء ٥٨ ان الله
يا مركم ان تودوالامانات الي اهلها
واذاحكمتم بين الناس ان تحكمو ابا
العدل ان الله نعمايعظكم به ان الله كان
سميعابصيرايعني الله تمكو فرماتا هے
كه پونچاؤ امانتيں امانت والونكو اور
جب فيصله كرولوگونميں توفيصله كرو
انصاف سے الله اچهي نصيحت كرتا
هے تمكو الله هي سنني والا ديكهني والا *

"Moreover, God commandeth you to restore what ye are strusted with to the owners, and when ye judge between men, that ye judge according to equity: and surely an excellent virtue it is to which God exhorteth you: for God both heareth and seeth." —*Alkoran Soorut Nissah, v.58.* —*Sale's Trans. Ch. IV.*

سبحان الله همارے جناب پيغمبر
خداصلى الله عليه وسلم تو يهه حكم
ديں كه اگر كافروں كے ساته بهي لڑائي
هو تو لڑائي كے وقت بهي عورتوں كو
اوربچوں كو اوربوڑهوں كو اورجو نه
لڑسكيں اورجوامن ميں اجاويں اونكو
قتل مت كرو اور اس هنگامه ميں
مفسد بدمعاش بى ايمان بى رحموں
نے خلاف اس حكم كے كيا كافر تو در
كنار اهل كتاب كو بے وجه قتل كيا اور
هماری مهربان متكلمين اور مصنفين
كتب بغاوت كهتي هيں كه يهه تو
مسلمانوں نے اپنے مذهب كے موافق
جهاد كيا هے نعوذ بالله من هذه
الاقاويل *

It is a strict and sacred command of our prophet to his followers, that when they wage war against their enemies, they are not to slay the women, nor children, nor the aged, nor the unresisting, nor those who demand quarter, *even if they be Kaffirs.* Is it not then astounding, is it not incredible, that the gentlemen who have enlightened the world with their sapient views on the recent events, should promulgate *ex-cathedra*, the dictum, that those abandoned, merciless, treacherous, and low- lived wretches, who in demoniacal fury committed every species of revolting barbarity during the rebellion against the children of the book, —let alone Kaffirs, —were actuated thereto by a zeal for the Mahomedan religion, and were fulfilling its behests, when it has been clearly, shown, that

such brutal conduct is utterly and undeniably at variance with, and altogether repugnant to, the tenets of that faith! May the Lord defend us from such monstrous calumnies!

In two highly esteemed books of the Hudees, entitled *Bukharee* and *Mooslim*, it is written, that Abdoollah-ibn-Oomar has said that to kill women and children is forbidden by God.

بخاري و مسلم عن عبدالله ابن عمرقال نهي رسول‌الله صلى‌الله عليه وسلم عن قتل النساء والصبيان يعني حديث کے بڑي معتبر کتابوں ميں جنکانام بخاري اورمسلم هے يهه بات لکهي هی که عبدالله ابن عمر نے کہا که منع فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نےعورتوں اوربچوں کی قتل کرنے سے۔*

Aboo Daood also says in his book, named after himself, and quoting from the inspired saying of the sainted Enos, that God has forbad the slaying of the aged and infirm, of young children and women.

ابوداؤد عن انس ان رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وسلم قال لاتقتلواشيخا فانيا ولا طفلا صغيرا ولا امرة يعني ابوداود ميں هے که انس نے کہا که پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم نے فرمايا که نه قتل کرو بڈهي ضعيف کو اورنه بچي چهوٹي کواور نه عورة کو*

These prohibitions are so universally known, that they have been alluded to by the Jurists of foreign nations, in their writings. Mr. Boutros writes, that the true believers are commanded by their Pro-

يهه مسئله هماري هانکااسقدرمشهور هے که مصنفين اصول قوانين ممالك مختلفه نے بهي اسکا نکر کيا هے۔ بوترس صاحب لکهتي هيں که نصيحت پيغمبر

كي يهه تهي كه عورتون اور اطفال شيرخوار اور اون لوگون كي قتل كرنے سے جو قريب مرگ هون باز رهو جو لوگ مقابله نه كرتے هون اونكے مكانات كو مت ڈهاؤ وسيلي اونكي وجه معيشت كي نه كهودو اور انكے ميوه دار درختون كو هاته نه لگاؤ *

phet to abstain from killing women, and sucking children, and those at the point of death :—and they are also restrained from molesting such as do not offer resistance, — whose dwelling houses are not to be razed, whose means of subsistance are not to be removed, and whose fruit-bearing trees are not to be destroyed.

ابوبكر جانشين اول نے ابوعبيده اور خالد دو افسران فوج كو جو شام كو گئے تهے يهه نصيحتيں كي تهيں كه ايسا نه هو كه بسبب قتل كرنے عورتون يا بچون كے اپني فتح كو داغ لگاؤ درختون كو نه تورو اناج كو نه جلاؤ اور ميوه دار درختون كو نه كاٹو جو عهد و پيمان تم كرو اوسپر ايمانداري سے قايم رهو اور چاهئے كه تمهارا قول مطابق ساته فعل كے هو فقط *

Abou Bukr the first Caliph, in his final instructions to *Abou Obydah* and *Khalid*, two of his Captains who were going against the Turks, gave them a solemn caution to avoid sullying their victorious arms by the slaughter of women and children. They were also forbidden to destroy the fields of standing corn, or the shelter-giving and fruit producing trees. The necessity of a faithful adherence to treaties was strongly impressed upon them, and they were enjoined to be true in their dealings with their foes, and always to fulfil any promises they made.

هماري مذهب ميں عهد كا پورا كرنا فرض هے اور جب عهد تورا جاوے تو نهايت احتياط چاهئے كه كسيطرح كي بے ايماني نه هونے پاوے جس سے عهد توراجاوے اسكو خبردار كرديا جاوى اوسكو مهلت دي جاوے كه تمام سامان اپني حفاظت كا درست كرلى اس

By the dogmas of their faith, Mahomedans are imperatively required to abide strictly by whatever stipulations they may make with their foes; and if it should so happen, that a treaty must inevitably be broken, they must be careful that no deceit or treachery is practised, and no undue advantage taken of the unpreparedness of the enemy. On the

contrary, they are commanded to give him ample warning of their intentions, and sufficient time to mature his arrangements accordingly. Now the rebellion in Hindoostan was characterised by continual breach of faith, for the Sepoys proved faithless after swearing fidelity to their standards, —and Budmashes treacherously violated the most solemn promises they made to those unfortunates who fell into their hands; yet our worthy historians of the rebellion will persist in representing such abominable proceedings as *authorised by the Mahomedan religion,* when in truth, the pages of our sacred laws are filled with the strongest denunciations against them! May God protect us from our calumniators!

هنگامه میں برابر بدعہدي هوتي رهي
سپاه نمکحرام عهد کر کر پهر گئي
بدمعاشوں نے عهد کر کر دغا سے توڑ
ڈالا اور پهر هماري مهربان متکلمین اور
مصنفین کتب بغاوت فرماتي هیں که
مسلمانوں کے مذهب میں یوں هي
تها۔ نعوذبالله منها هذا بهتان عظیم*۔

"And perform your covenant, for the performance of your covenant shall be enquired into hereafter." —*Alkoran Soora Bunee Israel, v.34. --Sale's Trans.*

القران سورة بني اسرائیل ایت ٣٤
واوفوابالعهدان العهدکان مسئولا یعني
الله صاحب نے فرمایا هے که پورا کرو
اقرارکو بیشك اقرار پوچها جاویگا یعني
قیامت کے دن۔*

In the *Tirmize* and *Abou* Daood it is recorded on the authority of Selim, the son of Amir, that an armistice had been concluded between Mauveea and the Greeks, and that the former was leading a host into Greece with the design of resuming hostilities as

ترمذي وابوداود عن سلیم ابن عامر
قال کان بین معویه و بین الروم عهد و
کان ویسیر نحو بلادهم حتي اذاانقضي
العهد اغار علیهم فجاء رجل علي فرس
اوبرذون وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء

soon as the term of the armistice should expire. But he was overtaken by a horseman mounted on an Arabian steed, crying with a loud voice, "God is Great—God is Great. It is right and proper to respect convenants, and and not to raise quibbles." When the horseman came up, he was recognized as Omr, the son of Ubsutta,and Mauveea enquired of him what he meant? He answered, "the Prophet hath commanded, that if a true believer makes a convenant with another people, it is incumbent upon him to abide faithfully by its provisions without undue straining or quibbling, so long as the period of it continues; but if the covenant is to be dissolved, it must be done in such a way as to leave both the contracting parties on a footing of perfect equality, without giving one an undue advantage over the other." Having listened to this reproof, Mauveea at once retraced his steps, and marched home again with his army!

بلا عذر فنظروا فاذا هو عمرو بن عتبه
فسال معوية عن ذلك فقال سمعت
رسول الله صلي الله عليه وسلم يقول من
كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهدا
ولا يشدنه حتي يمضي امده اد ينبذ اليهم
علي سواء قال فرجع معاوية بالناس
يعني ترمذي اور ابو داود ميں هے كه
سليم ابن عامر نے كهاكه معويه اورروم
ميں عهدنامه تها اور معويه روم كے
شهروں كي طرف جاتا تها تاكه جسوقت
عهدنامه كي مدت گذر جاوي روميوں
پر حمله كري كه اتنے ميں ايك آدمي
عربي گهوڑي پر ياتركي گهوڑي پر سوار
آيا يهه كهتا هوا كه الله اكبر الله اكبر
عهد پورا كرنا چاهئے نه عذر كرنا جب
لوگوں نے ديكهاتووه شخص عمروبن
عتبه تها پهر معويه نے پوچها كه يه كيا
بات هے اس نے كها كه ميں نے رسول
خداصلى الله عليه وسلم سے سناهى
كه وه فرماتے تهے كه جو شخص كه
اوس ميں اور كسي قوم ميں عهد هو تو
نه اس كو ڈهيلا كرے نه سخت كرے
يهاں تك كه اوسكي مدت گذر جاوى
كو موقوف كرے اسطرح پر كه

دونوطرفین برابر رهیں یہہ سنکر معویہ
معہ اپنے لشکر کے واپس آیا۔*

في العالمگيري ولوصالحهم الامام ثم رأى
نقض الصلح اصلح نبذ اليهم وقائلهم
ويكون النبذ علي وجه الذي كان الامان
فان كان منتشرا يجب ان يكون النبذ
كذلك وان كان غيرمنتشريان آمنهم واحد
من المسلمين سرايكتفي بنبذ ذلك الواحد
ثم بعد النبذ لايجوز قتالهم حتي يمضي
عليهم زمان يتمكن فيهه ملكهم من انفاد
الخبر الي اطراف مملكته وان كانوا
خرجوا من حصونهم وتفرقوا في البلاد
وفي عساكر المسلمين اوخربواحصونهم
بسبب الامان فحتي يعودوا كلهم الي
مامنهم ويعمروا حصونهم مثل ما كانت
ترقيا عن الغدر يعني عالمگيري ميں هے
كه اگر سردار نے كسي قوم سے صلح كي
پهر اس صلح كا موقوف كرنا مناسب
جانا تو صلح موقوف كرے اورانسے لڑے
ليكن يهه موقوف هونا صلح كا اسطرح
پر هو جس طرح صلح هوئي تهي يعني
اگر صلح علانيه هوئي تهي تو موقوف
هونا صلح كابهي علانيه هو اور اگر صلح
چپكے سے هوئي تهي كه ايك آدمي نے

Again, it is a rule prescribed in the *Alumgeeree*, that if a chieftain of the Faith finds it necessary to break a truce, he may do so, and wage battle with the foe, *provided the same formalities are observed as when the truce was formed;* that is to say, if the truce was openly and publicly made, it must be openly and publicly broken; and if, on the other hand, there was but one party to it, then it is necessary that that party be apprised of the intention to break it. Even then, hostilities are not to be renewed until sufficient time has been allowed to the enemy to proclaim the fact of the disruption of the truce in all parts of his dominions, and to gather together his forces. It is further provided, that if, by reason of the cessation of warfare, the enemy may have weakened his garrisons, or dismantled his fortresses, or his army may have separated, and his men taken up their quarters in Mahomedan cities, then under each and all these circumstances, the faithful are not to fall upon the enemy and take him at a disadvantage, or slay those of his nation who abide in their towns; but they are rather commanded to allow him ample time

for the restoration of his defences, the reinforcement of his garrisons, and the re- habilitation of his army. Such then are the scriptural injunctions proceeding from Divine Wisdom and mercy, in order to protect people from sudden surprises and popular fury, whose safety might otherwise have been grievously imperilled in times of war and turmoil.

کرلي تهي تواسکي موقوفي بهي اسي
ايك آدمي کي کافي هے پهر صلح
موقوف هونے کے بعد بهي انسے لڑنا نهيں
چاهيے يهاں تك كه ايك ايسي مدت
گذري جسميں اس قوم کا بادشاه اپنے
ملك ميں چاروں طرف خبر بهيج سکے
اوراگروه لوگ اپنے قلعوں ميں سے نکلے
هوں اور مسلمانوں کے شهر ميں اور
مسلمانوں کے لشکرونميں متفرق هوگئے
هوں يا انهوں نے بسبب امن کے اپنے
قلعے توڑدئے هوں تو اتني مهلت ديني
چاهئے كه وه سب لوگ اپني امن کي
جگه پر چلے آويں اپنے قلعوں کو جيسيكه
تهے ويسے هي بنالیں يهه حكم هے واسطے
بچنے کے غدر سے *.

"Or if thou apprehend treachery from any people, throw back their league unto them with like treatment for God loveth not the treacherous." — *Alkoran Soorut-ool Unfal. v. 58. Sale's Trans. **Ch. VIII.***

القرآن سورة الانفال آيت ۵۸ واما
تخافن من قوم خيانته فانبذاليهم علي
سواء ان الله لايحب الخائنين يعني
الله صاحب نے فرمایاكه اوراگرتجهكو
ڈرهو ايك قوم کي دغاکا تو جواب دے
انکوبرابرکے برابر الله کو خوش نهيں
آتے دغاباز *

The English nation having acquired the sovereignty of this country by conquest or

اب خيال کرو كه جب هماري
گورمنٹ انگلشيهه نے اس ملك کو فتح

cession,` and the Mahomedans having been content to abide under their government as their subjects, how can it be said that the insurrection of 1857 was justified to them by the tenets of their creed?

کیااورهم مسلمانوں نےانکا رعیت هونا قبول کیا که انکي عملداري میں رعیت هوکررهےیاجوپہلے حاکم تھے انهوں نے عهد کرکر گورمنٹ انگلشیہ کو ملك سپردکیاتوپهرجیساغدرسنه ١٨٥٧ع میں هوا کیا مسلمانوں کو مذهب کے روسے اسي طرح کرنا درست تها.*

It will not be denied, that Mohomedans have occasionally sheltered and protected Christians although they were afterwards snatched away and put to death by the infuriated populace. Yet it is one of our sacred laws, that if a Mahomedan gives protection to one of another faith, his act has as much force as though all his tribe concurred in it, it then becomes a grievous sin to slay the protected, and the slayer is regarded as a monster of iniquity.

اور.سنو مجهے امید هے که همارے مهربان متکلمین اورمصنفین کتب بغاوت اسبات سے توانکارنکرینگے که چندجا مسلمانوں نےعیسائیوں کوپناه دي پهراور بدماعاشوں نے بلوه کرکرقتل کیاحالانکه همارے مذهب میں اگر ایك مسلمان بهي کسي کو امن دے تو ایسا هی که گویا سب نے امن دیا اور پهر اسکا قتل کرناگناه عظیم اورقتل کرنےوالا غادرهے*.

This dictum is founded upon the authority of our sacred commentaries, as will presently be shown, and in the Seeraj-ool Wahaj it is expressly stated, that if one man gives protection, it is binding upon all.

سراج الوهاج امان الواحد کا مان الجماعة یعنی سراج الوهاج میں هے که ایك کا امن دینا مانند سب کیطرف سے امن دینے کے هے.*

In the Alumgeeree also it is written, that if any free man or women of the faith gives protection to a Kaffir, or to men besieged within a fort or town that protection shall be

في العالمگیري اذا امن رجل حراو امرةحرةكافرا اوجماعةاو اهل حصن اومدينة صح امانهم ولم يكن لاحد

من المسلمين قتالهم يعني عالمگيري ميں
هے كه جب ايك آزاد مرد يا آزاد
عورت كسي كافر كو يا كسي گروه كو يا
قلعه كے محصورون كو يا شهر والون كو امن
دے تو ان كا امن دينا درست هى اور
نهيں هى كسي شخص كو مسلمانو نميں
سے انكا قتال كرنا ديكهو جب كافر كے ليے
يهه حكم هے تو اهل كتاب كيونكر تكليف
دے جاسكتے تهے.*

respected by all, and in such case it is forbidden to any other Mahomedan to offer violence to those who have been so protected. If then the Divine command has manifested such tender consideration for *Kaffirs*, how can it with any show of reason be maintained that our law permits the *children of the book* to be afflicted and slain!

بخاري ومسلم عن ام هاني بنت الي
طالب قالت ذهبت الي رسول الله
صلي الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته
يغتسل وفاطمة ابنته تستره بثوب فسلمت
فقال من هذه فقلت انا ام هاني بنت
ابي طالب فقال مرحباً بام هاني فلما
فرغ عن غسله قام فصلي ثماني ركعات
ملتحفا في ثوب ثم انصرف فقلت يا
رسول الله زعم ابن امي علي انه قاتل
رجلا اجرته فلان ابن هبيرة فقال رسول الله
صلي الله عليه وسلم قد اجرنا من
اجرت يا ام هاني قالت ام هاني
و ذلك ضحي يعني بخاري و مسلم
ميں هے كه ام هاني بيٹي ابوطالب نے
كها كه جس برس مكه فتح هوا ميں

Attend to another example of the Divine will in regard to the sacred character of protection given to the distressed. It is related in both the *Bookharee and Mooslim*, two of our religious works. Oommahanee, the daughter of Abou Talib, in the year in which Mecca was conquered, went to the Prophet at the second hour of the morning. He was in the bath at the time, and Fatima, his daughter, stood by holding a screen. Oommahanee made her salutation and received welcome. By and bye when the Prophet came out of the bath with a sheet wound round his body, he first repeated prayers with sixteen genuflexions, and then asked his visitor what was her request. She said, O Prophet! my brother designs to slay a man unto whom I have afforded protection. Where-

پیغمبر خدا صلي الله علیه وسلم پاس گئي
میں نے پایا که وه نهارهے هیں اور حضرت
فاطمه آپ کي بیٹي کپڑے سے پرده کئے
هوئے هیں میں نے سلام کیا حضرت نے
فرمایا که کون هے میں نے عرض کیا که
میں هوں ام هاني بیٹي ابوطالب کي
حضرت نے فرمایا که خوش رهے ام هاني
پس جب حضرت نهانے سے فارغ هوگئے
تو آٹهه رکعتیں نماز کي پڑهیں کپڑے میں
لپٹے لپٹے پهر میري طرف متوجه هوئے
میں نے عرض کیا که یا رسول الله میرے
ماجائے بهائي علي نے اراده کیا هے ایک
شخص کے قتل کا جس کو میں نے بچایا
هے پس فرمایا رسول خدا صلي الله
علیه وسلم نے که بچایا همنے اسکو جسکو
تونے بچایا اے ام هاني اور وه وقت تها
چاشت کا *

upon he answered, O Oommahanee I have protected whom thou hast protected! Which of course implies, that the right of asylum is as sacred as though the Prophet himself had extended to an unfortunate the egis of his own holy protection!

في الشرح السنة عن عمر ابن الحمق
قال سمعت رسول الله صلي الله علیه وسلم
من آمن رجلا علي نفسه فقتله اعطي
لواء الغدر یوم القیمة یعني شرح السنة میں
ہی که عمر بیٹے حمق نے کها که میں
سنا رسول خدا صلي الله علیه وسلم کو
جو شخص که پناه دے کسیکو آپ اور

Again, in the *Shurra Soonna* it is recorded on the authority of Oomr, the son of Hoormuck, who received the law from the Prophet himself, that if any man takes the life of another to whom he has given sanctuary, he shall in the day of judgement be branded as a perjured traitor! It has been shown above, that when asylum is afforded by a

پھراس کومارڈالے تو دیاجاویگا اسکو نشان غدر کا قیامت کے دن پہلے یہہ ثابت ہوچکا کہ ایك کا پناہ دینا سبکا پناہ دینا ہے اس کا یہہ نتیجہ ہے کہ جو کوئي مارے کسیکي پناہ دي ہوئي کو وہ غادر ہے۔*

single party it is equally binding upon all, and the inference legitimately deducible from this is, that the man who slays one so protected is assuredly guilty of a heinous sin.

ایك اور بات سنو کہ بعضي جگہہ اس ہنگامہ میں بعضے عیسائیوں نے کہاکہہم مسلمان ہوتے ہیں ہمکوقتل مت کرواوربعضے ہوگئے اوران بےایمان مفسدوں اورکافروں نے انکومارڈالا ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اون عیسائیوں نے ظاہرمیں اقرارکیااپني جان کے ڈر سے دل سے وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے مگر ہمارے مذہب میں ایسے شخص کا بھي قتل کرنا نہایت گناہ عظیم قریب کفر ہے۔*

It is no secret that during the mutiny some Christian captives offered to become Mahomedans if their lives were spared, and others did in fact embrace our faith, but the rebels treacherously murdered them notwithstanding. It may be admitted that these unhappy men agreed to apostatize simply from the fear of death, and not from any feeling of conviction or sincerity, yet whatever may be the actuating motive, it is expressly forbid to kill such persons; and the wilful violation of this law is denounced as a diabolical crime, tantamount to the sin of Infidelity!

القرآن سورۃالنساء آیت٩٤ یا ایها الذین آمنوا اذا ضربتم في سبیل الله فتبینواولاتقولوالمن القي الیکم السلم لست مومناتبتغون عرض الحیوۃالدنیا فعندالله مغانم کثیرہ کذلك کنتم من قبل فمن الله علیکم فتبینوا ان الله کان بما تعملون خبیرا یعني الله صاحب نے

"O true believers, when ye are on a march in defence of the true religion, justly discern such as ye shall happen to meet, and say not unto him who saluteth you, thou art not a true believer; seeking the accidental goods of the present life; for with God is much spoil. --Such have ye formerly been; but God hath been gracious unto you; there-

فرمایا که اے ایمان والو جب سفر کرو
الله کی راہ میں تو تحقیق کرو اور مت
کهوجوشخص تماري طرف سلام علیك
کرے که تو مسلمان نهیں هے چاهتے
هومال دنیاکي زندگي کا تو الله کے هاں
بہت غنیمتیں هیں تم ایسے هي تهے
پہلے پهر الله نے تم پر فضل کیا سو اب
تحقیق کرو الله تمهارے کام سے واقف هے*

fore make a just discernment, for God is well acquainted with that which ye do." *Al-koran Soorut Nissab, v. 94. Sale's Trans. Ch. IV.*

تفسیر احمدي میں لکها هے که
مرداس ابن نهیك نے بروقت پکڑے جانے
کے لڑائي میں کلمه پڑها یعني اقرار
کیا خدا کي وحدانیت اور پیغمبر خدا
صلي الله علیه وسلم کي رسالت پر
اسامه نے اسکو مار ڈالا جب یهه خبر
رسول خدا صلي الله علیه وسلم کو پونچي
تو نهایت رنجیده هوئے اور جب اسامه
نے کها که آپ میرا گناه بخشا جانیکے
لیئے دعا کیجئے تو آپ نے فرمایا که
کیونکر یعني اس حال میں که تو نے
قتل کیا هے ایك شخص کو جسنے
خدا کي وحدانیت اور رسالت کا اقرار
کیا تها اسامه نے کهاکه اوس نے تو میري
تلوار کے ڈر سے اقرار کیا تها حضرت نے فرمایا
که کیا تو نے اسکا دل چیرکے دیکها تها*

In illustration of the foregoing truths I will here quote an example from the *Tafseer Ahmudee,* in which it is related that Moordas, son of Naheek, having been taken prisoner in war, repeated the *Qulma,* i. e. he gave utterance to the grand fundamental dogma of our faith, that there is but one God and Mahomed is his Prophet. He was however put to death by Oosama, the Mahomedan General. The Prophet was much grieved at this occurrence, and when the penitent Oosama besought him to intercede with God for his pardon, he asked him, "Wherefore? Is it because thou hast slain a man who had acknowledged the solemn truth of the unity of God and the mission of his Prophet?" Oosama replied, that that confession had merely been drawn from the man by the terror of his sword, —upon which the Prophet said,

"How knowest thou that? Didst thou penetrate into the secrets of his heart?"

Now it is pretty generally known and acknowledged that the greased cartridges were the origin and cause of the mutinies; —it may therefore be pertinently asked, what harm could result to the religion of Mahomedans by biting those cartridges? It is written in our Scriptures that we may eat food with the children of the book, and we cannot lawfully reject any animal food provided by them. It may be that hog's lard was used in the cartridges. What then? Could that have excluded us from the pale of salvation! It is written, that what things are not obviously unclean or vile, may be accepted as clean and pure; and it is absurd to say, that by the mere act of biting a cartridge, in the composition of which the fat of an unclean animal had been used, a Mahomedan must necessarily become an outcast from his faith! It would be a sin certainly, but one of a venial complexion when compared with those atrocities which have rendered infamous the memory of the events of the rebellion.

"This day are ye allowed to eat such things as are good, and the food of those to whom

اورايك‌بات‌سنوكه يهه تمام بغاوت
جوهوئي‌بنااسكي‌كارتوس‌تهاكارتوس
كاٹنے سے مسلمانوں كے مذهب كا كيا
نقصان تها همارے مذهب ميں اهل
كتاب كا كهانا كهانا درست هى اونكا
ذبيحه همپر حلال هے هم فرض كرتے
هيں كه اسميں سؤر كي چربي هوگي
توبهي‌هماراكيا نقصان تها همارے هاں
شرع ميں ثابت هوچكا هى كه جس
چيز كي حرمت اور ناپاكي معلوم نهو
وه چيز حلال اور پاك كا حكم ركهتي
هے اگر هم يهه بهي فرض كرليں كه
اس ميں يقينا سؤر كي چربي تهي تو
اسكي‌كاٹنے سے بهي‌مسلمانوں‌كا دين
نهيں جاتاصرف اتني‌بات تهي كه گناه
هوتا سو وه گناه شرعاً بهت درجے كم
تها اون گناهوں سے جو اس غدر ميں
بدذات مفسدوں نے كئے.*

القرآن سورة المايده آيت ٦ اليوم
احل‌لكم‌الطيبات‌وطعام‌الذين اوتوالكتاب

حل لكم و طعامكم حل لهم يعني الله
صاحب نے فرمایا که آج حلال هوئیں
تم کو سب چیزیں ستهري اور کتاب
والوں کاکهاناتمکوحلال هي اورتمهاراکهانا
ان کو حلال هے۔*

the Scriptures were given is also allowed as lawful unto you, and your food is allowed as lawful unto them." *Alkoran Soorut Amayda, v.6. Sale's Trans.Ch.V.*

ابوداؤد عن ابن عباس قال فكلوا
مما ذكراسم الله عليه ولا تاكلوامما لم
يذكراسم الله عليه فنسخ وامستثني من
ذلك فقال طعام الدين اوتوا الكتاب حل لكم
وطعامكوحل لهم يعني ابوداؤد میں
هے که ابن عباس نے کها که تم کهاؤ
اوسمیں سے جس پرنام لياالله كايعني
جو جانور که الله کے نام سے ذبح هوا
اورنکهاؤ اسمیں سے جسپرنام لیانگیا
الله کا یعني جو جانورالله کے نام سے
ذبح نهیں هوا بلکه بتوں پر یا دیوتاؤں
پرچڑهایاگیامگریہه حکم عام نهیں رها
بلکه الله تعالي نے اهل کتاب کے ذبیحه
کو اسمیں سے مستثني کیا اور فرمایا
که کهانایعني ذبیحه اهل کتاب کا حلال
هی واسطے تمهارے اورتمهاراکهانا یعني
ذبیحه حلال هی انکو یعني اهل کتاب کو*

In the *Abou Daood* it is stated upon the authority of Ibn Abbas, that we may partake of food upon which the blessing of God has been invoked; that is to say, we may eat the flesh of animals which have been slaughtered in the name of God, but not of those which have been sacrificed before idols. In other words, animals slaughtered by men of a nation to whom the light of revealed religion has been vouchsafed may be lawful food for us, and what we may kill, is lawful food for them.

اب دیکهو که یهه بات ظاهر هی که
همارے مذهب میں سؤر کهانا اور شراب

It is universally known, that our creed forbids the use of swine's flesh, and of

پيني حرام هی مگرعيسائي اون دونونکا استعمال کرتے هيں همارے پيغمبر خدا صلي‌الله عليه وسلم‌نے‌حکم ديا‌که جس برتن ميں اهل کتاب نے سؤر پکايا هی يا شراب پي هے اس کو دهولو اور تم اپنے کام ميں لاؤ.*

wine,—while Christians use both; yet our Prophet has said, that we may lawfully make use of vessels in which swine's flesh may have been dressed, or out of which wine may have been drunk,—after cleansing them with water.—It is recorded in *Abou Daood,* that Ubbee Salba Khushanee said to the Prophet, that he lived in the neighbourhood of other children of the book, who were accustomed to feed upon the unclean animal,—and he begged to be informed, for his own guidance, whether he could bring to his own use the vessels (*i.e.*, vessels of clay,) in which food of this nature had been boiled, or out of which wine had been imbibed.—The Prophet answered that he *might use such vessels after* washing them, if others were not procurable.

ابوداؤد عن ابي ثعلبة الخشني انه سال‌رسول‌الله‌صلي‌الله‌عليه‌وسلم‌قال انا نجار اهل الكتاب وهم يطبخون في قدورهم‌الخنزير‌ويشربون‌في‌انيتهم‌الخمر فقال‌رسول الله صلي‌الله عليه‌وسلم‌ان وجدتم فكلوا فيهاواشربواوان لم تجدوا اغيرهافارحضوها بالماء وكلوا واشربوا

It is a very remarkable circumstance that the authors of works upon the supposed Mahomedan origin of the mutinies have chosen to adopt a lofty and dogmatical style, calculated to convey the impression that they are thoroughly au fait of the governing principles of our religion; and doubtless, they rather plume themselves upon their profound knowledge of an abstruse subject! But the fact is, that they know absolutely nothing whatever about it !

يعني ابوداؤد ميں هے که ابي ثعلبه خشني نے پوچهارسول خداصلي‌الله

علیه وسلم سے اورعرض کیاکه هم اهل
کتاب کے همسایه میں هیں‌اور وه لوگ
پکاتے هیں اپني هنڈیا میں سؤر یعني
مٹي کي ہنڈیا میں اور پیتے هیں اپنے
برتنوں میں شراب یعني هم بهي اور
برتنوں کو اپنے کام میں لاویں یا نهیں
فرمایا رسول خداصلي‌الله علیه وسلم
نے که اگر تم کو اور برتن ملے تواسمیں
کھاؤاور پیو اوراگراور کوئي برتن اونکے
سوانه ملے توان کو پاني سے دهولو اور
کھاؤ۔*

ایك عجیب واقعه یه هے که متکلمین
اور مصنفین کتب بغاوت نے اپنے آپ کو
مسلمانوں کي مذهب کا بہت بڑا واقف
کار ظاهر کیا هے اور یوں جانتے هیں که
هم مسلمانوں کے مذهب کے بهي بڑے
مولوي هیں حالانکه وه مسلمانوں کے
مذهب کے احکام مطلق نهیں جانتے۔*

میں‌نے فلاں‌اخبار اورفلاں کتاب میں
دیکھا که منجمله متکلمین‌ن اور مصنفین
کتب بغاوت نے همارے کلام الله کي بہت
سي آیتیں متضمن فضایل جهاد اور
قتل کفارجمع کیں اوران کو عجب عجب
رنگ برنگ کي عبارتوں میں چھاپا اور

In the lucubrations of some of this class of writers, which have appeared in the form of fugitive letters in the newspapers, or perchance in the shape of more durable octavos, one cannot help being struck with the industry with which certain texts have been culled from our Scriptures, having reference to the Juhad, and the extermination of *Kaffirs*. —Such passages have lost nothing for want of elaborate emendation, and by an ingenuity in perfect harmony with the animus of the writers, they have been construed as sanctioning the wholesale butchery of Christians, and inciting a crusade *against them!* There are various other calumnies to be found in their

writings; but the question here occurs, --what object did these gentlemen propose to themselves in thus stigmatising the Mahomedans? I really cannot tell. It is possible they may have erred through ignorance; --but it seems more likely, that they designed to estrange the good-will of our rulers from their Mahomedan subjects, and to bring down upon their devoted heads the vengeance of an offended Government.

نتیجه یہه نکالا که مسلمانوں کے مذهب میں عیسائیوں کا قتل کرنا اور انپر جهاد کرنا فرض تها اور اور بہت سي تهمتیں مذهب مسلماني پر لگائیں اِن بیجا باتوں سے ان کا مدعا میري سمجه میں نه آیا شاید یہه بات هو که ان کو بسبب نا واقفیت کے غلطي هوئي یا یہه که حکام وقت کومسلمانوں سےناراض کرنا اور اُنکو جوش دلانا ان کا مقصود تها۔*

If such was indeed their object, it may not unreasonably be asked, wherefore? and why should they think evil of the Mahomedans? Is it because we believe in God and the Prophets as the Christians do, --and in Jesus Christ also, whom we acknowledge as an emanation from God, and the messenger of His holy will and law?

اگر یہه پچهلي بات تهي تو خیال میں نهیں آتا که ان جنٹلمین لوگونکا اس سےکیامطلب تهاکیامسلمانوں کي یہه بات انکو بري معلوم هوتي تهي که جسطرح عیسائي خدا کو مانتے هیں نبیوں پر ایمان رکهتے هیں خدا کے کلام پر یقین کرتے هیں عیسيٰ مسیح علیه السلام کو برحق جانتے هیں اوسي طرح مسلمان بهي خدا کو مانتے هیں نبیوں پر ایمان لائے هیں خدا کي کتابوں کو برحق جان تے هیں حضرت عیسيٰ مسیح علیه السلام کورسول الله وکلمة الله وروح الله جانتے هیں۔*

History, we are taught to believe, ought, when wisely written, to represent a true

افسوس هے تاریخ ایك ایسي چیز هے جس سے اصلي واقعه همکومعلوم

and unbiased picture of events, and to serve as a lamp to posterity. --It is therefore much to be regretted that its pages should be sullied by exparte statements of the rebellion, which are the offspring of Passion and Prejudice!

هوتي هيں آينده جو لوگ آنے والے هيں ان كي رہنمائي كے ليئے روشني هى پهر اسميں بيجا اور اپنے غصه كي بهري هوئي باتوں كا لكهنا ناواجب هى*

Now, it ought to be borne in mind, that our Alkoran abounds in a great variety of laws and commands, some of which are of *general,* and others of *special* application; for example, some have reference to the children of the book collectively, while others apply to Christians alone— There are others again which are directed to Idolators, and these also are susceptible of subdivision into general and local, the denunciations in the one case embracing all who are given to idolatory, and in the other case being applicable to the idolatrous people of Mecca only, these latter texts being more vehement and forcible in their tenor and signification in comparison with the rest.—It must therefore be acknowledged, that any person seeking a true interpretation of scriptural passages of a denunciatory character, should first, by a careful regard to the context, and by study of cotemporary history, make himself acquainted with the speci-

جان لينا چاہئے كه همارے كلام الله ميں بہت سے احكام هيں انميں سے بعضے عام هيں اور بعضے خاص هيں پهر خاص احكام ميں بہت تفصيل هى بعضے مخصوص اهل كتاب سے هيں بعضے خاص عيسائيوں سے هيں بعضے مشركوں سے هيں پهر ان ميں سے بهي كئي قسم هي بعض معامله خاص اور وقت خاص كے لئے تهے بعض مكه كے سوا اور ملكوں كے مشركوں كے لئے تهے بعض خاص مكه معظمه كے مشركوں كے لئے تهے كه وه به نسبت جمع احكام كے سخت تر تهے پهر جو شخص همارے كلام الله سے احكام نكالنے چاہئے اوس پر واجب هے كه اِن تمام حالات اور جميع شرايط سے واقف هو همارے ان مهربانوں نے كيا كيا كه تمام آيتيں قتال و جدال كي جو مشركين يا خاص مكه كے مشركين اور وقت خاص

al circumtances, --the times, seasons and purposes, for which such ordinances were sent down from Heaven. --- Our worthy commentators have however scorned to go to work so tediously, and in their eager haste, have chosen the simpler course of collecting together all the verses relating to war and slaughter they could find, without the smallest regard to their peculiar and special application to times and to peoples long since departed! Verily, an illiberal proceeding of this nature must convince any dispassionate man, that these gentlemen had for their object, --not the sifting of truth, but the holding up of Mahomedans to public execration, —the exciting against them a bitter feeling of rancour and hostility, and sowing the seeds of animosity between the governed and their governors.

کے تھیں ان سبکو ہندوستان کے فساد اور عیسائیوں کے قتل پر لکھ دیا اس سے صاف پایا جاتا ھے کہ ان کا مقصد بجز اس کے کہ حکام کو مسلمانوں سے ناراض کریں اور کچھ نہ تھا *

As regards the Juhad, it is not sought to be denied, that it is one of the articles of our Faith, and it is needless to expatiate upon its praises; but be it observed, that the *modus operandi* and the rules and regulations connected with it, have been carefully and exactly laid down, by the unerring hand of Divine Wisdom, and it is not therefore to be supposed for a moment that fraud, deceit, or revolt, enter

فضایل جهاد کے لکھنے کیا فایده هي یهه بات ظاهر هے که جهاد مسلمانونکا ایك مذهبي مسله هے اس کے قواعد ایسے قاعده پر مبني هیں جس میں ذرا بهي دغااورفریب اورغدروبغاوت اوربے ایماني نهیں اس هندوستان کي بغاوت کو اوس سے کیا علاقه جو ان آیتوں اور حدیثوں کو هندوستان کي بغاوت اور اس

هنگامه کي بے ايماني اور بے رحمي پرلاتے هيں۔*

into the elements that constitute a holy war. It is impossible that the rebellion in India could have the remotest connection with a Juhad, and our detractors are quite at sea when they attempt to draw a parallel between the two!

مجھکوکمال تعجب ھے ان جنٹلمین لوگوں سے جنکي تہذيب اور حکمت ملکوں‌میں مشھور ھے اور وہ بے باکانه اپني تحرير و تقرير ميں علانيه ايك خاص قوم کو الفاظ ناملايم اور نازيبا للکھتے ھيں اورکہتے ھيں‌اورنھيں ڈرتے اوس‌دن‌سے جوآنےوالا ھے جسميں دل کي برائياں پوچھي جاويں گي اور کيا جواب‌ديوينگےاسوقت‌جسوقت‌حضرت عيسىٰ مسيح‌عليه السلام‌پوچھينگےکه انجيل مقدس ميں بھي ميں نے تمکو نصيحت کي تھي جسپر تم چلے تھے۔*

It is most astonishing and scarcely credible, that well-bred and learned gentlemen, belonging to a nation renowned for their high administrative talents and scientific skill, should openly and unscrupulously, both in their speeches and writings, brand with the foul infamy of treason, an entire class of people, simply because they are Mahomedans! Have those men no thoughts of the great day that is to come, when the secrets of all hearts shall be probed and laid bare? and what reply can they make at that solemn hour, when the Messiah puts to them the searching question, whether the conduct they pursued upon earth has been in conformity with the precepts of his holy Gospel?

قوم کو برا کھنا کيا معني ھے کوئي قوم ايسي‌نھيں‌جسميں‌اچھے برے سب قسم کے آدمي‌نھوں‌يھي‌مسلمانوں کي قوم جنکوھمارے مھربان متکلمين اور مصنفين کتب بغاوت نے جوچاھا ھی سوکھاھی‌انميں‌سے لاکھوں‌آدمي‌ايسے

To defame and vilify an entire class and creed is monstrous and palpably unjust, for there is no class of people upon earth in which there is not an admixture of both good and evil.—Our detractors have had their fling at us and there has been no lack of vituperation; yet there are hundreds of thousands of

Mahomedans who in the sight of the All-seeing God are innocent in heart and deed of the foul enormities, so flagrantly laid to our charge, while others again, who may be reckoned by hundreds, have in their devoted loyalty to the State, sacrificed life and property, honor and reputation, and have endured hardships and trials grievous to be borne. Is it fair and honest then to hurl contumely and reproach indiscriminately against Mahomedans in general as a class, and grieve the hearts of the well affected as well as the disaffected? The summary of the whole argument is simply this; the rebellion was a popular outbreak and not confined to one class or creed. Assuredly it was a decree of fate, and many of those who in the frenzy of the moment cast in their lot with the rebels, have paid the penalty of their insensate folly, while the remnant of the days of such as still survive must be marked by grief, and remorse and shame. But it is idle and wicked to connect the revolt with the principles of our religion, for how can religion foster cruelty, tumult, and disorder?

هیں جواوں گناهوں سے جومتکلمین اور مصنفین کتب بغاوت ان کي نسبت لگاتے هیں اس سے خدا کے سامنے پاك هیں سینکڑوں آدمیوں نے سرکار کي خیر خواهي میں اپني جان ومال عزت و آبرو کي مصیبت اٹھائي پھرتمام قوم کوعلانیه براکہنااورخیرخواه وبدخواه سب کے دلکو رنجیده کرنا کیا معني هے حاصل یهه که ان فسادات کو مذهبي باتوں سے کیا علاقه هے ایك تقدیري فسادتهاوه هوا هر ایك نے بقدراپنے رنج و تکلیف کے گو وه خیال ان کا غلط هو فسادکیاکسي قوم پرخصوصیت نهیں*

O Syud! hold thy peace, and repine not against the will of Destiny. Verily, the opprobrium that has been cast upon us is a just punishment for our shortcomings and

اوسید خاموش کوئي مقام شکایت نهیں واقع میں همارے هي شامت اعمال هي همارا دل هماري جان گناهوں سے

بهر گئي هي جو کچه پيش آتا هي
اسيکي مصيبت هی سچ فرمايا خدا
تعاليٰ نے اپنے کلام ميں*

القرآن سوره رعد آيت ١١ ان الله
لايغير مابقوم حتي يغيروا ما بانفسهم
واذاراداالله بقوم سوء فلامردله ومالهم
من دونه من وال يعني الله نهيں بدلتا
جو کسي قوم کو جب تک وه نه بدليں
جو ان کے دل ميں هے اور جب چاهے
کسي قوم پربرائي پهروه پهرتي اورکوئي
نهيں انکو اسميں مددگار*

بس خدا هي کے سامنے اپنے گناهوں
سے توبه کرني چاهے آمين*

لاحول ولاقوة الله بالله ميں کهاں تها اور
جولاني قلم مجهے کها ں کهينچ لائي اب
بهترهے که ميں اسکو بس کروں اور جو
ميرا مطلب هے اشکو لکهوں*

backslidings. Our ears are polluted with sin, and God has visited us with his own displeasure. It is truly set forth in his holy word as follows;

"Verily God will not change his grace which is in men until they change the disposition in their souls by sin. When God willeth evil on a people there shall be none to avert it; neither shall they have any protector beside him".—*Alkoran Soora Rad v.* **11**.- *Sale's Trans ; Ch. XIII.*

It behoves us therefore to repent of our sins in dust and ashes, and humbly to implore forgiveness from the fountain of Divine Mercy.

Alas! Alas! how have I wandered from my subject! My erratic pen has led me into this lengthy digressin, which must now be closed; in order that I may return to my narrative.

منشي امام الدين صاحب تحصيلدار مرادآباد

منشي امام الدين صاحب تحصيلدار مرادآباديه افسرزمانه غدرميں كوتوال مرادآباد كے تهے ١٢ كمبخت مئي سنه ١٨٥٧ع كو جب ميرٹه كے فساد كي خبر پهنچي تو اسيوقت سے انهوں نے بقاء انتظام سركاري پر چست كمر باندهي دفعتاً ١٨ مئي كو ٢٥ يا ٣٠ تلنگه باغي نمبر ٢٠ بيلي پلٹن كے مظفرنگرسے آئے اوركهيڑه كے جنگل ميں كانگن كےپل كےپاس مقيم هوئے صاحب مجسٹريٹ بهادرنے انكي جاسوسي كي تدبير كي يهه افسر آدهي رات كو تنها وهاں گئے اورتمام حال تحقيق كركر لائے اور پهر صاحب مجسٹريٹ بهادر كي همراهي ميں اونپر حمله كيا كه ايك تلنگه مارا گيا اور كئي تلنگه معه خزانه كے جواوں پاس تهاگرفتارهوئے ١٩ مئي كو جب جهلخانه ٹوٹا تو نهايت سعي سے بهت سے قيديوں كوگرفتاركيا *

٢١ مئي سنه ١٨٥٧ع كو ايك گروه بدمعاشوں كارامپورسے آيااوررام گنگا كے كناره پر ٹهرا يهه معلوم هوا كه منو نامي

Moonshee Emamuddeen.

Tahseeldar of Moradabad.

At the time of the outbreak this officer held the post of Cotwal of Moradabad. On the 12th of the ill-starred month of May, 1857, the news arrived of the Meerut mutiny, and he at once addressed himself resolutely to the maintenance of order in the city. It happened that on the 18th May, a party of 25 or 30 men belonging to the 20th N.I., came from Moozuffernuggur, and encamped in the Kherah Jungle, near the Kangun bridge. The Magistrate being anxious to obtain intelligence of the movements and designs of these fellows, the Cotwal penetrated among them, unattended, at midnight, and ascertained all he wanted to know; he then accompanied the Magistrate in his attack against the mutineers, in which one man was killed, and several taken prisoners, having about them the treasure they had plundered. On the 19th May, when the convicts broke from Jail, it was owing to the exertions of the Cotwal on that occasion also, that many of them were retaken.

On 21st May a gang of Budmashes came over from Rampore and took up a position on the banks of the Ramgunga. They had been

بدمعاش نے جو مولوي کے نام سے مشهور
تها انکو بلایا هي یهي معرکه هی جسکو
همارے مهربانوں نے مشهور کیا هی که
مرادآباد میں مسلمانوں نے جهاد کیا تها
اور محمدي جهنڈا کهڑا هواتها.*

یهه منوپوتا تها مولوي وجیهه الدین
کا اور بهتیجا تها مولوي اسمعیل کا جو
چندبرس هوئے که شاه اوده کیطرف سے
سفیر هوکر لندن گئے تهے اور وهاں سے
مراجعت کے وقت مرے اس منو کا
اصلي نام وهاج الدین تها وضع اسکي ایسي
تهي جیسے اچهي بدمعاشوں کي هوتي
هی مطلق لکها پڑها نه تها یهاں تک
که اپنا نام بهي نهیں لکه سکتا تها
بدمعاشي کا یهه حال تها که جرایم
سنگین میں دو دفعه قید هوچکا تها ایك
دفعه دس برس ایك دفعه سات برس
پچهلي قید جهلخانه میں پوري کي
تهي اب هماري کتاب پڑهنے والے خود
انصاف کرلینگے که یهه شخص مسلمانوں
کي مذهب کا مولوي اور خدا پرست
تها یا بدمعاش.*

غرض که جب اس گروه کے آنے کي
خبر پونچهي تو جناب مستر جان

invited, it seems, by a vagabond named Munnoo, popularly styled a Moulvie; and this is the real origin of the story disseminated by our dear friends to the effect that the Mahomedans of Moradabad begun the Juhad by unfurling the green banner of faith.

This fellow Munnoo was the grandson of Moulvie Wujjeeooddeen, and nephew to Moulvie Ismaeel, who went to London many years ago, on deputation from the King of Oude, and died on his way out. Munnoo's real name was Wahajooddeen, and his habits and his manners proclaimed him to be a finished scoundrel. Utterly illiterate, he could not write his own name, and twice he was sentenced to imprisonment for his heinous crime, once for 10, and the second time for 7 years, the term of which latter sentence he completed in Jail. With these facts before them, I will leave my readers to decide, whether it is likely that so degraded and despicable a character could really be regarded as a religious guide and pastor by respectable Mahomedans.

The Magistrate, taking with him Tajooddeen, the brother of Emamooddeen,

proceeded to attack the Rampore Budmashes, who were soon dispersed, leaving behind them several of their comrades who were wounded and taken prisoners.

کري کرافٹ ولسن صاحب بهادر نے بمعيت منشي تاج الدين کے جو بهائي اس افسر کے هيں اونپر حمله کيا کچھ لوگ بهاگے کچھ زخمي هوکر پکڑے گئے*

Owing to the Cotwal's excellent arrangements, and to the vigilant watch maintained by him over the proceedings of Munnoo, he had no opportunity of holding any personal communication with the men from Rampore; and all anxiety on the subject was finally allayed by the Cotwal attacking Munnoo with his police, in which attack the ringleader and one of his misguided followers were slain, and several others captured.

اس افسر نے شهر ميں بذريعه اپنے عهده کوتوالي کے ايسا انتظام کيا که منو کو فرصت ملنے کي اون بدمعاشوں سے نه ملي اور في الفور منو کو اپني کوتوالي کے انتظام سے گهير کر ماريا ايك آدمي اور اسکا همراهي ماراگيا اور چند گرفتار هوئے*

When at length the progress of anarchy and revolt warned the authorities to start for Meerut, the Cotwal also left the city, and sought concealment in the jungles from the fury and vindictiveness of the rebels whose hatred he had provoked by his devotion to the State. He contrived to join Mr. Saunders, who was the Magistrate of Moradabad, and remained with him until he returned with Mr.Inglis, who was appointed Magistrate of the district in succession to Mr. Saunders. A column under

جبکه انتظام مرادآباد کا بالکل هاته سے جاتا رها اور حکام ميرٹه تشريف ليگئے تو يهه افسر بهي کوتوالي چهوڑکر بهاگ گئےاوربدمعاشوں اورفوج نمکحرام کے ڈر سے جنگلو جنگلو مخفي رهے پهر موقع پاکربحضورمسترساندرس صاحب بهادر جو اس زمانه ميں مجسٹريٹ مرادآباد تهے حاضرهوئے جب مستر جان انگلس صاحب بهادر مجسٹريٹ مرادآباد مقرر هوئے اور حکم روانگي

General Jones had been detached from Roorkee to march into Rohilkhund, and Mr. Inglis accompanied it. By this Officer, Eemamooddeen was nominated to be Tuhseeldar of Kosheepoor, but he afterwards went on with Mr. Inglis, who remained with the column during its march to Bareilly, Shahjehanpore, and Mohumdee, until he finally returned to this district *via* Budaon. All this time he acquitted himself with his wonted zeal . and fidelity of every duty which was assigned to him; and when they came back to Moradabad, he was appointed Tuhseeldar of that place.

فوج کاروهیلکھنڈکو صادرهواتو صاحب ممدوح کے ساتھ همراه اس فوج کے جوروڑکي میں زیر حکم جنرل جونس صاحب بهادرکے جمع هوئي تهي مرادآباد میں آئي اور تحصیلدار بلاري مقرر هوئے پھربسبب ضرورت خاصکے اوسي کمپو کے ساتھ همراهي مستر جان انگلس صاحب بهادر بریلي کو روانه هوئے اور شاهجهانپور اور محمدي تک ساتھه رهے اور اس درمیان میں جو کام متعلق هوا نهایت خیر خواهي سے انجام دیا پھر بدایوں هوتے هوئے مرادآباد میں آئے اور خاص مرادآباد کي تحصیلداري پر مقررهوئے۔*

In addition to this promotion, his loyalty has been rewarded by the gift of a village with a jumma of Rs.1,000.

بعوض اس خیرخواهي کے علاوه ترقي عهده کے ایکهزار روپیه کي جمع کا گانوں سرکار سے مرحمت هوا۔*

Since allusion has incidentally been made in the course of this narrative to what is known as the *Mohumdee Jhunda,* I think it right to say a few words here on the subject. It cannot be denied that our commentators who have written *ex-cathedra* on the causes and features of the mutiny, have boldly pronounced the planting of

هماري اس تحریر میں ایك جگه محمدي جهنڈے کا نکر آیا ضرور هے که هم اسکا بهي کچه حال بیان کریں جان لیناچاهئے که یهه جو بعضے متکلمین اور مصنفین کتب بغاوت خیال کرتے هیں که محمدي جهنڈیکا کهڑا کرنا کوئي مذهبي بات هی یهه محض

غلط هے مذهب میں اس طرح پر اسکي
کچھ اصل نهیں ایك قدیم دستور تمام
قوموں کا هے که جب دوفوجیں جمع
هوتي هیں اون فوجوں میں نشان هوتے
هیں هر ایك قوم کي فوج کا نشان اسکے
نام سے مشهور هوتا هے یهه جو مشهور
کررکها هے که واسطے قایم کرنے جهاد کے
محمدي جهنڈا کهڑا هوتا هی محض
بے اصل بات هے *

the flag to be a symbol of intolerance and bigotry although in point of fact it has no connection whatever with religious feelings! It is truly a matter of astonishment, that any unworthy suspicion of this nature should have found a place in the minds of liberal men, when everybody knows that the display of a Flag as an emblem of war or truce is a practice that has been observed universally from the most ancient times, by people of every nation. When two contending armies appraoch the field of battle, each waves its national or distinguishing banner, in conformity with ancient custom; and that is all. To connect the raising of the Mahomedan standard with the organization of a Juhad, is certainly rather a fanciful idea!

اس تمام هنگامه میں مینے اپني
آنکهسےدیکهاکه جهاں‌دوغول واسطے
آپسکي لڑائي‌کے‌جمع‌هوئے‌هیں‌سب کے
ساته نشان تهے هندوکیااورمسلمان کیا
یهاں تك که جب مسلمان ایك غول
نے دوسرے مسلمان غول پر چڑهائي
کي تب بهي دونوں کے ساته نشان تهے
مگر یهه مسلمانوں کي بدبختي تهي
که جهاں‌جهاں‌مسلمانوں‌کے غول میں

Throughout the Rebellion I have myself seen flags borne aloft by hostile factions, whether Hindoos or Mahomedans, and these insignia of battle were also present when the antagonistic forces on both sides were Mahomedans only! It is however of a piece with the shadow of misfortune clinging to the people of this faith, that the observance of a mere time-honored custom should, in their case, be wilfully distorted into an act of fanaticism, in order to afford a pretext for the charge gra-

tuitously levelled against them, of inciting a Juhad; when really and truly, nothing of the sort was ever in contemplation! The belief, however, gained ground, even among the lower orders of the population, who found it convenient when urging upon the notice of the local authorities, charges of outrage and plunder committed in the fury of the Rebellion, to saddle the Mahomedans with a large share of the blame; and to conclude their story with the usual assertion so blindly accepted—"Sir, the Mahomedans raised the *Mahomdee Jhunda,* and made a Juhad upon us, by which they earned the merit of becoming Ghazees, or martyrs to the faith!" Our Detractors eagerly caught up the cry, and echoed it far and wide, without condescending to make any enquiry, whereby truth might be elicited, and the falsity of such idle statements detected and exposed.

Copies of the certificates given to Eemamooddeen, and of the official reports submitted in his behalf, are hereunto appended in extenso.

نشان تھے اونکو متکلمین اور مصنفین کتب بغاوت نے ایك مذہبي بات قرار دي اورمحمدي جھنڈااس کانام اسطرح پر لیا که جس سے ایك مذہبي جهاد کي بات پائي جاوے حالانکه کیسا جهاد کیسا محمدي جھنڈا جتنے مقدمه آپسکی لوٹ اورغارت کے قایم هوئے اون میں سے بہت سو میں یهي مذکور هوا که خداوند مسلمانوں نے تو همپر جهاد کیا تھاوه توگاجي بنے تھے هجور انهوں نے محمدي جھنڈا کھڑا کیا تھا همارے مهربان متکلمین اورمصنفین کتب بغاوت نے اصلي حال پرغورنکرکر ناحق جهاد جهاد کا مسلمانوں پر غل مچادیا اب هم اس مقام پر اس افسرکي جو رپورٹیں هوئیں اورجوسارٹیفکٹ اسکوملے بجنسه نقل کرتے هیں۔*

ترجمه سارٹیفکٹ ساندرس صاحب

مجکو کمال خوشي هے درباب تصدیق اس امر کے که آخر ماه مئي اورابتدائے جون سنه ۱۸۵۷ ع میں جب غدر شروع هوا پہلے بگڑجانے پلٹن

I have much pleasure in certifying that Immamoodeen, Kotwal of Moradabad, throughout the disturbances which took place during the latter part of May and commencement of June, 1857, be-

fore the final mutinying of the 29th N. I., behaved in the most courageous and meritorious manner and although a Mahomedan was stedfast and most faithful to the British Government. When the Budmashes of Moradabad rose, and placing themselves under the leadership of one Molvee Munnoo, endeavoured to incite the whole Mahomedan population to rise and exterminate the Christian population, without the slightest hesitation and without asking for further assistance the Cotwal took immediate steps to put down the rising through his Police. The ringleader, Molvee Munnoo and 2 or 3 of his chief associates were killed, and the rising was at once suppressed. When the European Officer, Civil and military, made their escape, the Kotwal was also obliged to fly and conceal himself, as his conduct on the above occasion exposed him to the bitter hatred of the whole mahomedan population. His brother Tajoodeen, the Darogah of the bridge, also did good service, and set down the leader of a party of Puttans, who came over from Rampore to raise the green flag of Islam on the sand of the Ramgunga in front of Moradabad. I never saw a better police officer than Kotwal Immamoodeen and consider him deserving of

اونتیس کے امام الدین کوتوال مرادآباد
کے تھے اور کمال هي جوانمردي اور
جانفشاني سے باوجود مسلمان هونیکي
خیرخواهي سرکارکرتے رهےاورجسوقت
بدمعاشان مرادآباد معه دیگر مسلمانان
بسر کردگي مولوي منو مستعد فساد
اور آماده قتل اور خونریزي صاحبان
انگریزکي هوئے اسوقت بهياس شخص
نے بلااستدعاے معاونت تدبیر قرار واقعي
واقطے انسداد فساد کے کري اور معرفت
اهالیان پولس کے اوں لوگوں کو گهیرلیا
چنانچه مولوي منو معه دوتین آدمي
همراهي اپنے مارے گئے اور وه هنگامه
کم هواهرگاه حکام ملکي وجنگي مرادآباد
سے تشریف لیگئے اسیوقت سے کوتوال
مذکور بهي فرار هوکر مخفي هوگیا اس
نظرسے کهیهشخص خیْرخواه سرکار
مشهور و معروف تها اور مسلمان اس
ضلع کے مخالف اس کے تهے تاج الدین
داروغه پل جو ان کا بهائي هے اچهي
خیرخواهي کرتا رها چنانچه رامپور سے
پتهان لوگ جو یهاں آئے اور ام گنگا کے
کناره محاذي شهر مرادآباد کے محمدي
جهنڈا کهڑا کرنا ٹهرایا اسي تاج الدین نے

every consideration and reward from the British Government.

(Sd.) **C. B. SAUNDERS,**
Delhi, 18th March 1858.

Immamoodeen, Kotwal of Moradabad, has been with me since I left Meerut. He has done good service during that time, he behaved with great courage and fidelity last year at Moradabad, and deserves promotion. I am sorry that I cannot give him anything.

JOHN INGLIS,
Bareilly, May 1858.

Immamoodeen, Tahseeldar of Moradabad, was the Kotwal at the time of the outbreak, when he acquitted himself manfully and well. He joined me at Bareilly, was with me from Bareilly to Mohomdee, Shajehanpoor, and Budaun, assisting me in the miscellaneous

انکے سرداروں کو روکا تھا غرض همنے امام الدین سے بہتر کوئي افسر پولیس نهیں دیکھا اور همارے نزدیك مستحق سرفرازي اور لایق عطا انعام کے هیں*۔

دستخط سي بي ساندرس صاحب

مقام دهلي مورخه هیزدهم

مارچ ۱۸۵۸ع

ترجمه سارٹیفکت انگلس صاحب

جب سے همنے میرٹھ جھوڑا امام الدین کوتوال مرادآباد همارے ساتھ رهے اور اس عرصه میں اچھے اچھے کام کرتے رهے اور پارسال نهایت دلیري اور خیرخواهي کے ساتھ پیش آئے تھے مستحق ترقي کے ضرور هیں مگر افسوس یهه هے که همسے انکي ترقي کچھ نهیں هوسکتي*

دستخط جان انگلس صاحب مقام بریلي

مورخه مئي سنه ۱۸۵۸ع

ترجمه سارٹیفکٹ رکٹس صاحب

امام الدین تحصیلدار مرادآباد بروقت غدر کوتوال تھے اور اچھي کارگذاري کي هم کو بریلي میں ملے تھے اور محمدي اور شاهجهاں پور اور بدایوں تك همارے ساتھ رهے اور کاروبار متفرق متعلقه

work which falls to the duty of the Civil officer accompanying a column. He acquitted himself in all respects much to my satisfaction; on reaching Moradabad I made him Tuhseeldar of Kasheepoor and then of Moradabad itself. In both situations he has done well, and has done good service in apprehending various rebels, and in his heavy criminal and revenue duties his conduct will procure him many enemies, who no doubt will try to undermine him some day. But he has done good service in time of need, and I recommend him to the consideration of all who may come after me in charge of this treacherous city and troublesome district.

(Sd.) **G. M. RICKETTS,**
Moradabad, 28th October 1858.

افسر همراهي فوج ميں هماري اعانت
كرتے رهے غرض بهر حال هم انسے بهت
راضي رهے اور بروقت پهچنے مرادآباد
كے همنے كاشي پور ميں تحصيلدار مقرر
كيا اور وهاں سے خاص مرادآباد ميں
تبديل كرلياغرض‌دونو جگه پركارگذاري
ان كي بهتر هوئي اور كام فوجداري اور
مال ميں بخوبي مستعد رهے اور كئي
باغيوں كو كوشش كركے گرفتار كرايا اور
اس خيرخواهي اور جواں مردي كے
سبب چند اشخاص انكے دشمن هوگئے
تعجب نهيں كه وه لوگ كچه بدسے
پيش آويں‌چونكه ايسے نازك وقت ميں
ان كي كارگذاري قابل تحسين هوئي هى
لهذا هم كو منظور هي‌كه جوافسر هماري
بعد اس ناقص اور دغا باز ضلع ميں
آوے ان كي خاطر ملحوظ ركهي.*

دستخط ركٹس صاحب مقام
مرادآباد مورخه بست هشتم
اكتوبر سنه ١٨٥٨ ع

ترجمه‌سارٹيفكٹ‌كرنيل‌كوك‌صاحب

Immamoodeen, Tahseeldar of Moradabad, remained stedfast to the British Government through the rebellion of 1857, and accompanied the column

امام الدين تحصيلدار مرادآباد ايام
غدرميں‌خيرخواه‌سركار رهے اور بروقت
روانگي فوج زيرحكومت جنرل جونس

صاحب بمقام بريلي اور هر ايك موقع
پراچھاکام کرتے رهے اوراپني خيرخواهي
ظاهر کرتے رهے اور جسوقت که فوج
مذکور بريلي سے محمدي اور بدايوں پر
چڑھے تب بھي ان کي کارگذاري سے
صاحب مجسٹريٹ اور همکو بہت آرام
ملتا رها اور هر ايك مقام پر خبر معتبر
پہچاتے رهےغرض يہه افسربہت هوشيار
اور نهايت لئيق هيں۔

دستخط کرنيل جان کوك صاحب
کمانير مرادآباد مورخه
يازدهم دسمبرسنه ۱۸۵۸ع

under command of Genl. Jones in its advance to Bareilly; he did good service on all occasions and proved himself a worthy and loyal servant of the Government; he was especially useful to my Brigade and to the Magistrate, Mr. Inglis, in his advance on Bareilly, and afterwards in the advance to Pilleebeet, Mahomedee, and Budaun. He is an intelligent official and gave good information on all occasions.

(Sd.) **JOHN COKE**
Lieut. Col. Cmg. Moradabad.
11*th December* 1858.

ترجمه سارٹيفکيٹ الکنٹڈر صاحب
کمشنر روهيلکهنڈ

همکو کمال خوشي هے اس بات کے
تصديق کي که امام الدين تحصيلدار
حالنےايامغدريعني سنه ۵۷ و سنه ۵۸ع
ميں سرکار کي خيرخواهي کي اور
پسنديده تر يہه هے که باوجود ايسي
کارگذاري کے کبھي کچھ خود ستائي
نهيں کي اور نه خواهش انعام کي پيش
کي حکام نے بخوشي خاطر جو کچھ
مرحمت فرمايا لے ليا همکو اميد هی که

I have pleasure in certifying that I believe Immamoodeen, at present Tuhseeldar of Moradabad, to have been a loyal subject of the British Government throughout the year 1857-58. He has in my eyes the further great merit of having done his duty without boasting of it and seeking for reward other than that spontaneously given by his Superiors. I hope and believe that he will continue to do well and therefore prosper.

(Sd.) **R. ALEXANDER,**
Comr. of Rohilkund,
Agra, April, 1859.

بدستور سابق نیك نامي سے اپنا کام
کرتے رهیں گے۔
دستخط آر الکنڈر صاحب کمشنر
روهیلکهنڈ مقام آگرہ مورخه
ماه اپریل ۱۸۵۹ع

ترجمه انتخاب فهرست خیر خواهان
ضلع مرادآباد

بروقت شروع غدر کے امام الدین کوتوال
مرادآباد کے تهے اور بہت خیرخواهي
سے اپنا کام انجام دیا چنانچه جسوقت
بدمعاشان مرادآباد نے بافسري مولوي
منومسلمانوں کو آماده قتل انگریزوں کے
کیاتواسي افسرنے بسرگردگي بهوپ سنگه
قوم هندو اوردیگر اهل پولیس کے معرفت
باختیار خود مولوي مذکور کو قتل کیا
اگرچه دوباره انتظام هونے کے وقت بعهده
تحصیلداري ترقي ان کي کي گئي هی
الابطور انعام ایك گانو جمعي پانچ سو
روپیه خاص بریلي ان کے وطن میں
مرحمت کیا جاوے تو بہت مناسب
هی*

Extract from the List of Persons eminent for loyalty, in Zillah Moradabad, during the late disturbances.

He was Kotwal when the disturbances occured at the station and performed his duties most satisfactorily when the Budmashes of Moradabad placing themselves under the leadership of one Moulvie Munoo endeavoured to incite the Mahomedan population to rise and exterminate the Christians. Imamoodeen had the Moulvie killed by his Police of his own instance, sending a hindoo named Bhoop Sing (since made Tuhsildar) in command of the party.

This person was formerly a Kotwal, and has since the restoration of Government authority in this District been promoted to Tuhsildar. A village of 500 Rupees Jumma in his native district of Bareilly would be a suitable reward.

نقل مطابق اصل دستخط
جانسین صاحب ٹپٹي کلکٹر

(True copy)
(Sd.) **W. JOHNSON,**
Deputy Collector.

Extract of a letter from the Assistant Secretary to the Government of the North Western Provinces, to the Commissioner of Rohilcund, (No.121) dated 19th January, 1859. Foreign Department.

Para. 6. On Immamooddeen, Kotwal, a village in the Bareilly District at a Jumma of Rs. 1000.

True Extract
(Sd.) **WM. JOHNSON,**
Deputy Collector.

To J. H, BATTEN ESQ.,
Offg.Comr. of Rohilcund.

ترجمه انتخاب چهٹي سکريٹري گورمنٹ
اضلاع غربي بنام صاحب کمشنر روهيلکهنڈ
لمبر ۱۲۱ مرقومه ۱۹ جنوري
سنه ۱۸۵۹ع

دفعه ششم—امام الدين کوتوال سابق
کوايک گانو بجمع هزار روپيه ضلع بريلي
ميں مرحمت هوا*

نقل مطابق اصل دستخط
جانسين صاحب ڈپٹي کلکٹر

Sir,—The orders of Government No.121, dated 19th January last, para.6, sanction the grant to Immamoddeen, the present Tuhsildar of Moradabad, of a village in the Bareilly District paying a jumma of Rs.1000; no particular village was specified.

2nd. It was originally proposed to give Immamamooddeen his reward in Bareilly because his home was supposed to be in that District. This however was a mistake, for although his family originally came from Bareilly it has for a long time past being settled in Moradabad and retains no interest in the former District. Immamooddeen is therefore desirous of receiving his reward in this District in which his home is situated.

ترجمه چٹهي اسٹريجي صاحب
مجسٹريٹ ضلع مرادآباد مورخه
۱۸ مئي ۱۸۵۹ع لمبري ۱۴۳
بنام صاحب کمشنر بهادر روهيلکهنڈ
بموجب حکم گورنمنٹ مورخه نوزدهم
جنوری ۱۸۵۹ع لمبر ۱۲۱ امام الدين
حال تحصيلدار مرادآباد کو ايک گانو
بجمع ايک هزار روپيه واقع بريلي مرحمت
هوا مگر تصريح نام کسي گانو کي نهيں
لکهي*

دفعه دوم—سابق ميں اس خيال سے
که وطن امام الدين کا ضلع بريلي هی
يهه تجويز هوئي تهي که گانو جو انکو

3rd. His loyalty has been so great and his services have been so valuable, both before during and since the Rebellion that I beg to recommend that his request be granted and I propose that the sanction of Government be solicited to this alteration in his reward.

I have &c.,

(Sd.) **J. STRACHEY,**

Offg. Magistrate

Moradabad Magistracy }
18th May, 1859. }

True Copy.

WM. JOHNSON,

Dy. Magistrate.

مرحمت هو بريلي ميں هو سو يهه بات غلط هوئي كيوں نے اب معلوم هوا كه بزرگ ان كے حقيقت ميں بريلي كے تهے مگر مدت سے مرادآباد ميں بود وباش كرلي هى اور كچه تعلق بريلي ميں نهيں رها لهذا انكي درخواست يهه هے كه اسي ضلع ميں گانو بهي مرحمت فرمایاجاوے*

دفعه سوم— جوكه قبل غدر اور نيز بعدغدر كے اس شخص سے خيرخواهي اور عمده كارگذاري عمل ميں آئي لهذا هم درخواست كرتے هيں كه حكام گورنمنٹ اس درخواست كو منظور فرماويں*

دستخط

جي اسٹريجي صاحب مجسٹريٹ

ترجمه چٹهي سكرٹري گورمنٹ لمبري ۷۷۲ مورخه ۲٤ جون سنه ۱۸۵۹ع بنام صاحب كمشنر روهيلكهنڈ

دفعه اول— چٹهي آپكي لمبري ۲۰۷ مورخه ۲۳ ماه مئي سنه ۱۸۵۹ع اس درخواست سے كه ايك گانو واقع بريلي جمعي ايك هزار روپيه جو واسطے دينے امام‌الدين تحصيلدار كے بطورانعام منظور

Copy No. 772.

From G. COUPER, Esq., *Secretary to the Government of the North Western Provinces, to* **J. H. BATTEN, Esq.**, *Offg. Commr. of Rohilcund.*

Dated Allahabad, the 24th June, 1859.

Sir, —I am directed to acknowledge the receipt of your letter No. 207, dated 23rd ultimo, requesting that the village bearing a jumma of Rs. 1000, which was sanctioned by

the Government as a reward to Immamooddeen, Tehsildar, be granted in the Moradabad District where the Tehsildars family have settled down, instead of in the Bareilly District as previously authorized.

2. In reply I am desired to intimate that His Honor the Lieutenant Governor has been pleased to sanction your recommendation, but at the same time you are requested to instruct the Collector of Moradabad, after selecting the village, to ascertain and report as accurately as possible its actual and fairly estimated assets.

I have &c.,
(Sd.) **G. COUPER,**

هوا هی سو موضع مذکور بنظر اس امر کے که تحصیلدار مذکو ضلع مرادآباد میں بود باش رکھتا هے اسي ضلع میں مرحمت فرمایا جاوے همارے پاس پہنچي۔*

دفعه دوم— اس کے جواب میں آپکو اطلاع دي جاتي هے که نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے اس درخواست کو منظور فرمایا مگر چاهئے که آپ صاحب کلکٹر کو ارشاد کریں که بعد تجویز کرنے گانو کے اسکي حیثیت سے همکو اطلاع دیں*

دسخط جي کوپر صاحب
سکرٹری گورنمنٹ

Nawab Nubbee Buksh, Khan Bahadur

نواب نبي بخش خاں بهادر

This Mahomedan nobleman has long been a resident of Delhi, and was there throughout the siege and fall of that city. He held the office of Vukeel from the King to the Durbar of the Resident; an office which had been conferred upon him by Akber the 2nd.

یہہ نواب صاحب دهلي کے رہنے والے هیں اکبرشاہ ثاني کے عہد میں بادشاہ کي طرف سے دربارصاحب ایجنٹ بهادر میں وکیل هوئے تهے اور عزت و خطاب پایا تهاجب یہہ آفت دهلي میں برپا هوئي تو یہہ نوابصاحب دهلي میں تشریف رکهتے تهے اورتمام ایام محاصرہ میں وهیں رهے*

When the ruthless mutineers commenced giving free scope to their wild passions for plunder and slaughter, they seized 43 Christian persons found in the city, among whom were women and children, and took them into the King's fort, intending to kill them there. Everybody condemned the brutality of the unbridled and mutinied soldiery, and everybody commisserated the sad condition of helpless Christian victims; but, paralysed by fear, and overwhelmed with horror, no potent voice could be raised to plead with their merciless captors;—no arm of might stretched forth to rescue them from their fatal grasp. Yet this Nuwab made one effort to save these Christian captives, for he addressed a letter to the King in which he

جب‌کہ‌فوج‌باغي‌نمکحرام‌نے‌دهلي‌میں قتل وغارت‌مچایاتوتین‌تالیس عیسائیوں کو جنمیں مرد اور میم اور بچہ تهے گرفتار کرکر قلعہ میں بارادہ قتل لیگئے اگرچہ سب لوگ انکي اس حرکت وحشیانہ کو ناپسند کرتے تهے اور خلاف مذہب جانتے تهے مگر کچھ تو اپني حماقت اور کچھ ناتجربہ کاري اور کچھ بزدلي سے نہیں جانتے تهے کہ هم کیا کریں مگر ان نوابصاحب نے انکے بچانے کے لیے تدبیر کي اور بادشاہ کو ایک عرضي لکهي کہ اول فتويٰ لیا جاوے کہ ان کا قتل کرنا مذهب کے بموجب درست هے یا نہیں کیوں کہ وہ یقین

besought him not to sanction the massacre for which the soldiery were thirsting, and earnestly recommended His Majesty to obtain a Futwa as to whether there was any scriptural text which could warrant this hideous atrocity. (A *Futwa* is a legal opinion authoritatively advanced by the expounders of Mohamedan Law.) The Nuwab ventured to urge this request upon the King because he was very sensible that the sanguinary act contemplated was held in abhorence by all right thinking men and comdemned by every Divine ordinance; and he knew that all the Moulvies of the city were prepared to give a Futwa to this effect. The result is, alas! too well known; the Nuwab's advice, dictated by humanity, was disregarded, and the innocent and unoffending people whom he had vainly sought to save, were cruelly put to death, by the ruffians who held them captive. Yet it must be confessed that the Nuwab's noble though unsuccessful attempt to avert their sad fate, must ever redound to his honor and and praise. Here is a translation of his letter to the King.

To the King's most Excellent Majesty.

Your suitor ventures to lay this Petition at your footstool. It is well known to your Majesty, that the Almighty God loves justice and mercy, and

جانتے تھے کہ مذھب کے روسے اونکا قتل کرنا درست نہیں ھے اور یہہ بھي ان کو یقین تھا کہ تمام شہر کے مولوي اسبات پرآمادہ ھیں‌کہ اگر ھمسے پوچھا جاوے تو ھم صاف فتویٰ دیں کہ انکا قتل مذھباً درست نہیں اگرچہ فتویٰ نہیں‌لیااوربے ایمانوں‌نے اون‌بے گناھوں‌کو قتل کیا مگر یہہ نیکنامي اں نوابصاحب کے جریدہ اعمال میں ثبت رھے چنانچہ ھم اس عرضي‌کو بجنسہ اس مقام پر نقل کرتے ھیں *

حضرت جھاں پناہ سلامت

بعزعرض میرساند

حضورپرروشن ھے کہ آفریدگارعالم کو انصاف پسند ھی اور ظلم نا پسند

اسلئے عرض رساهوں که جوافسران فوج واسطے قتل مقیدان میم و بچوں وغیره کے عرض کرتے هیں اگر نزدیك حضور انور کے مناسب هووے توحضور افسران سےبراهانصاف ارشادفرماویں که حسب عرض تمهاري کے مابدولت نے تمهارے سرپر هاتهه رکها اور دین کے شریك هوئے اور ان کے قتل کرنے میں دین همارا جاتا هے ایك فتوه اور ایك بیوسته اس باب میں طلب کرو اگر وه حکم قتل کادیویں توکرو ورنه هم خلاف شرع حکم قتل کا ندیوینگے نهیں تو جو تمهارے دلمیں حسرت هے اول مابدولت کے لئے کروامیدوارکه افسران فوج سے ساتهه دباغت کے معروضه بالا ارشادفرمایاجاوے واجت تها عرض کیا افتاب دولت و اقبال و سلطنت کا تاباں ودرخشاں باد*

عرضیـــــــــــ ــــــــــــ

فدوي نبي بخش خاں سفیرحضرت عرش آرامگاه

abhors iniquity. I therefore pray, that you would withhold your sanction to the slaughter of the Christian captives, among whom are women and children; and if this suggestion finds favor in your Majesty's sight, I would humbly beseech you to address the leader of the troops on this wise. "At your solicitation I have consented to place myself at your head, and have identified myself with your cause, believing it to be also the cause of religion; but if I take the lives of these people; as you wish me to do; that would be acting contrary to the precepts of religion. Therefore before proceeding to any extreme measures, I wish to demand a *futwa* from the Moulvies and a *Bywusta* from the Pundits, and if they pronounce in favor of your designs, then carry them into effect by all means; but otherwise I must decline giving my saction to an act of massacre, which would be in violation of divine ordinances. If however you are wilfully bent upon bloodshed, in that case you had better begin with myself." If your Majesty would be graciously pleased to express yourself with firmness in some such style, it might be attended with the happiest results. Impelled by a sense of what is right, I have presumed to

make this petition. May the Sun of your Wealth and Greatness shine for ever.

(Sd.) **NUBBEE BUKSH**

Sufeer.

یہہ بات مشہور ھے کہ جب فوج نمکحرام نے ان لوگوں کے قتل کا ارادہ کیا تو مرزا مجھلے نے جو سلاطین میں سے تھااوں لوگوں کو منع کیا اور کہا کہ کس مذھب میں انکا مارنا درست ھے مگر وہ لوگ مرزا مجھلے کے مارنے پر مستعد ھوگئے اور وہ وھاں سے بھاگ گیا۔*

It may here be added, that when the traitorous soldiery had resolved upon the butchery of the Christians, Mirza Mujhla, one of the royal family tried to prevent them,and asked the pertinent question, "By what creed is this slaughter justifiable?" But the assassins were not thus to be turned from their bloody purpose, and the Mirza was obliged to fly, when found that he but drew down their indignation and fury upon himself.

جب دھلي فتح ھوئي اور دفتر بادشاھي سرکار دولتمند کے قبضہ میں آیا یہہ عرضي صاحب کمشنر بھادر کو ھمرا اور دفتر کے ملي صاحب ممدوح نے في الفور اں نواب صاحب کو بلایا اور پانسو روپیہہ انعام دیا اور تمام جایداد چھوڑ دي اور شھر میں رھنے کا حکم دیا اورجوسارٹیفکٹ کہ صاحب ممدوح نے ان کو مرحمت کیا اس مقام پر لکھتے ھیں۔*

On the fall of Delhi, when the king's archives fell into the hands of the British, this letter of the Nuwab's was also discovered; whereupon the Commissioner sent for the writer, and presented him with 500 Rs., while all his property was released from confiscation, and permission given to him and his family to reside within the city as before. Here is a copy of the Certificate the Commissioner gave him.

COPY.

The bearer, Nawab Nubee Bux Khan, is a highly respectable Mahomedan Gentleman, who presented to the King of Delhie a petition begging him not to permit the slaughter of the European prisoners, women, and children, which petition was found in the king's apartment accidentally upon our taking possession of the Palace, and is deserving of the highest consideration.

I have presented him with 500 Rupees in consideration of the service performed by him, and beg to request that he may be treated with every respect and consideration by British Officers, and be allowed to return to his house in the city with his family.

(Sd.) **C. B. SAUNDERS**
Offg. Commr.
December 5th, 1859.

TRUE COPY
CHARLES MORAVIA
C. E.

ترجمہ سارٹیفکٹ عطاے ساندرس صاحب
کمشنر دهلي

واضح هو که نواب نبي بخش خاں صاحب امير ذي عزت هے انهوں نے شاه دهلي کے خدمت ميں ايك عرضي اس مضمون کي گذاري تهي که زن و مرد واطفال عيسائي جوماخوذ هيں آپ انکو قتل سے بچائے چنانچه جسوقت هم لوگوں نے محل پر چڑهائي کي يهه عرضي اتفاقاً محل ميں دستياب هوئي يهه کام ان کا پسنديده اور لايق تحسين کے هے بطور انعام عوض اس کام کے مبلغ پانچ سو رپيه نقد همنے عطا کيا اور هماري درخواست هے که جمله افسران انگريزان کي عزت ملحوظ نظر رکهيں اور معه عيال و اطفال شهر ميں رهنے ديں.*

دستخط سي بي ساندرس صاحب
مورخه پنجم دسمبر سنه ١٨٥٧ع

Sheikh Khyroodeen Ahmud Khan, Bahadoor.

Deputy Collector and Deputy Magistrate.

The mind of man is lost in astonishment at the contemplation of the loyalty and devotion to the State, exhibited by this gallant and distinguished officer, the lustre of whose preeminent services sheds a brilliancy upon all his countrymen! The Mahomedans may justly be proud of him, and grateful to the Almighty God· that the man who has displayed in a conspicuous degree merits which have been unsurpassed, and perhaps unequalled, by others, belongs to their own faith!

In the year 1792 the father of this hero enlisted in the Company's Army, in which he attained the rank of Commissioned Officer after the Burmah War, and fell in the Affghanistan campaign in 1839. Sheikh Khyroodeen himself commenced his career in life in the 42nd Regiment N. I., (Johnson ke Pultun) and was also in the aforesaid campaign, during which he was present at twelve battle, and was employed likewise in the intelligence department. In 1845 he was at Lahore, and thereafter in the Punjab campaign he was present at the engagements at Moodkee, fought on 18th December, and at Fe-

شیخ خیرالدین احمد خاں بہادر

ڈپٹي کلکٹر و ڈپٹي مجسٹریٹ

ان صاحب کي خیرخواہیاں دیکھکر آدمي نہایت حیران رہ جاتاھی حقیقت یہہ ھے کہ ان سے تمام ھندوستانیوں کو فخر ھے تمام مسلمانوں کو خدا کا شکر کرناچاھیئے کہ اونھي کاھمقوم ایساشخص ھے جس کا نظیر شاید ھے کہ اور کوئي نکلے*

انکے باپ سنہ١٧٩٢ع سے سرکارکے نوکر تھے برھما کي فتح کے بعد کمیشن افسر فوج کے ھوئے اورسنہ١٨٣٩ع میں ہنگام مہم کابل کام میں آئے یہہ صاحب خود بھي جانشین پلٹن رجمٹ ٤٢ میں نوکر تھے اور مہم کابل میں سرشتہ جاسوسي کابھي ان سے متعلق تھا اور کابل کي بارہ لڑائیوں میں خود شریک و موجود تھے اور سنہ ١٨٤٥ ء کي مہم لاھر میں موجود تھے اور ١٩ دسمبر کو جو لڑائي بدکي پر ھوئي اور ٢٣ و ٢٤ دسمبر ویکم فروري سنہ١٨٤٦ع کوجو

rozeshah and Sobraon, fought on 23rd and 24th Decr., 1845, —and 1st February, 1846. His breast was decorated with various medals, and in 1850 he was presented with a valuable sword, on which were inscribed the names of the several actions at which he was present. In 1854 this gallant Officer quitted the Army and entered the Civil Department of the service, in the capacity of Tuhseeldar of Sheorajpoor in the district of Cawnpore.

In 1856, he was promoted to the rank of Deputy Collector, and stationed at Bulleeah in the Ghazeepoor district, where the rebellion found him. On 22nd May, 1857, he came into the Sudder station to see the Magistrate, and then learned for the first time the fact of the mutiny at Meerut. The Magistrate retained him at Ghazepore, where he assisted in patrolling the city, and was constantly present at the Magistrate's house fully armed, deeming the protection of that Officer's life, a sacred duty incumbent upon himself.

Had Ghazeepore fallen, the consequences must have been most disastrous, for apart from the bloodshed, a large quantity of opium estimated

لڑائي فيروزپوراور سوبران پرهوئي اسميں بهي شامل تهے اور متعدد طغمه اور سنه ١٨٥٠ ع ميں ايك عمده تلوار جسپر فتحنامه كنده هيں صلہ ميں پائي سنه ١٨٥٤ع ميں سررشته ملٹري سےنكلكرشيوراج پورضلع كانپوركےتحصيلدار هوئے جب سے اب تك برابر سرشته سول ميں مامورهيں۔*

سنه ١٨٥٦ع ميں بمقام بليا ضلع غازي پور ڈپٹي كلكٹر مقرر هوئے جب غدر شروع هوا وهيں كے ڈپٹي كلكٹر تهے ٢٢ مئي سنه ١٨٥٧ ء كو يهه صاحبه اپنے مقام سے صاحب مجسٹريٹ بهادر كي ملاقات كو غازي بور ميں آئے اور حال بلوه ميرٹه دريافت هوا اور صاحب مجسٹريٹ بهادر نے وهيں رهنے كا حكم ديا چنانچه يهه صاحبه وهاں رهے اور گشت وانتظام وهاں كا شروع كيا اور دن رات صاحب كے بنگله پر مسلح حاضر ره كر اونكي حفاظت جان كا خاص اپنا ذمه ليا *

غازي پورميں اگر فساد هوجاتا تو علاوه قتل و خون ريزي كے بڑي مشكل يهه پيش آتي كه ڈيڑ كڑور روپيه كي افيون

at the value of a crore and a half, and 15 lacks of specie in the treasury, would have inevitably become the prize of the rebels; besides, it was not unlikely, that the progress of Steamers up the Ganges might have been seriously interrupted. Sheikh Khyroodeen exerted himself to maintain order with much success, and it is believed that it was owing in a great measure to his expostulations and persuasions, that the 65th Regiment N.I., stationed there, was kept in check. He went repeatedly into their lines at the request of the authorities, and addressed them on parade also, insomuch that he succeeded in allaying in their minds the suspicions, so rife at that period, that their religion was being tampered with; thus, although the native troops in the surrounding districts had broken into mutiny, and kindled the flame of rebellion in Azimgurh, Jounpore, Goruckpore, &c., yet the 65th N. I., at Ghazeepore swerved not from its allegiance, to the last.

When tranquility was established at Benares, the principal station in the division, its effect was to revive confidence in Ghazeepore; and Mr.Ross then permitted Sheikh Khyroodeen to return to his own subdivision, where single handed, and with an indomitable spirit, he trampled

اور پندره لاکھ روپیہ نقدجو خزانه میں
تھا سب برباد هوجاتا اور دخاني کشتي
کي آمدورفت میں بھي چنڈے هرج پڑتا
مگر ان صاحب نے وهاں کے انتظام پر
نهایت جانفشاني کي رجمٹ ٦٥ جو
غازي پور میں مقیم تھے صرف انکي
فهمایش سے تابعدار و خیرخواه رهے
حکام کي اجازت سے خود یہه افسر
بہت دفعه پلٹن میں گئے اور پریٹ
جمع کرکر ان کو بہت اچھي اچھي
نصیحتوں سے فهمایش کي اور جوشبه
مداخلت مذهب کا ان کے دل میں تھا
اسکو بالکل کھودیا اور باوجودیکه تمام
اضلاع گرد پیش غازیپور مثل اعظم گڑه
وجونپورو گورکھپوروبنارس وغیره بگڑ
گئے مگران افسرنے غازي پورکي سپاه کو
بگڑنے نهیں دیا۔*

جب بنارس میں امن هوا تو غازیپور
میں بھي تسلي هوئي اس وقت مسٹر
راس صاحب بهادرصاحب کلکٹر بنارس
نے جون سنه ١٨٥٧ع میں ان افسر کو
واسطے انتظام علاقه بلیا کے روانه کیا که
وهاں نهایت مفسده برپا تھا یہه صاحب

out the sparks of rebellion which had begun to raise its head within his jurisdiction, more especially in the factious and turbulent village of *Chora*. He also commenced getting in the revenue. Meanwhile anarchy was making rapid strides around him, and at one time Bulleah was threatened by the 17th Regt. N. I., which broke out at Azimgurh, while the Dinapore brigade, consisting of the 7th, 8th, and 40th Regiments, N.I., were making their way to Arrah under the leadership of the rebel Koour Singh. The 11th Irregular Cavalry also had reached Nugra, a spot within easy distance of Bulleeah, when the Deputy Magistrate collecting together his people, and placing himself at their head, showed so bold a front as to check the further progress of these mutineers; and he enjoyed the proud satisfaction of having by the vigour of his proceedings saved his district, and maintained the prestige of British authority. It was however a critical time, and he could not shut his eyes to the dangers by which he was surrounded. He had, in fact, no hope of saving his life, and was content to sacrifice it in the sacred cause of duty; when therefore he undertook this expedition, he took leave of his women and five young children, commending them

وهاں گئے اورتنها باوجودنه هونے کمك کے
بخوبي انتظام کیا اور موضع چورا کے
مفسدوں کے مقابله میں بہت سر گرمي
کي اور تحصیل مالگذاري جاري کردي
اور جب پلٹن باقر بلیا پر آئے اور نیز
جب که داناپور کا کمپو یعني کراپٹ
رجمٹ ۷ و بردوان رجمٹ ۸ و پلٹن
مریم رجمٹ ٤۰ بگڑ کر آرہ میں آئي
کنور سنگھ ان کا سرغنه هوا اور جبکه
گیارهواں هندوستاني رساله بگڑکر مقام
نگرا متصل بلیا تك آپونچها ان افسر
نے اپني رعایا کو اپنے ساتھ جمع کرکر
ان کو روکا اور بلیا کو بچایا اور انتظام
سرکاري هاتھ سے ندیا یہه وقت ایسا
مشکل کا تها که جب یہه افسر باغیوں
کے مقابله کو چلے تو اپني عورتوں اور
پانچ لڑکوں صغیرالسن کوخدا کي سپرد
کر کر وصیت کي که جب میں دنیا
میں نرهوں تو میرے کنبه کو حکام
انگریزي پاس جهاں وه هوں پونچها
دینا کیوں که اِں افسر کو کسیطرح اِں
موقعوں میں اپنے زنده بچنے کي توقع
نه تهي اور گورمنٹ پر اپني جان نثار
کرنے کو تیار تهے *

to the care of faithful domestics, with the earnest injunction that they should take them in to British Officers, wherever they might be found, after his death.

When at length order was restored in Bulleeah, he had himself transferred to the district of Goruckpore, which had become the theatre of rebellion. Reaching it on the 31st January, 1858, he was at once deputed to accompany the Goorkah troops and procure supplies for them, and at the same time obtain intelligence of the rebels. Thereafter he was attached to Brigadier Rowcroft's Field Force, and was present at the actions fought on 29th Feburary at Phoolpoor, and on 5th March at Amorah, in which last, the results were in a great measure to be ascribed to the accuracy of his information respecting the rebel movements.—Soon after he again accompanied the troops against the enemy, the personally displayed much bravery in the engagements which came off on the 22nd and 29th April, at Amorah and on 1st May at Nuggur, where he captured the rebel standard after slaying the man who bore it. He was also present at the battles fought at Amorah and Dahria on the 10th June, and at Jugdeespore on the 26th September, displaying on every

چنانچه علاقه بلیامیں امن هوگیا اور ضلع گورکهه پور مرکز فسادیناتواں افسر نے درخواست کي که اب مجهکو واسطے انتظام کے گورکهه پور میں بهیجا جاوے چنانچه ۳۱ جنوري کو گورکهه پور میں پهونچے اور همراه فوج گورکها واسطے بهم رساني رسد اور خبر رساني باغیان متعین هوئے اور پهر همراه فوج برگڈیر روکرافٹ صاحب بهادر کے هوئے اور جو لڑائیاں که۲۹فروري کو بمقام پهول پور اور پانچویں مارچ کو بمقام اموده هوئیں ان سب میں شریك تهے اور جو نتیجه پچهلي لڑائي میں حاصل هوا وه صرف انهي کے خبر رساني سے هوا بعد اسکے جو لڑائیاں که ۲۵ و ۲۹ اپریل کو اسي مقام پر اور پهلي مئي کو بمقام نگر هوئیں اونمیں بهي بهت مردانه کام کئے اور باغیوں کے نشان برباد کو اپنے هاتهه سے مارکر نشان چهین لیا اور پهر اموده کي لڑائي میں جو دسویں جون کو هوئی اور دیرهپا کي لڑائي میں اور

occasion great intrepidity and personal daring. Eventually he was deputed to accompany Colonel Kelly's column in pursuit of the rebels into the Nepal territory and was present at the actions that took place at Bootwal on 25th and 28th March, 1859; and thereafter he was stationed by the Commissioner at Bootan, on the Nepal frontier, to maintain a vigilant watch upon the rebels, and furnish correct intelligence of their movements. While thus engaged he was instrumental in seizing numbers of the fugitive rebels, whom he sent into the British authorities at Dhunkurree. Finally he returned to Goruckpore, after discharging, during a critical and harassing period, with credit to himself and satisfaction to his superiors, every important duty entrusted to him, and which demanded no small amount of address, tact, courage, and devotion.

جگديسپورکي لڑائي ميں جو ٢٦ دسمبر
کو هوئي اسي طرح بهادرانه شريک رهے
اور پهر همراه فوج کرنيل کيلي صاحب
بهادر کے نيپال کے ملک ميں باغيوں پر
تعاقب کيا اور ٢٥ و ٢٨ مارچ کو جو
لڑائياں بمقام بوتول هوئيں اون ميں
جاں‌نثاري‌کوحاضررهے اورپهر بموجب
حکم صاحب کمشنر بهادر بمقام لوٹن
سرحد نيپال پر واسطے حفاظت اور خبر
رساني باغيان کے متعين هوئے اور نهايت
جاں نثاري سے اس کام کو انجام ديا اور
بہت سے باغيوں کو گرفتار کرکر بمقام
دهنکهري حکام انگريزي‌کےپاس بهيجديا
اور بعد تمام انتظام کے گورکه پور ميں
واپس آئے *

In reward for services of so exemplary and distinguished a character, the Government have been pleased to raise Shaikh Khyroodeen to the highest grade in the rank of Deputy Collectors, to bestow on him a dress of honor, consisting of six pieces, a pearl necklace, *Jeegah* and *Surpench* enamelled with gems,—to present him with a jewelled sword valued at 2,000 rupees, and to elevate his social status

بعوض اس جاں‌نثاري کے سرکار نے
ان کي بڑي قدر داني کي ڈپٹي کلکٹري
درجه سوم سے درجه دويم پر ترقي کي
اورپهردويم سےدرجه‌اول‌پرترقي فرمائي
اور ايک خلعت چه پارچه کا اور
مالاے مروارید وجيغه سرپيچ مرصع اور
ايک تلوار قيمتي دوہزار روپيه کي اور
خطاب خان بهادر کا معه سند اور

and dignity by conferring upon him the title of *Khan Bahadoor*, accompanied by the gift of Zumeendarry property yielding a revenue of 5,000 Rs. Here follow the various certificates held by this estimable officer, as well as the official reports regarding his merits and services.

زميندارى پانچ ہزار روپيه كى جمع كى مرحمت فرمائى چنانچه اب هم ان افسركے سارٹيفكٹ اوررپوٹوں كى بجنسه نقل لكھتے هيں۔*

Benares,
June 10th, 1857.

ترجمه چھٹى نج ٹكر صاحب كمشنر بنام شيخ خيرالدين مورخه يكم جون سنه ١٨٥٧ ء مقام بنارس

MY DEAR KHYROODEEN,—In a letter just received from Mr. Colvin, he says. "Tell Khyroodeen how much I esteem his useful exertions at Ghazeepoore. "It is a little difficulty which shows the difference between good and bad man. Government will now be able to judge. With best thanks for all you have done. Ever your sincere friend.

(Sd.) **H. C. TUCKER,**
Commissioner.

اے عزيز اسى وقت ايك چٹھى كالون صاحب لفٹننٹ گورنر بهادر كى همارے پاس اس مضمون سے آئى كه خيرالدين كو همارے طرف سے اطلاع دو كه ان كى عمده كارگذارى ايام غدر سے هم بہت خوش هوئے۔*

حقيقت ميں ايسے هى وقت ميں نيكى نيكوں كى اور بدى بدونكى معلوم هوتى هے آينده كو اس معامله ميں بخوبى تميز هوگى هم بهى آپكى كارگذارى كے نهايت مشكور هيں آپ دوستان دلى سے هم كو سمجھتے رهئے۔*

دستخط

ايچ سى ٹكر صاحب كمشنر بنارس

Ghazeepore,
10th July, 1857.

My Dear Sir,—I am very much pleased indeed with the manner in which you have conducted yourself both as a servant of Government and as a private individual. For my own part I have always entertained the very highest opinion of you, and have frequently expressed myself in terms of the highest approbation both to Mr.Colvin and Mr. Tucker, when writing or speaking about you to them, and nothing will give me greater pleasure than again to bear testimony to the zeal and energy which you have displayed, more especially during the last two months, in the management of your division and in personally aiding me when I stood in great need of your services at the Sudder.

Your truly,
(Sd.) **A. ROSS**

ترجمه چٹھي نج راس صاحب مرقومه ۱۰ جولائي سنه ۱۸۵۷ ء مقام غازيپور

اے عزيز تم جو مشکل کے وقت ميں بطورکمال وفاداروں اورعزيزوں کے پيش آئے اس بات کي هم کو بڑي خوشي هی آپکي قدر اور منزلت هم کو پهلے سے معلوم تهي بروقت موقع ازروئے تحرير وتقريرآپکي تعريف روبروے کالونصاحب اور ٹکر صاحب کے کرچکے هيں اور اب بهي ارادہ هے که آپکي کارگذاري اور جانفشاني که اس دومهينے ميں درباب قايم رکهنے انتظام ضلع اورمددگاري آپکے بروقت مقام صدر مذکور کے جاويگي*

دستخط

اِ راس صاحب

No. 2081.

To H.Carre Tucker, Esq., Commissioner of the 5th Divn. Benares.

Sir,—I have the honor to forward you an application from Sheikh Kheiroodeen, Deputy Magistrate of Bulleeah. I do so, as I do not think myself in my present position

ترجمه چٹھي بکس صاحب مجسٹريٹ غاي پورمرقوم ۲۶ دسمبر سنه ۱۸۵۷ ع نمبر ۲۰۸ بنام صاحب کمشنر بنارس

درخواست گذرانيده ڈپٹي مجسٹريٹ علاقه بليا بذريعه چٹھي هذا آپ کي خدمت ميں پهنچتي هے اگرچه درينولا اس درخواست کا روکنا نامناسب هی

justified in holding it back, but I cannot in any way second the application for transfer to another district. I would, however, again bring to your notice the good services of the applicant who has hitherto so well kept his post and done his duty during the late disturbances when every district around him was disorganized; personally I have ever found him of the greatest assistance to me, when I have made excursions into the district to restore order and quiet. I would recommend him for promotion to the higher grade of Deputy Magistate on a salary of Rs. 500 a month. His services are well known to you and to Mr. Ross. He has risen by his own merits, and deserves I think some marked recognition of his services in managing, single landed, nearly one half of the Ghazeepore district so as to have collected the revenue and to have kept order and quiet in time of disorder and disorganization. His transfer would be particularly inconvenient

مگر همکومنظورنهیں هے که یهه صاحب دوسرے ضلع میں بدلے جاویں کچھ احوال ان کي کارگذاریکا یهه هے که ایام غدر میں باوجود بگڑجانے گرد نواح کے ان صاحب نے اپنے علاقه کو بگڑنے ندیا اورجب همکوواسطےگوشمالي مفسدوں کےضرورت دوره کي هوئي تواسوقت بهي هم کو بڑي اعانت کي لهذا هم چاهتے هیں که ترقي انکي بمشاهره پانچسوروپیه ماهواري کي جاوے بلکه ان کي کارگذاري آپکو اور نیز مسٹرراس صاحب کو بهي معلوم هوگي که یهه شخص صرف بوسیله کارگذاري کے اس درجه پر پهنچا هی همارے نزدیك ان کي ترقي هونا بهت هي مناسب هے کسواسطے که اس شخص نے بذات واحد باوجود فساد چارسؤ کے نصف ضلع کوتهام لیااورمالگذاري بهي تحصیل کي غرض ان صاحب کي تبدیلي سے گونه هم کو بهي تکلیف هی*.

دستخط

بکٹس صاحب

I have, &c,
(Sd.) **J. BAX,**
Offg. Magistrate

Zillah Ghazeepore,
Magistrate's Court,
26th December 1857.

No.380

From H. CARR TUCKER ESQ.,
Commissioner 5th Division-
Lieut.Col. R. STRACHEY,
Secretary to Government,
Central Provinces,
Dated Benares, 28th December 1857.

Sir,—I have the honor to submit a letter No.208, dated 26th instant, from the Officiating Collector of Ghazeepore, enclosing an application from Sheikh Kheiroodeen Ahmad, Deputy Collector and Deputy Magistrate of Bulleeah to be transferred to Goruckpore, together with the extracts from correspondence commendatory of the Deputy's good services; as also an original letter from the late Officiating Collector, Mr. Brereton, dated 22nd instant, and my reply to the same of 24th idem, No.144.

2nd. I would not transfer Kheiroodeen to Goruckpore. There will be no difficulty and little fighting in the recovery of Goruckpore. The Nazim and his followers will in all probability fly unto Oude as soon as General Jungh Bahadoor with the Goorkha Army crosses the Gunduck. There will therefore be little need for Kheiroodeen as an old soldier and fighting man. The work to be done in Goruckpore is that of re-settlement, with which he is not well acquainted. He is

ترجمه چٹھي صاحب کمشنر بہادر
قسمت بنارس بنام سکرٹري گورمنٹ
مرقومه ٢٨ دسمبر سنه ١٨٥٧ ع
مقام بنارس

دفعه اول—نقل چٹھي کلکٹر غازيپور مورخه ٢٦ دسمبر سنه ١٨٥٧ ع بدرخواست تبديلي شيخ خير الدين احمد ڈپٹي کلکٹر ومجسٹريٹ علاقه بلياضلع گورکھپور معه ديگر چٹھيات بابت کارگذاري ڈپٹي صاحب موصوف و نيز يکقطعه چٹھي مرقومه بريٹن صاحب کلکٹر واقع ٢٢ دسمبر سنه ١٨٥٧ ع معه جواب محرره ٢٤ ماه مذکور بذريعه چٹھي هذا آپکي خدمت ميں روانه کرتا هوں *

دفعه دوم—ميري راے نہيں هی که خيرالدين گورکھپور کو تبديل کئے جاويں گورکھپور کا انتظام کرنا مشکل نہيں معلوم هوتا احتمال لڑائي کا بھي نہيں هی کسواسطه که جسوقت فوج گورکھه بسرداري جنگ بهادر صاحب جنرل کے درياے گندک سے عبور کريگي ناظم معه اپنے همراهيوں کے اوده کو بھاگ جاويگا اگرچه خيرالدين سپاهي آدمي هے مگر وهاں

better situated in his present appointment at Bulleeah, where he has the management of the whole eastern portion of the district.

انکي کچھ ضرورت معلوم نہیں ہوتي علاوہ اسکے گورکھپور میں سردست انتظام جدید جاري ہوگا اور اس باب میں انکو دستگاہ بھي کم ہی بدیں نظر ہمارے نزدیک بھي مناسب ہے کہ بدستور بلیا میں رہیں اور غازي پور کي جانب شوق جو انکا علاقہ ہی اسکا انتظام انہیں کا کام ہے اور اسي بات میں بہت مستعد ہیں *

3rd. Kheiroodeen has behaved admirably throughout the disturbances, and his conduct has been praised by every one from the late Hon'ble Mr.Colvin downwards. His exertions conduced greatly to keeping the 65th steady, and his exertions to keep his portion of his district in good order have emulated the vigour and energy of a European.

دفعہ سوم—اس غدر میں خیرالدین کي کارگذاري بہت عمدہ ہوئي اور سب حکام حتيٰ کہ نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو بھي پسند آئي انہیں کي کوشش سے رجمنٹ ٦٥ بگڑنے سے بچي غرض کہ انکي سعي اور جانفشاني حاکم ولایت زا سے کم نہیں ہی *

4th. I therefore earnestly beg that this most deserving old soldier may receive the reward he deserves in promotion to the higher standards on Rs.500 a month, Government must be liberal and reward those who have behaved well as promptly as they punish thse who have behaved ill; they cannot other-

دفعہ چھارم— پس ہمکو آرزو ہی کہ سرکار بہادر انکي ترقي بدرجہ اول ڈپٹي کلکٹري مشاہرہ پانچسو روپیہ پر فرمائے اور اس ہنگامہ میں سرکار کو فیاضي زیباہی کہ کیا معني کہ جیسا کچھ جلد بدخواہوں کو تدارک ہوتا ہی

wise expect to have zealous and devoted servants.

I have, &c.,

H. C. TUCKER,

Commissioner.

28th December, 1857.

ويسا هي جلد نيك خواهوں كو انعام هونا چاهئے اگر ايسانه هوگا تو اهلكاران جانفشاں كم ميسر هونگے *

دستخط

سي ٹكر صاحب كمشنر

No.2982

From Lieutenant Colonel R. STRACHEY, *Secretary to Government, Central Provinces, to* H. C. TUCKER, ESQ., *Commissioner of Benares.*

REVENUE

Sir,—In reply to your letter No. 380, dated 28th instant, I am directed to inform you that the Lieutenant Governor has been pleased to promote Sheikh Khyroodeen, now 3rd Grade Deputy Magistrate and Deputy Collector, to the 2nd Grade, on the usual salary fixed for that Grade.

2nd. The Lieutenant Governor is of opinion that Sheikh Khyroodeen deserves his promotion but as he is not yet of 2 years standing as a Deputy Collector, it appears to be inexpedient to raise him two Grades at once.

3rd. As Mr.Brereton has particularly asked for the services of Khyroodeen in Goruckpore he has been appointed to that district. The

ترجمه چٹهي سكرٹري گورنمنٹ بنام صاحب كمشنر مورخه ٣١ دسمبر سنه ١٨٥٧ ع

دفعه اول— بجواب چٹهي مرقومه ٢٨ ماه حال لمبر ٣٨٠ آپكو اطلاع ديجاتي كه نواب لفٹننٹ گورنر بهادر نے ترقي شيخ خيرالدين ڈپٹي مجسٹريٹ و كلكٹر درجه سوم اوپر درجه دوم بمشاهره مقرره درجه مذكور منظور فرمائي *

دفعه دوم— صاحب لفٹننٹ گورنر كي راے ميں شيخ خيرالدين مستحق ترقي درجه اول كے ضرور هيں مگر چونكه ابتك دو برس انكو اس عهده پر نهيں گذرے لهٰذا يكايك درجه اول پر ترقي كرنا مناسب نهوا *

دفعه سوم— چونكه بريٹن صاحب مجسٹريٹ گوركهه پور نے درخواست كي هى كه خيرالدين ضلع گوركهه پور

Lieutenant Governor fears that even though there may not be much to be done in the way of regular Military operations in Goruckpore, there will be a good deal of rough work before the district officers find that their chief occupation is the revision of the settlement, and at any rate it is desirable to meet the wishes of the Magistrate of the district as far as possible in the selection of his Subordinate Agents.

I have &c.,
R. STRACHEY, *Lt. Col.*
Secy. to Govt.
31st December, 1857.

میں همارے پاس تبدیل کئے جاویں
لہٰذاتبدیلي انکي بضلع مذکور منظور
ہوئي اگرچه اس ضلع میں لڑائي کا
احتمال نہیں ہے مگر پھر بھي نواب
لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر کو احتمال
بہت سے خرخشونکا ہے اور ذہن میں
نہیں آتا که حکام وہاں کے سردست
فرصت بندوبست کي پاویں غرض
بہرکیف مناسب ہے که درخواست
صاحبمجسٹریٹبہادرضلعگورکھہپور
کي منظور کیجاوے بلکه جس اہلکار کو
صاحب موصوف معتبراور معتمد جانکر
اپني استعانب کے واسطے طلب کریں
بھیجنا ہي مناسب ہی *

دستخط کرنیل اسٹریجي صاحب
سکرٹري گورنمنٹ

No.6.
From HENRY CARR TUCKER, ESQ., *Commissioner, Benares Division, to* SHEIKH KHYROODEEN AHMUD, *Deputy Collector and Deputy Magistrate of Bulleeah.*

Sir,—I have much pleasure in forwarding for your information copy of my address to Government No. 380, dated 28th ultimo, and paragraphs 1, 2, & 3 of the orders in re-

ترجمه چٹھي صاحب کمشنر بہادر
بنارس لمبري ٦ مرقومه ۷ جنوري
سنه ۱۸۵۸ ع بنام شیخ خیرالدین
ڈپٹي کلکٹر و ڈپٹي مجسٹریٹ

دفعه اول—مجھکوکمال خوشي ہی
درباب بھیجنے نقل چٹھي اپني موسومه
گورنمنٹ مورخه ۲۸دسمبرسنه۱۸۵۷ع

ply No. 2982, dated 31st idem, promoting you from the 3rd to the 2nd grade.

اور نقل دفعات اول و دوم و سوم جواب چٹھي مذکور که مشعر ترقي درجه دويم آپکي هيں *

2nd.—My thanks are due to you for your active and vigorous administration of the sub-divison of Bulleeah, and I congratulate you upon your promotion.

دفعه دويم—آپکي اس حسن انتظام سے ميں بهي کمال هی خوش هوا هوں يهه ترقي آپکو مبارک هو*

I have, &c. &c.,

(Sd.) H. TUCKER

Commissioner

دستخط

ايچ ٹکر صاحب کمشنر

Commissioner's Office, 5th or Benares Division, 7th January 1858.

No.91.

From C. J. WINGFIELD, ESQ., *Commissioner of Goruckpore, to* G. EDMONSTONE, ESQ., *Secretary to the Government of India, Foreign Department.*

ترجمه چٹھي صاحب کمشنر گورکهه پور بنام سکرٹري گورنمنٹ هند مرقومه ۲۲ مارچ سنه ۱۸۵۸ ع مقام اموڑه

Sir,— In forwarding the accompanying application from Sheikh Kheiroodeen Ahmud to be employed in Oude, I have much pleasure in bearing testimony to his great merits as a Public Officer and to the valuable service, he has rendered.

دفعه اول—درخواست شيخ خيرالدين مشعر تبديلي ملک اوده بذريعه اس چٹھي کے آپکي خدمت ميں بهيجي جاتي هی جيسی کچه عمده کارگذاري انسے عمل ميں آئي اسکا بيان کرنا عين هماري خوشي هی *

2nd. Since he arrived in this district he has been attached as Civil Officer to Colonel Rowcroft's Column, and has been present with it

دفعه دوم—جب سے صاحب موصوف اس ضلع ميں تشريف لائے کرنيل روکرافٹ صاحب کے همراه بطور افسر

in the several actions in which it has been engaged; the intelligence department, which has proved itself most efficient, has been entirely managed by him.

ملکي کے رهے اور لڑائي ميں‌بهي موجود رهے اورسرشته جاسوسي صرف انکي ذات سے متعلق تها که بخوبي انجام ديا *

3rd. In his loyalty I have as implicit confidence as in that of any one of our own nation, and his antecedents I think, make him eminently qualified for service in Oude where a soldier is more likely to carry weight with a martial people than one of the Mootsuddee stamp of Native Officials.

دفعه سوم—انکي خيرخواهي اور وفاداري پر همکو ايسا اعتماد اور اعتبار هے جيسا اپنے عزيزوں پر هوتا هی بقياس کارگذاري سابق اغلب که ملك اوده ميں بهي اچهي هی کار گذاري هو چونکه اس ملك کے باشنده سپاهي پيشه هيں لهذا به نسبت اهل قلم کے سپاهي پر زياده اعتبار رکهيں گے*

4th. I hope therefore that his application may be complied with and that his appointment may be that of the 1st Grade Deputy Magistrate, since he has now completed two years service which appears to have been the only obstacle to his receiving the promotion the other day.

I have, &c.,

(Sd.) C. J. WINGFIELD

Commissioner.

دفعه چهارم— هم چاهتے هيں که درخواست ڈپٹي صاحب کي موصوف کي منظوري فرمائي‌جاوے اورترقي انکي بدرجه اول ملك اوده ميں کيجاوے سابق ميں بباعث کم هونے کارگذاري دوساله ترقي اس درجه سے باز رهي تهی سو اب وه امر بهی نهيں رها اور دو برس پورے هوگئے*

Camp. Amorah,
22nd March, 1858.

دستخط

سي جے وينگ فيلڈ صاحب کمشنر

No.170.

From C. J. WINGFIELD, ESQ., *Commissioner of Gorucknpore, to* WILLIAM MUIR, ESQ., *Secretary to Government, North Western Province, Allahabad.*

Dated Camp Bustie
10th June 1858.

Sir,—With advertence to my letters to the Secretary Foreign Department, as well as the correspondence between him and the Chief Commissioner of Oude as below:—

No.91, dated 22nd March, 1858.
No.172, dated 6th May, 1858
No.180, dated 12th May, 1858
No.314, dated 22nd May, 1858
No.1457, dated 29th May, 1858.

I have now the honor to inform you that the Chief Commissioner of Oude, not having an extra assistantship of the 1st class at his disposal, has offered one of the 2nd to Sheikh Kheirroodeen, which, as it would be an increase of (50) Rs. only on his present salary, he is not anxious to accept.

2nd.—I beg therefore to urge his claims to receive a personal allowance of 150 Rupees per mensem, so as to make his salary up to 500 rupees per month, which it was evidently the intention of the late Com-

ترجمه چٹھي صاحب کمشنر گورکھپور
لمبر١٧ مرقومه ١٠ جون سنه ١٨٥٨ع
بنام سکرٹري گورنمنٹ اضلاع غربي

دفعه اول—سابق ايك قطعه چٹھي بخدمت سکرٹري گورنمنٹ فارن ڈپارٹمنٹ ميں بدرخواست تبديلي شيخ خيرالدين مقام اوده روانه کي گئي تھي اور حسب تصريح چٹھيات حاشيه صاحب چيف کمشنر بھادرسے استمزاج بھي کيا گيا تھا مگر اب معلوم ہوا که اوده ميں درجه اول اکسٹرا اسسٹينٹ کا عہده خالي نہيں ھے لہٰذا صاحب موصوف نے تحرير فرمايا ھے که اگر خيرالدين موصوف درجه دويم پرترقي اپني منظور کريں تو ممکن ھی چونکه اس صورت ميں صرف پچاس روپيه کي ترقي ھے لہٰذا شيخ صاحب موصوف کو قبول اور منظور نہيں ھی *

دفعه دويم—اب دوباره آپکي خدمت ميں گذارش ھے که تنخواه انکی بقدر پانچسو روپيه مقرر کيجاوے يعني ڈيڑھ سو روپيه اضافه کيا جاوے اور يه

missioner of Benares, Mr. Tucker, to obtain for him, as will be seen from the terms of his letter No.380; dated 23rd. December, 1857; seconding the Collector's application to the same effect, and which has been granted to other Deputy Collectors of the same grade, Mr.Parsick and Syud Mohumed Mobeen, whose services have not I believe been more conspicuous than those of Kheiroodeen.

اضافه بنام نهاد پرسونل الاڈنيس يعني تنخواه ذات خاص قرارپاوے اوربملاحظه چٹھي ٹکر صاحب مرقومه ٢٨ دسمبر سنه ١٨٥٧ ع واضح هے که صاحب کو بھي اسيقدر ترقي ان صاحب کي مدنظر تھي علاوه اسکے دريافت هوا هی که پارسك صاحب اور سيد محمد مبين ڈپٹي کلکٹرکي بھي ترقي اسي قدر هوئي هے انکي کارگذاري خيرالدين کي کارگذاري سے زياده نهيں هی *

3d.—His former superiors have spoken of them elsewhere, I can only say they have been most valuable, since he came into this district, not only in the regular sphere of his official duties, but in exerting his personal influence to disabuse his countrymen of suspicions injurious to the British Government, and to keep them in the path of loyalty.

دفعه سوم— اور حکام نے بھي انکي تعريف لکھي هے هم بھي لکھتے هيں اور شاهد هيں که جبسے اس ضلع ميں تشريف لائے اچھے هي کام کرتے رهے اور علاوه کاربار کچهري کے نهايت جانفشاني سے لوگوں کي بدگماني کو رفع کرکے مستعد اصلاح اور خير خواهي کرتے رهے *

4th.—The intelligence department of Brigadier Rowcroft's Field Force has been managed by him in the most efficient manner, and he has been present in every action in which the force has been engaged since it reached Amorah.

دفعه چهارم— سرشته جاسوسي متعلقه روکرافٹ صاحب جوانکے اهتمام ميں تها بوجهه احسن انجام ديا اور جب فوج اموڑه ميں پهنچي اور لڑائي شروع هوئي تب سے شريك جنگ رهے *

5th. I am under no apprehension the Government will think me importunate in my

دفعه پنچم— همکو احتمال نهيں هی که سرکار مکرر سهکر رسعي شيخ خيرالدين

سے ناراض هوگئي بلکه يقين کامل اس امر کا هے که اگر هم ايسے خيرخواه هندوستاني کي خيرخواهي مخفي رکهيں توسرکارکوناگوارهوکسواسطه که بخلاف انکے بهت سے اهلکار اس قسم کے باغي هوگئے لاجرم عمده کارگذار مستحق انعام هيں*

advocacy of his claims; on the contrary, I think, it would be more disposed to find fault with me if I neglected to give it the opportunity of rewarding eminent loyalty, devotion and ability in one of its native servants at a time when indifference and even disaffection have been shewn by so many of that class.

دفعه ششم— نقل اسناد و چٹهيات واسطے ملاحظه کے روانه هوتي هيں*

6th.—Copies of his testimonials and official letters are herewith forwarded.

I have, &c.,

(Sd.) C. J. WINGFIELD,

Commissioner.

دستخط

سي جي وينگ فيلڈ صاحب کمشنر

No.449 of 1858.

From W. MUIR, ESQ., *Secretary to the Government of the North Western Provinces, to* SHAIKH KHIERODEEN.

Dated Allahabad, The 24th June, 1858.

REVENUE DEPARTMENT.

ترجمه چٹهي ميور صاحب سکرٹري گورنمنٹ اضلاع غربي لمبري ٩٤٩ مورخه ٢٤ جون سنه ١٨٥٨ ع بنام شيخ خيرالدين

Sir,—I have the honor to inform you, that the Right Hon'ble the Governor General has been pleased to promote you to be a Deputy Collector and Deputy Magistrate of the first class, (old scale) on Rs.450 per mensem, for continued good services in the Goruckpore District.

آپکو اطلاع ديجاتي هے که امير کبير نواب گورنرجنرل بهادرنے بعوض حسن کارگذاري ضلع گورکه پورترقي آپکي اوپر درجه اول بمشاهره چارسوپچاس روپيه منظور فرمائي*

I have, &c., &c.,

(Sd.) W. MUIR,

Secy. to the Govt. N. W. P.

From C. J. WINGFIELD, ESQUIRE, *the Officiating Chief Commissioner of Oude, late Commissioner of Goruckpore, to the Officiating Secretary to the Government, North Western Provinces.*

Dated Lucknow, The 1st April, 1859.

چٹھي وينگ فيلڈ صاحب چيف کمشنر اوده سابق کمشنر گورکھ پور مرقومه يکم اپريل سنه١٨٥٩ ع مقام لکھنو بنام سکرٹري گورنمنٹ اضلاع غربي*

Sir,—Had time been afforded me I would not have left the Goruckpore District without again bringing to the notice of Government the eminent merits of Sheikh Khiroodeen Ahmud, Deputy Magistrate, and urging his claims to some further recognition of his services throughout the rebellion.

دفعه اول—ارادہ يہہ تھا کہ قبل چھوڑنے ضلع گورکھپور کے ازسرنو آپکي خدمت ميں عمدہ کارگذاري ايام غدر شيخ خيرالدين احمد کي رپوٹ کرکے درخواست انعام کي کريں مگر فرصت نہ هوئي*

2nd.— Previous reports recommending him for promotions to the 1st Grade, which he has attained, and frequent passages in my narratives have detailed his services, but I will now breifly recapitulate them.

دفعہ دوم—اگرچہ چٹھيات سابق ميں جنکے ذريعہ سے ترقي انکي بدرجہ اول هوئي هے حال حسن کارگذاري انصاحب کا مشرح لکھا گيا هے مگر دوبارہ بھي کچھ تذکرہ اسکا کيا جاتا هی*

3rd.—Throughout the year 1857, he was Deputy Magistrate of Bulleeah, a well known turbulent locality in the District of Ghazeepore but by his influence and bold bearing he succeeded in maintaining tranquility: Mr. Bax, the Collector, Mr.Ross, the Officiating Judge and Mr. Tucker, Commissioner at Benares, have borne testimony to his exertions during this period, and to them he owed

دفعه سوم— يہہ صاحب تمام سال سنه ١٨٥٧ ع ميں ڈپٹي مجسٹريٹ ضلع بلياکے رهے اور يہہ علاقه ضلع غازيپور ميں شوره پشت هی مگر انصاحب نے اس علاقه کو ايسا اپنے حمايت ميں ليا که زرا بھي نه بگڑا چنانچه مسٹر بکٹس صاحب کلکٹر اور مسٹر راس صاحب جج اور مسٹر ٹکر صاحب بھادر کمشنر

his promotion to the 2nd Grade.

بنارس نے بھي اس کارگذاري کو پسند فرمايا اور انھيں صاحبوں کے ذريعه سے انکي ترقي بدرجه دوم ہوئي تھي*

4th.—In February, 1858, he was transferred to Goruckpore, and throughout that year he was attached to the Field Force under Brigadier Rowcroft, and with it was present in almost every action in which it was engaged, he accompanied almost every detachment that was sent out against the rebels, and at the same time had magisterial and revenue charge of the subdivision of Bustie, and presided over the Intelligence Department, which was most efficiently administered by him.

دفعه چهارم— فروري سنه ١٨٥٨ ع ميں تبديلي انکي بضلع گورکھپور هوئي که تمام سال سنه مذکورهمراه پرگڈير روکرافٹ صاحب کے موجود رهے اورجب که فوج باغيوں کے مقابله کو جاتي تھي يہه صاحب بخوشي خاطر ساته جاتے تھےعلاوہ اسکےکاروبارفوجداري وکلکٹري علاقه بستي اور انجام امورات سرشته جاسوسي ميں نهايت سعي جميل کرتے تھے*

5th.—In disseminating Her Majesty's proclamation of amnesty, in inducing rebels to surrender under it, his exertions were great and valuable. Till he removed their suspicions none dared to trust themselves in our hands, and it is entirely owing to him that the leading rebels then living on the borders of Oude came in within the time of the amnesty. They believed in his assurance when they did not in mine.

دفعه پنجم— بروقت اجراے اشتهار ملکه معظمه چند باغي حاضر ہوئے يعني جب انہوں نے دلچسپ تقرير سے بدگماني انکي رفع کي تو نامي نامي باغي حدود ملك اوده سے معاد کے اندر حاضر ہوئے اور انکے قول پر به نسبت هماري زياده تر اعتماد تھا *

6th.—His influence over the population in the western parts of the district is great, and it has always been exerted to the advantage of Go-

دفعه ششم—قدرومنزلت انکي اطراف غربي اس ضلع کي زياده هے اور نتيجه اسکا يهي تھا جو ظهور ميں آياهمنے جو

vernment. If my administration of the district has been attended with success, and I believe I may congratulate myself that is the opinion of the Government, a large share of the merit belongs to Shaikh Kheiroodeen.

اس ضلع کاانتظام کیااورسرکار نے پسند فرمایا انجام اسکا اغلب بمعاونت انہیں صاحب کے تھا *

7th.—From the 1st January he has been in the Nepaul frontier with one or other of the columns, with the exception of a short visit to Gorucknore, and I have only this day heard that he was present at Colonel Kelly's action of the 15th ultimo, with the rebels near Botwal.

دفعه هفتم—ابتداے جنوري سنه حال سے هردم فوج معینه سرحد نیپال کے شامل رهے صرف ایکبار چندروزکے واسطے مکان کو تشریف لائے تھے اور آج هي هم نے سنا هے که لرائي ١٥ ماه گذشته مقام بتوال میں شریك فوج کرینل کیلي صاحب کے تھے *

8th.—He has thus been in the field exposed to great personal risks rarely required from one of his profession, ever since he joined the Goruckpore district, and at the same time his fullest energies have been bestowed on his regular duties, I consider myself under a load of obligations to him, and that I should be guilty of ingratitude, if I did not prefer a request that the proprietary right in land, paying a revenue of 5,000 Rs. a year may be conferred on him.

دفعه ہشتم—اگرچه اِس طورکے آمور ان لوگوں سے نہیں ہوسکتے مگر تاهم بلاخوف جان ایسي ایسي خطرناك جگه موجود رهے اور کاربار متعلقه اپنے کو بهي انجام دیتے رهے غرضکه هم اُنکے بڑے احسان مند هیں۔ اگر اُنکے انعام اور ترقي کے واسطے سفارش نکریں تو کمال بیوفائي هے۔ لہٰذا هم رپوٹ کرتے هیں که بطور انعام زمیداري مشخصه پانچ هزار روپیه عطا فرمائي جاوے *

9th.—Also, as he is an old soldier, having been a Jemadar in the 42nd N.I., and served throughout the Cabool and

دفعه نهم—چونکه یه صاحب پرانے سپاهي هیں اور رجمٹ ٤٢ میں

Seikh Campaigns, and has been so often engaged with the enemy during the course of this insurrection, that a sword of the value of 2,000 Rs. may be presented to him on the part of Government.

مہمات کابل و پنجاب میں موجود رہے اور اس غدر میں بھي باغیوں کے ساتھ سرمودریغ نکیالہٰذا علاوہ زمیداري مذکور کے ایك قبضہ شمشیر مالیت دوھزار روپیہ مرحمت فرمایا جاوے *

10th.—The land he would prefer to have in his native district of Budaon, but, if not available there, it could be found for him in part of the provinces of Oude adjacent to Rohilcund.

دفعہ دھم—انصاحب کو ضلع بدایوں اپنے وطن میں لینا زمیداري کا مدنظر ھی ورنہ ملك اودہ میں متصل روھیلکھنڈ کے دیجاوے تو بھی مضایقہ نہیں *

I have, &c.,

(Sd.) C. J. WINGFIELD,
Offg. Chief Comr. of Oude,
Late Comr. of Goruckpore.
Lucknow,
1*st April* 1859.

دستخط

سي جے وینگ فیلڈ صاحب

No.151 of 1859.

From the Secretary to Government, N. W. P., to the Officiating Commissioner of Goruckpoor.

ترجمہ چٹھي سکرٹري گورنمنٹ اضلاع غربي لمبري ١٥١ مورخہ ١٠ مئي سنہ ١٨٥٩ ع بنام صاحب کمشنر گورکہ پور

Sir,—I am directed to forward for your information, a copy of letter from your predecessor, Mr. Wingfield, regarding the conduct of Sheikh Kheiroodeen Ahmed, a Deputy Magistrate in your division, from which it appears that since the very commencement of the disturbances Sheikh Khyroodeen has unremitting-

دفعہ اول—نقل چٹھي وینگ فیلڈ صاحب سابق کمشنر ضلع گورکھہ پور مشعر جسن کارگذاري شیخ خیرالدین احمد ڈپٹي مجسٹریٹ ضلع گورکھپور بذریعہ اس چٹھي کے آپکي خدمت میں بھیجي جاتي ھے اسکے ملاحظہ

سے واضح ہوگاکه شیخ خیرالدین هردم بدل و جان خیرخواهي اور بقاے انتظام سرکارمیں ساعي رهے اورلڑائي اور خبر رسائي اور امورات اهم میں اپني همت اور توانائي اور هوشیاري کام میں لاتے رهے *

ly used all his influence and his utmost energies in support of the Government, and in furtherance of its purposes. Whether his presence was required in the Field or his assistance needed in the management of the Intelligence Department or in any other capacity. On every occaion and in all circumstances of difficulty or danger, Sheikh Kheiroodeen never failed to fulfil with alacrity, courage and ability the task that was entrusted to him.

دفعه دوم—واضح هوکه مسٹر وینگ فلیڈ صاحب انصاف سے خود مقر هیں که همنے انتظام ضلع میں انکے باعث بڑي مدد پائي *

2nd.—Mr. Wingfield generously acknowledges that to this excellent servant of the Government he owes in no small measure the very great success which attended his administration of the Goruckpore district.

دفعه سوم—تمکو ارشاد هوتاهی که شیخ خیرالدین کو مطلع کردو که بلحاظ سفارش صاحب موصوف نواب لفٹننٹ گورنر بهادر نے تجویز فرمایا هی که منجمله دیهات مضبطه زمینداري پانچ هزار روپیه سالانه ان صاحب کو مرحمت هواورصاحب کمشنرروهیلکهنڈ سے دریافت کیا گیا هے که اسقدر جایداد مضبطه ضلع بدایوں میں موجود هے یا نهیں اور آپ ایك قبضه شمشیر

3rd.—You are therefore requested to inform Sheikh Kheiroodeen, that on the representation of Mr. Wingfield, the Lieut. Governor proposes to confer upon him proprietory right in confiscated estates assessed to the Government Revenue at Rs.5,000 per annum, and that the commissioner of Rohilcund has been requested to report whether estates of the required value are available in the Budaon district. You are also requested to take immediate steps for the purchase of a sword of the value Rs.

2,000 for presentation to Sheikh Kheiroodeen: you will tell the gallant old soldier at the same time that His Honor the Lieutenant Governor cannot appreciate his services too highly, and that it affords him the utmost gratification to sanction these rewards.

قيمتي دوہزارروپيه واسطے شيخ صاحب موصوف کے خريدکيجے اورنواب لفٹننٹ گورنربهادرکي طرف سے انکو سنا ديجے که سرکار آپکي اس کارگذاري سے بہت خوش اور انعام دينے ميں بہت راضي هی *

4th.—You will also be pleased to inform him that his Excellency the Governor General in council has been this day requested to grant him a Sunnud conferring on him the dignity and title of Khan Bahadoor with a suitable Khilut.

I have, &c.,

(Sd.) G. E. W. COUPER.

Secy. to Govt. N. W. P.

Allahabad, 10th May 1859.

دفعه چهارم—اور اس بات کي بهي اطلاع کرديني چاہئے که آج ايک چهٹي بمراد عطا هونے لقب خان بهادر آپکے لیئے بخدمت نواب گورنر جنرل بهادر بهيجي گئي هی *

دستخط

جے کوپرصاحب سکرٹري گورنمنٹ

No.3345.

From Under Secretary to the Government of India, to Secretary to the Government of the North Western Provinces,

Dated Fort William, the 31st May, 1859

Sir,—I have the honor to acknowledge the receipt of your letter dated 10th instant No.750, together with its enclosure, soliciting a further recognition of the services of Sheikh Khyroodeen Ahmud, a Deputy Magistrate in the Goruckpore Division, and in

ترجعه چٹهي سکرٹري گورنمنٹ هند مقام کلکته لمبري ٢٣٩٥ مورخه ٣١ مئي سنه ١٨٥٩ ع بنام سکرٹري گورنمنٹ اضلاع غربي مقام اله آباد

بجواب چٹهي لمبري ٧٥٠ مورخه دسويں ماه حال متضمن ترقي انعام شيخ خيرالدين احمد ڈپٹي مجسٹريٹ ضلع گورکهپور آپ کو اطلاع دي جاتي هے که امير کبير نواب گورنر جنرل بهادر

reply, I am directed to state, that agreeably to the recommendation of the Lieutenant Governor, the Governor General in Council has much pleasure in bestowing on Sheikh Khyroodeen, the title of Khan Bahadoor with a Khillut of the value noted below. The Sunnud conferring the title is herewith enclosed.

Khillut of 6 pieces
1 Pearl necklace
1 Serpaitch

I have, &c.,

(Sd.) R. SIMPSON,
Under Secy. to the Govt. of India.

نے تجویز لفٹننٹ گورنر بہادر منظور فرماکر ارشاد فرمایا کہ شیخ خیرالدین احمد کو خطاب خان بہادر کا دیا جاوے۔ علاوہ اسکے خلعت چہہ پارچہ معہ مالاے مروارید و سرپیچ مرصع مرحمت کیا جاوے کہ سند مذکور بذریعہ چٹھي ھذا آپکي خدمت میں پہنچتي ھی *

دستخط

آر سمیسن صاحب سکرٹري

No.1161

From Offg. Under Secy to Govt., N. W. P., to the Commissioner of Goruckpore.

Dated Allahabad, the 7th July 1859.

ترجمہ چٹھي سکرٹري گورنمنٹ اضلاع غربي لمبري ١١٦١ مورخہ ٧ جولائي سنہ ١٨٥٩ ع بنام صاحب کمشنر گورکھپور

Sir,—In continuation of letter No. 751, dated 10th May last, I am directed to forward for information, the accompanying copy of a letter No. 3345, dated 31st May from the Under-Secretary to Government of India in the Foreign Department together with the Sunnad bestowing on Sheikh Khyroodeen, Deputy Magistrate of Goruckpore, the title of Khan Bahadoor with Khillut of the composition noted below.

Khillut of 6 pieces
1 Pearl necklace
Serpaitch

بضمیمہ چٹھي سابق مورخہ ١٠ مئي سنہ الیہہ نقل چٹھي سکرٹري گورنمنٹ کلکتہ مرقوم ٣١ مئي معہ سند جسکے روسے شیخ خیرالدین صاحب ڈپٹي مجسٹریٹ کو خطاب خان بہادر کا اور خلعت چہہ پارچہ و مالاے مروارید و سر پیچ مرصع روبرو امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر سے عطا ہوا ہی بھیجکر لکھا جاتا ہی کہ نواب صاحب موصوف ارشاد فرماتے ہیں کہ یہہ سند

The Lieutenant Governor requests that the Sunnud and Khillut may be presented by you to Sheikh Khyroo-deen with all due honor at a Public Durbar.

I have, &c.,
(Sd.) F. B. OUTRAM,
Under-Secy. to Govt. of the N.W. Provinces.

اور خلعت تمام تر تعظیم اور تکویم سے صاحب موصوف کو بار عام میں دیا جاوے۔*

دستخط

ایف بي اوٹرم صاحب نایب سکرٹر

(True Copy)
Sheikh Khyroodeen Ahmud, Deputy Collector and Magistrate of Goruckpoor.

Translation of Sunnad.

Seal of the high and mighty British Government, exercising sovereign power in India, 1831.

نقل سند

مہرسرکار اعظم واعلي انگریز بہادر مختیار بالاطلاق نظم نسق آمور ممالک و جزایر ہند سنہ ۱۸۳۱ عیسوي۔*

Be it known, that this patent confers the titles of KHAN and BAHADOOR upon Shaikh Khyroodeen Ahmud, Khan Bahadoor, Deputy Magistrate in the Goruckpore Division; which titles are granted unto him by His Excellency the Right Honorable the Governor General and Viceroy of India.

سند خطاب خاني و بہادري بنام شیخ خیرالدین احمد خان بہادر ڈپوٹي مجسٹریٹ قسمت گورکھپور بخشیدہ بندگان نواب مستطاب معلي القاب نایب السلطنتہ و گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ۔*

Whereas it has been represented to us by the Government of the North Western Provinces, that from the very commencement of the recent disturbances, your conduct has been marked by earnest zeal, unflinching loyalty, and firm devotion to the interests of

ازانجاکہ بتحریر گورنمنٹ مغربي و شمالي بدریافت رسید کہ ایشاں از آغاز بلوہ وفساددراعانت سرکارباوقار انگریز بہادر کوششہاے ازحاضر تاندن بکارزار و رسانیدن اخبار باغیان اشرار برروي

the British Government, and that whether on the field of battle, or in the intelligence Department, you have always done good services, and have made yourself conspicuous by your fidelity and intrepidity, in every situation of difficulty and danger;—therefore taking your rare merits into our favorable consideration and regard, it is our good pleasure to confer upon you the title of KHAN and BAHADOOR, and to bestow upon you a Dress of Honor. In testimony where of this patent has been issued under the great seal. And we are fully assured, that while the bestowal of these dignities will elevate your status amongst your compeers, and secure for you, influence and consideration amongst all people, it will at the same time incite you to strive still further in the cause of duty and the state, and earn for yourself still higher distinction.

Dated 31*st May*, 1859.

Attested by the signature of Mohomed Syud Khan Bahadoor—Meer Moonshee to the Government of India.

Shaikh Khyroodeen Ahmud Khan Bahadoor, Deputy Magistrate Goruckpore Dis-

ظہوراوردہ اندوہم ہرامرصعب ومشکل
کہ بایشاں تفویض شدہ بطیب خاطر
وتمامتر دلاوري بتقدیم آں پرداختہ اند
واینمعني موجب رضامندي وخوشنودي
اینجانب گردیدہ لاجرم ازرہگذر عنایت
ومکرمت خطاب خاني و بہادري معہ
خلعت فاخرہ بایشاں مبذول و مرحمت
گردیدہ سند ہذا سمت امضاینیرفتہ
شکے نیست کہ بازاء چنیں عطیہ عظمٰي و
موہبت کبري بیش از بیش در تقدیم
حسن خدمت و خیر خواہي سرکار
دولتمند ار انگریزي کہ ہر آینہ منتج نتایج
بہ برائے ایشاں خواہد بود خواہند
کوشید وایں سند را ذریعہ فخر و اعزاز
بین الامثال خویش خواہند شناخت
المرقوم سي ویکم ماہ مئي سنہ ۱۸۵۹ ع *
العبد منشي محمد سعید خان بہادر
میر منشي محکہ معظمہ محتشمہ
نواب گورنر صاحب بہادر دام حشمتہم*
ترجمہ سارٹیفکٹ عطاے برگڈیر روکرافٹ
صاحب کمانیر گورکھ پور مورخہ
۳۰ نومبر سنہ ۱۸۵۹ ع
فروري سنہ ۱۸۵۸ ع میں بجائے
مسٹر نکل سپن صاحب قایم مقام

ڈپٹي مجسٹريٹ واسطے رسد رساني
وانتظام سرشته جاسوسي کے تعيناتي
شيخ خيرالدين صاحب بهادر ڈپٹي
مجسٹريٹ ضلع گورکهپور بطور افسر
ملکي همارے پاس هوئي تهي صاحب
موصوف مقام هيسر متصل دريائے گهاگره
حاضر هوکر مهينے مئي تک سفر ميں
اور دسمبر سنه مذکورتک حضر ميں
شامل فوج کے هر ايک طرح کي کوشش
اورهماري اعانت کرتے رهے بلکه جولڑائي
باغيوں سے پيش آئي اسميں بهي موجود
رهے اور صدها دقت سے معتبر معتبر خبريں
حاصل کرتے رهے خصوصاً جنگ اموڑه
که ٥ مارچ کو واقع هوئي انهيں کي خبر
رساني پر سامان اور مدار جنگ کيا گيا
تهااور اس جنگ ميں مخالفوں کے
ساته کئي راجا اور بابو اور پندره هزار
فوج اور نو ضرب توپ تهيں اور همارے
پاس صرف باره سو فوج اورچار توپيں
تهيں باوجوداسکے مخالفوں نے شکست
فاش اٹهائي که بانچسو آدمي انکے
مارے گئے اور آٹهه توپ معه ديگر
سامان حرب سرکار کے هاته لگا اسي
سبب سے ضلع گورکهپور که مالدار اور

trict, was deputed to join the Goruckpore Field Force, under my command as the Civil Officer, to assist in procuring supplies, carriage &c., and superintend the Intelligence Department in February, 1858, at Hainsar near the Gogra river, north bank, relieving Mr.W.Nicholson, Officiating Deputy Magistrate, and remained with my Field Force, till December of that year, and was with me in Camp till the middle of May; he made himself most useful and active in every way that he could give assistance, and was present in nearly all the successful actions with the enemy, in which the Field Force was engaged, and was zealous in his endeavours to procure intelligence by spies under many difficulties of the movements, &c., of the rebel forces, and the useful intelligence in particular he procured for me during the day and night before the battle of Amorah, on the 5th March, (1858), enabled me to prepare to meet a very superior force of the rebel Rajahs and Chiefs, some 15,000 men and 9 guns, the Field Force numbering but 1,200 men and 4 guns, the enemy being completely defeated and routed suffering a loss of killed and wounded of about 500 men, with eight (8) of their 9 guns completely captured with three draught and a large quantity of ammu-

nition, saving the large rich district of Goruckpore from being a ruin in the occupation of the rebel Nazim Mohamed Hussain, Rajahs and Chiefs, and their rebel force, and probably Chumparun and Sarun and Tirhoot from being overrun with rebels. From May, to October, Sheikh Khyroodeen, while in the standing camp at Bustee, employed in his civil duties, also attended to the Intelligence Department and was frequently sent out by me with detachments, moved out against the rebel forces in different directions.

بڑا ضلع ہے۔ محمد حسین ناظم کي بربادي سے محفوظ اورمامون رہااورنیز مواضعات گردنواح مثل چنپارن و سارن و ترہوت بھي امن میں رہے۔ ابتداے مئي لغایت اکتوبر ہنگام سفر بمقام بستي باوجودکارکچہري انجام مہمات سرشتہ جاسوسي میں بھي بہت مستعد اور سرگرم رہے اور جبکہ تھوڑي سي فوج مقابلہ باغیوں کو جاتي تھي تو ہم انکو بھي ہمراہ کردیتے تھے *

Mr. Wingfield, Officiating Commissioner of Goruckpoor, and now Chief Commissioner in Oude, has borne high testimony to the useful influence for good, exercised by Sheikh Khyroodeen in the Goruckpore District during the rebellion, and during the period Her Majesty the Queen's amnesty was in force. This Native Officer also by his influence and careful supervision tended greatly to the preservation of order in the district of Ghazeepoor at the commencement of the rebellion in 1857, and earned the high approbation of Mr. Tucker, Commissioner of Benares, and, also that of the Civil authorities of Ghazeepoor. He was employed with Colonel Kelly's column in March, and

دفعہ دوم—وینگ فیلڈ صاحب بہادر سابق کمشنر گورکھپور حال چیف کمشنر اودہ بھي شیخ خیرالدین کي کارگذاري سے راضي رہے اور انکي جانفشاني اور حسن کارگذاري تحریر فرما چکے ہیں اورکوشش بلیغہ درباب اجراے اشتہار ملکہ معظمہ اور سعي موفورہ کہ جہت بقاے انتظام ضلع انسي عمل میں آئي زیب تحریر کرچکے ہیں حکام ضلع مذکور اور ٹکر صاحب کمشنر غازي پور انصاحب سے بہت رضامند رہے۔ ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۸۵۹ع میں ہمراہ فوج کرینل کیلي صاحب موجود تھے۔ ۲۵ مارچ مقام بتوال کي لڑائي میں

April, 1859; and present at the action with the rebels, near Bootwul in Nepal, 25th March, and has been employed during the present year with the Military outposts on the frontier and borders of Nepal. Sheik Khairoodeen was formerly Havildar Major in the 42nd Regiment N. I., and by careful study acquired a knowledge of English, to speak and write it, he was with the Regiment in the Afghanistan and Sheikh wars. For his gallant and long and faithful services and loyalty, the British Government have very handsomely rewarded him, with a grant of land, a Sword and Khillut, and conferred on him the dignity and title of Khan Bahadoor.

که علاقه نیپال میں ہوئي شامل تھے۔ سابق میں یہہ صاحب رحمٹ ٤٢ میں بعہدہ حوالدار میجر کے تھے۔ کمال کوشش سے لکھناپڑھناحاصل کیااوراُس پلٹن کے ساتھ مہم کابل اور پنجاب میں موجود تھے۔ بناء علیہ انکي خیر خواهي اور دلیري اور حسن کارگذاري سے سرکارنے بهي منصب اور جاگیر اور ایك شمشیر اور خلعت معه لقب خان بهادر مرحمت فرمایا *

دستخط

ایف روکرافٹ صاحب برگڈیر

(Sd.) F. ROWCROFT.
Brigr. Comdg. Goruckpore
District
Goruckpoor,
30th November, 1859.

APPENDIX

تتمه

The opening pages of this second part, containing a discussion on the so-called religious aspect of the late rebellion, were shown by me to a learned friend, who is a Moulvee. While cordially approving of what I have written, he suggested some other important scriptural texts, previously unnoticed by myself, in further corroboration of the justice and appositeness of my conclusions; and it gives me great pleasure to avail myself of his valuable suggestions, by embodying them in this appendix, while, at the same time, I congratulate myself on the acknowledged correctness of the views I have published, seeing they have been honored with the approbation of a learned gentleman, so eminently qualified to form a true judgment on the subjects discussed.

همارے ان چند صفحونکو جنمیں مذهبي گفتگو هے میرے دوست ایك مولوي نے دیکھا اور بہت پسند کیا اور کئي عمده عمده روایتیں مذهبي میرے سامنے پیش کیں اور فرمایا که اگر یہه بھي اسمیں مندرج ہوتیں تو بہت اچھا هوتا اس لئے میں بکمال خوشي اون روایتونکو اس تتمه میں مندرج کرتا ہوں اور اپنے دلکو نهایت مبارکي دیتا هوں که همارے مذهب کے عالم میري تحریر کو پسند کرتے هیں *

At page 6, it is stated that in consequence of the grief felt by the Mahomedans, at

صفحه ٦ میں اسبات کا ذکر هی که بسبب مغارب هونے اهل روم کے جو

the triumph of the Persian arms over the Christian inhabitants of Constantinople, the Lord was pleased to promise a victory to the Christians over their enemies, which would dispel sorrow from the hearts of their friends the Mahomedans, and fill them with joy. In support of this statement, an extract has been given from the Koran, as translated by George Sale; who has further added that, it is highly probable the people of Arabia were also in some consternation, by reason of their propinquity to their turbulent and belicose neighbours, the Persians.

عیسائي تھے مسلمانوں کو غم ہوا اور الله تعالي نے فرمایا که فارس والوں پر عیسائیوں کي فتح دینے سے مسلمانوں کو خوش کرینگے اور اسکي سند میں جارج سیل صاحب کے ترجمه کي عبارت نقل کي ھے اس مقام پر جارج سیل صاحب لکھتے ھیں که ظن قوي ھی که عرب کے لوگ بھي اونسے مخوف تھے کیونکه اونکا ملك بھي یہود کے ملك کے قریب تھا*

Be it known, however, that the anxiety felt by the Mahomedans did not proceed from any apprehensions touching their own security, which might have been engendered in their minds on account of their country being next to that of the Jews.

واضح ھو که مسلمانوں کے تیں عیسائیوں کے مغلوب ھونے میں اس سبب سے غم نه تھا که مسلمانوں کا ملك یہود کے ملك کے قریب تھا اور بسبب اپنے ملك کے اندیشه کے وه لوگ خوف اور غم کرتے تھے*

No. But the fact is, the Mahomedans were in terms of amity and friendship with the Christians, who were, in common with themselves, children of the book, or in other words living under the light of revelation. It was this tie that bound them, and led to the expression of grief on the part of the Mahomedans at the reverses sustained by their Christian brethren.

نہیں بلکه مسلمان عیسائیوں سے جو اھل کتاب تھے مذھبي انس اور محبت اور اتحاد اور مناسبت رکھتے تھے اسلئے انکو غم تھا چنانچه اسکي تفصیل ھماري مذھبي کتابوں میں بخوبي مندرج ھی*

The facts are fully recorded in our religious books.

تفسير بيضاوي روئياں فارس غزوا
الروم فوا فوهم باذرعات و بصريٰ و قيل
بالجزيره وهي ادني ارض الروم من
الفرس فغلبوا عليهم وبلغ الخبرمكةففرح
المشركون وشتموابالمسلمين وقالوا انتم
والنصاریٰ اهل كتاب و نحن و فارس
اميون فقد ظهر اخواننا علي اخوانكم
فلنظهرن عليكم *

ترجمه يعني كلام الله كي تفسير ميں
جسكا نام بيضاوي هى يهه لكها هى كه
ان آيتوں كي اوترنے كا يهه حال هى كه
فارس نے روم پر چڑهائي كي دونو
لشكرونكا مقابله هوا اذرعات اور بصرى
ميں اوربعضوں نے كهاكه ايك جزيره پر
جوسرحدهي روم وفارس كي پهر فارس
غالب هوئي روم پر اور پهنچي يهه خبر
مكه ميں تب خوش هوئے مشرك اور
برا كها مسلمانوں كو اور كها كه تم اور
عيسائي اہل كتاب هو اور هم اور فارس
بے كتاب هيں پس غالب هوئے همارے
بهائي تمهارے بهائيوں پر پس هم بهي
غالب هونگے تمپر *

Translation—In one of our Scripture Commentaries called *Tufsee Byzawee* it is written, that the reason why these verses were sent down from Heaven was this. The Persians invaded Constantinople, whose people rose to repel them. The two armies met, some say at Izraath and Boosrah, while others say, upon an island on the borders of the two countries. Victory declared in favor of the Persians; and when this intelligence reached Mecca, it was received with acclamation by the infidels inhabitants of that city, who forthwith taunted their Mahomedan fellow-citizens in these words! "You and the Christians are children of the Book, but we and the Persians are not; and as the latter have triumphed over your friends the Christians, so in like manner should we overcome you, in the event of a fight between us!"

تفسير معالم التنزيل سبب نزول هذه
الايته علي ماذكره المفسرون انه كان بين
فارس والروم قتال وكان المشركون يودون
ان يغلب فارس الروم لان اہل فارس
كان مجوسياً اميين والمسلمون يودون
غلبته الروم علي فارس لكونهم اهلكتاب
فبعث كسري جيشا الى الروم واستعمل
علها رجلا يقال له شهر يراز و بعث
قيصر جيشاً عليهم رجل يدعي يحتمس
فالتقيا باذرعات دبصرىٰ وهي ادنى
الشام الى ارض العرب والعجم فغلب
فارس الروم فبلغ ذلك المسلمون بمكة
فشق عليهم و فرح به كفار مكة و قالو
المسلمين انكم اهل كتاب والنصارى اهل
كتاب و نحن اميون وقد ظهر اخواننا
من اهل فارس علي اخوانكم من اهل الروم و
انكم اِن قاتلتمونا لنظهرن عليكم فانزل
الله تعالے ہذه الايات *

ترجمه يعني قران كي تفسير ميں
جسكا نام معالم يهه لكها هے كه اس
آيت كے اوترنيكا سبب يهه كه روم اور
فارس ميں لڑائي اٹهي اور مشرك چاهتے
تهے غلبه فارس كا روم پر كيونكه فارس
والي مجوسي تهے بے كتاب اور مسلمان

Translation.—In another commentary called *Moalim*, the very same facts are stated in almost the identical words. The reason why these verses were sent down from Heaven was on this wise. There was war between Persia and Constantinople, and while the Mahomedans were in favor of

چاہتے تھے۔ غلبہ روم کا فارس پر کیونکہ
روم والے اہل کتاب تھے پس کسري فارس
کے بادشاہ نے ایك لشکر روم پر بھیجا
اور جسکو اسپرسردار کیا اسکا نام تھا۔
شہریرازاور قیصر روم نے بھي لشکر بھیجا
اور اوسپر ایك شخص کو سردار کیا
جسکا نام تھا یحتس پھر دونوں لشکر
مقابل ہوئے اندرعات اور بصري پر کہ وہ
سرحد شام کي ھے درمیان عرب اور
عجم کے پھر فارس نے روم پر فتح پائي
جب یہہ خبر مکہ میں مسلمانوں کو
پونچھي تو انکو ناگوار ہوا اور خوش
ہوئے مکہ کے کافراور مسلمانو سے کہا کہ
تم بھي اہلکتاب ھو اور نصاري بھی
اہلکتاب ھیں اور ھم بے کتاب ھیں پس
غالب ہوئے ھمارے بھائي فارس والہ
تمھارے روم والہ بھائیوں پر اور اگر تم
ھم سے لڑوتوھم بھي تم پر غالب ھوں
پس اللہ تعالے نے یہہ آیتیں بھیجیں
جنمیں وعدہ کیا کہ ھم عیسایئونکو فتح
دینے سے مسلمانوں کو خوش کرینگے۔*

the Greeks, the other people of Mecca espoused the cause of the Persians, who were idolators like themselves. The Persian army was commanded by Shyreraz, and the Greeks were led by a General named Yetus. The contending forces gave battle at Izraath and Boosrah, on the borders of the country between Arabia and Persia. The Persians were left masters of the field; and when the news of their victory reached Mecca, it filled the hearts of the Mahomedans with gloom and sorrow, while, those of the infidel population, were elated with undisguised satisfaction; insomuch that they hurled at their neighbours this reproach that their friends the Christians, who were children of the book equally with the followers of Mahomed, had been utterly worsted and subdued in battle by the Persians, who were worshippers of the Magi; and to be still more insulting, they added their own confident expectation, of being themselves able to defeat the Mahomedans in the event of a rupture between them; even as the Persians overcame the Greek Nazarenes! It was, then, that the Lord sent down those gracious promises, in which it was announced that the arms of the Christians would henceforth be attended with success, and that an approaching vic-

tory over their enemies the Persians would be a source of joy and satisfaction to the Mahomedans.

At page 14, I have said, that inasmuch as the Mahomedans are dwelling in peace and comfort under the protection of the British Government, they could not possibly, by the principles of their religion, make a Juhad. In support of this dogma, passages from various religious works have been given; but my friend the Moulvee has adduced a still more striking evidence on the subject, in the following quotation from the Koran, as translated by George Sale.

Al Koran Soora Kusus, v. 15-16

"And he went into the city at a time when the inhabitants thereof observed not what passed in the street; and he found therein two men fighting; the one being of his own party, and the other of his enemies, and he, who was of his party begged his assistance against him who was of the contrary party; and Moses struck him with his fist, and slew him: but being sorry for what had happened he said. This is the work of the devil; for he is a seducing and an open enemy. And he said, O Lord, verily I have injured my own soul, wherefore forgive me. So God forgave

۱۴ صفحه میں هم نے یهه بات لکهي هے که هندوستان کے مسلمان جو همارے گورنمنٹ کے مستامن هیں مذهب کے بموجب جهاد نهیں کرسکتے اور اسکے ثبوت پر چند مذهبي کتابوں سے همنے سنندیں لکهي هیں مگر همارے دوست اون مولوي نے قران کي آیت سے اس مطلب کو بخوبي ثابت کیا چنانچه هم اسکو یهاں بیان کرتے هیں *

القران سوره القصص آیت ۱۵, ۱۶

ودخل المدینة علي حین غفلة من اهلها فوجد فیهار جلین یقتتلان هذا منشیعته و هذا من عدوه فاستغاثه الذي من شیغته علي الذي من عدوه فوکزه موسي فقضي علیهه قال هذا من عمل الشیطان انه عدومضل مبین قال رب اني ظلمتنفسي فا غفرلي فغفرله انه هوالغفور الرحیم *

him; for he is ready to forgive, and merciful.——Trans. George Sale, ch.28.

ترجمه اور آیا موسي شہر میں یعني مصر میں جسوقت بیخبر هوئے تھے. وهاں کے لوگ پھر پاے اس میں دومرد لڑتےیہه اسکے رفیقوں‌میں اوریہه اسکي دشمنوں میں پھر فریاد کي اس پاس اوسنے جو تھا اسکے رفیقوں میں اسکي جوتھا اسکے دشمنوں میں پھر مکا مارا اسکوموسي نے پھراسکوتمام کیابولا یہه هواشیطان کے کام سے بے شك وه دشمن هی بہکانے والا صریح بولا اے رب میں نے برا کیا اپني جان کا سو بخش مجھکو پھر اسکو بخشدیا. بے شك وهي هی بخشنے والا مہربان.*

This incident is also related in the old Testament, see Exodus ch. ii. v. 12-13.

یہه قصه توریت مقدس میں بهي هے. دیکھو کتاب خروج باب ۲ ورس ۱۲, ۱۳.*

The man whose part Moses took, was a Hebrew (Mahomedan) and the person whom he slew was an Egyptian (Kaffir). This being the case, the question naturally arises with reference to the doctrines of our faith, why should Moses manifest so great concern; and why should he regard the slaughter of an

جس شخص کي حضرت موسي علیه‌السلام مدد کي‌وه عبري‌تھا. مسلمان اورجسکومارڈالاوه مصري‌تھا. کافر اب همارے مذهب بموجب یہه اعتراض وارد هوتا هی که حالت لڑائي میں کافرکے مار ڈالنے سے حضرت موسيٰ نے

کس لئے اپنے تیں گنہگار جانا اور خدا سے بخشش چاهي *

infidel as a sin, for which he sought forgiveness from his God?

اسکي وجہہ تفسیر مدارك میں یہہ لکھي هی که حضرت موسي علیه السلام مصریوں کے امن میں تھے ان کے تیں کسیکا قتل کرنا درست نه تھا پس قران سے ثابت ہوا که مستامن کو اون لوگوں سے لڑنا یا انکا قتل کرنا جنکي امن میں هي درست نہیں اب اسمقام پر هم تفسیر مدارك کي عبارت نقل کرتے هیں *

The reason of this, is to be found in the commentary entitled *Tufseer Mudarick*, in which it is distinctly stated, that inasmuch as the Prophet Moses was living at the time under the protection of the Egyptian Government, it was not justifiable to take the life of one of its subjects. Thus, we have the warranty of Holy Writ for the statement, that, when a people are dwelling in security under the protection of a foreign Government, it is not lawful to raise their hands against the subjects of that Government. Here is the passage alluded to.

تفسیر مدارك وانما جعل قتل الكافر من عمل الشيطان رسماه ظلما لنفسه واستغفر منه لانه كان مستامناً فيهم فلا يحل له قتل الكافر الحربي *

ترجمہ یعني کلام الله کي تفسیر میں جسکا نام مدارك هے لکھا هی که حضرت موسي نے کافر کے قتل کو جو شیطان کے کام سے بتایا اور اسکا نام رکھا ظلم اپني جان پر اور بخشش چاهي اس سے اسکا سبب یہہ تھا که حضرت موسي مصریوں کے امن میں تھے اسلئے

Translation.—It is written that the Prophet Moses spoke of the slaying of a Kaffir as an act prompted by the devil, and that he besought God to remove from his soul the weight of this grievous sin. The reason is this; the Prophet was living at the time under the protection of the Egyptian Government, and the man slain was a subject of that kingdom.

حضرت موسي کو اس کافر کا مارنا درست نه تها*

۱۷ صفحه پر میں نے لکھاهی که جب کوئي بادشاه اپنے زور سے غلبه پاوے تو اسکي اطاعت کے لئے اس بادشاه کا مسلمان هونا شرط نهیں هے اور اسکي سند میں تاتار خاني سے ملتقط کي روایت نقل کي هے ان همارے دوست مولوي صاحب نے بیان کیا که درمختار نے اس سے بهي زیاده صراحت سے اس مضمون کولکهاهے چنانچه اسکي عبارت یه هی*

At page 17, I have stated, that when a Ruler attains to power by his own force of arms over a foreign people, whose religion is Mahomedanism, it is by no means a sine qua non, to the rendering of homage and obedience on the part of the conquered people, that such Ruler should be a professor of their own faith. In support of this statement an extract has been given from religious work called *Tartarkhanee*, in which the quotation is copied from an older work, entitle *Mool-tukkit*. But, my friend the Moulvee has helped me to the following passage from another valuable book, styled Doorra Mookhtar, in which the point is still more forcibly dwelt upon

فتاوي در مختار ان غلبوا علي اموالنا ولو عبدا مومنا و احرزد ها بدارهم ملکرها و یفترض علینا اتباعهم.*

Translation.----When it should happen that a people holding a different creed succeed in subjugating Mahomedans to their sway, and should they despoil the Mahomedans, and carry them away captive into their own country, then they acquire an absolute right

یعني در مختار میں هی که اگر غیر مذهب کے لوگ مسلمانوں پر غالب آویں اور انکا مال اور انکے مسلمان غلام پکڑ کر اپنے ملك میں لیجاویں تو وه غیر مذهب والے اس مال کے اور مسلمان

over the property and the captives so taken; and the Mahomedans are in duty bound to render unto their conquerors both service and obedience.

غلاموں کے مالك هوجاتے هیں اور فرض هے هم پر اطاعت انکي *

Thus, I trust, it has been satisfactorily demonstrated, and the fact made patent to my readers, that there was really no foundation whatever for the calumnies which would lay upon Mahomedans the blame of originating the Rebellion of 1857, as an act sanctioned or countenanced by their religion !

غرضکه اب همارے اس رساله کے پڑهنے والونکوبخوبي ثابت هوگیا هوگا که اس هنگامه فساد سنه ١٨٥٧ ع کو مسلمان کے مذهب کیطرف بسبت کرنا محض غلطي هی *

AN ACCOUNT

OF THE

LOYAL

MAHOMEDANS OF INDIA

Part III.

BY

SYUD AHMED KHAN,

PRINCIPAL SUDDER AMEEN OF MORADABAD.

رسالہ خیر خواہ مسلمانان

حصہ سویم

مولفہ

سید احمد خان صدرالصدور مرادآباد

PRINTED BY J. J ROBINSON, MOFUSSILITE PRESS, MEERUT

1861.

AN ACCOUNT

OF THE

LOYAL MOHOMEDANS

OF INDIA.

Part III.

I have lately been perusing an old book by Mr.Launcelot Addison, in which I have found the copy of a League and covenant which, in a former era, had been concluded between the Mohomedans and the professor of Christianity. I here give this curious document in extenso; and shall be glad if any of my readers will let me know, whether in the course of their own study of Arabic history, they have ever seen any mention made of this League.

بسم الله الرحمن الرحيم

اندنوں میں مسٹر لانسلاٹ اڈیسن کي کتاب میرے مطالعه میں تھي اوس کتاب میں میري نگاہ سے ایك عہدنامه گذراجومسلمانوں اور عیسائیوں میں اگلے وقت میں هوا تھا میں اس عہدنامه کو بجنسه نقل کرتا هوں اور اپنے رساله کے ناظرین سے امید رکھتا هوں که اگر کسي عربي تاریخ میں اس عہدنامه کا ذکر انکي نگاہ سے گذرا هو تو مجھے مطلع فرماویں *

تفصیل عہد پیمان

جو محمد صلي الله عليه وسلم نے عیسائیوں سے کیا اور اصل اسکي ایك مناستري جو اوپر پہاڑ کارمل کے متصل پہاڑ لبنس کے ھی برآمد ھوئي اور وہ جگہ مکہ سے ایك منزل کے فاصلے پر ھی بعضے یہہ بھي کہتے ھیں کہ اصل اسکی کتب خانہ شاہ فراسیس میں بھیجدي گئي تھي۔*

A copy of the League Mohomed made with the Christians, whose Original was found in a Monastery on Mount Carmel, near Mount Libanus, a day's journey from Mecca, and (as some say) was sent to the King's Library in France.

محمد صلي الله عليه وسلم جو پیغمبر خدا ھیں اور واسطے تعلیم کرنے انسانوں کے اور مشتہر کرنے کلام راست خداوند کریم کے تختہ زمین پر وارد ھوئے انھوں نے اس مراد سے کہ مذھب عیسائي بھي جو خدا کي طرف سے ھی قایم رھے اسکو تحریر کیا اور جملہ باشندگان مابین شرق اورمغرب کو خواہ اپنے ھوں یا بیگانہ یا دور ھوں یا نزدیك واقف ھوں یا ناواقف یہ کلمہ بطور عہد پیمان کے سپرد کیاجاتاھی تاکہ اسپر بحث ختم ھووے اور اسیکے مطابق انصاف کیا جاوے اور سب لوگ اسیکے موافق کاربند ھوں اگر کوئي مسلمان اسکي تعمیل میں نافرماني

Mohomed, sent from God to teach Mankind, and declare the Divine Commission in truth, wrote these things. That the Cause of Christian Religion determined by God, might remain in all parts of the East and West, as well amongst the Inhabitants as strangers, near and remote, known and unknown: To all these people I leave this present writing, as an inviolable League as a decision of all farther controversies, and a law whereby justice is declared, and strict observance enjoined. Therefore whosoever of the Musulmin's Faith shall neglect to perform these things, and violate this League, and after the manner of Infidels break it, and transgress what I command herein, he, breaks the compact of God, resists his agreement, and contemns his Testament, whether

he be a King, or any other of the faithful, (that is Mohomedans).

کریگا اور همارے حکم کو بجا نهیں لاویگا تو واضح رهے که وه منحرف خدا سے هوگا خواه بادشاه هویا فقیر*

By this Agreement, whereby I have obliged myself, and which the Christians have required of me, and in my name, and the name of all my Disciples, to enter into a Covenant of God with them, and League and Testament of the Prophet, Apostles Elect, and faithful Saints, and blessed of times past and to come.

اور یه عهد پیمان حسب منشاء عیسائیوں کے تحریر کیا هی اور اپنے نام میں اور اپني امت میں جو امام اور هادي اور ولي گذرگئے اور آینده کو هونگے یه عهدنامه بطور کلمه خدا و پیغمبر کے قایم کیا گیا*

By this convenant I say, and Testament of mine (which I will have maintained with as much Religion, as a Prophet Missionary, or as an Angel next to the Divine Majesty is strict in his obedience towards God, and in observance to his law and Convenant, I promise to defend their Judges in my Provinces, with my Horse and Foot, Auxiliaries, and other my faithful Followers, and to preserve them from their Enemies, whether remote or near, and secure them both in Peace and War, and protect their Churches, Temples, Oratories, Monasteries, and places of Pilgrimage wheresoever situated whether in mountain or Valleys, Cavern or House, a plain or upon the sand, or in what sort of edifice soever; also preserve their Religion and their

اور مراد هماري یه هی که یه عهد پیمان از راه ایمان قایم رهے جیسا که مذهب اورجیساکه فرشته و ولي وصلحا تعمیل احکام خداوند کریم کرتے هیں ویسي هی اسکي بهي تعمیل رهے اور ازروے اس پیمان کے هم اسبات کا وعده کرتے هیں که جو حاکم لوگ انکے همارے ملك میں باشنده هیں انکو هم امن دینگے اپني فوج سوار پیاده سے اور نیز اپنے فرقه کے لوگوں سے اورانکے مخالفوں سے هم انکو بچاویں گو که دور هوں یا نزدیك اور لڑائي اور چین میں انکے محافظت کرینگے اور انکي عبادت گاه ومقام کعبت‌الله شریف اور خانقاه وغیره

Goods in whatsoever part they are; whether at Land or sea. East or West, even as I keep myself and my Sceptre, and the faithful believers of my own people. By this Covenant, I likewise promise to receive them into my protection from all Harm, Vexation, Offence and Hurt. Moreover, to repel those Enemies which are offensive to them, and me, and stoutly to oppose them both in my person by my servants, and all others of my People and Nation: For since I am set over them I ought to preserve and defend them from all adversity, and that no evil touch them before it afflict mine, who labour in the same work. I promise farther to free them from those burthens which confederates suffer, either by Loans of money, or impositions, so that they shall be obliged to pay nothing but what they please, and no molestation or injury shall be offered them herein.

گو که پہاڑ پر هو یا زمین پر یا اندر
زمین کے یا ریت پر یا کیساهي مکان
هو اور انکے مذہب کو اور انکي جایداد
کو جہاں موجود هو خواہ زمین پر خواہ
سمندر پر شرقي یا مغربي ایسا هي انکو
رکھیں گے جیسا که هم اپنے تئیں رکھتے
هیں اور اپنے لوگوں کو جو ایماندار هیں
اور ازروے اس عہد پیمان که اسبات
کا بهي هم اقرار کرتے هیں که هر طرح
کي صعوبت ومزاحمت و حمله سے
انکو پناہ میں رکھیں گے اور جو انکے
اور همارے دشمن هونگے انسے مستعد
مقابله کے هونگے بذاب خود اور اپنے
وباشندگان ملك کے کسواسطه جبکه هم
اون پر سردار مقرر کئے گئے تو هم پر
لازم هے که هر مصیبت سے انکو امن
میں رکھیں اور کسي طرح کي مشکل هو
اول هم پرآوے جب اون پرآوے کسواسطے
که هم سب ایك هی کام پر مستعد هیں
اور یه بهي هم وعده کرتے هیں که کسي
طرح کي تکلیف بباعث قرضه یا محصول
سبطرح سے انکو محفوظ رکھیں اور
جس طرح کا دینا انکو منظور هو اسیقدر
دیویں تاکه کوئي انسے مزاحمت نکرنے
پاوے *

A Bishop shall not be removed from his Diocese, or a Christian compelled to renounce his Faith, or a monk his Profession, or a Pilgrim disturbed in his Pilgrimage, or religious man in his cell. Nor shall their Church be destroyed or converted into Mosques; for whosoever doth so break this Covenant of God; opposes the Messenger of God, and frustrates the divine Testament. No imposition shall be laid upon Friars or Bishops, nor any of them who are not liable to Taxes, unless it be with their own consent. And as to great Merchants; Fisher of Pearls, Miners of precious stones, Gold and Silver, and all other rich and opulent Christians, they shall not pay above twelve shillings yearly; and it shall also be from those who are constant inhabitants of the place, and not from travellers and men of uncertain abode; for they shall not be subject to imposition or contributions; unless they are prossessors of land or estate; for he which is lawfully subject to pay money to the Emperor, shall pay as much as another, and not more, nor more required from him above his faculty and strength. In like manner, he that is taxed for his land; Houses or Revenue, shall not be burthened immediately, nor oppressed with greater

جوشخص عہدہ بشپ یعني پادریوں
کا پیشوا رکھتا ہو وہ اپنے علاقہ سے جدا
نہیں ہونے پاوے گا اور نہ کوئي عیسائي
جبراً اپنے مذہب کو ترک کرنے پاویگا
اور نہ کوئي منکہ یعني درویش اپنے
پیشہ سے جدا ہوگا اور نہ کوئي حاجي
اپنے حج کے کام میں مزاہم پاویگا اور
نہ کوئي فقیر اپنے حجرہ میں ایزا پاویگا
اورنہ کوئي مکان عبادت گاہ کا مسمار
کرکے مسجد بنائي جاوے اورواضح رہے
کہ جو کوئي شخص اس عہدنامہ سے
برخلاف کریگا تو وہ پیغمبر خدا سے
مخالف ہوگا اور کسیطرح کا محصول
اوپر درویش و پادریوں کے پیشواؤں سے
نہ لیا جاویگا اور نہ کسي سے جسپر
واجب الطلب نہو ہاں اگر وہ خود دیویں
تو مضایقہ نہیں اور بہ بسبت نجار و
جوہري وفروشندہ طلاونقرہ وغیرہ دیگر
متمول عیسائیوں سے صرف بقدر مقدار
محصول لیا جاویگا زیادہ حیسیت سے
نہ لیا جاویگا اور بارہ شلنگ یعني
چھہ روپیہ سکہ کلدارسے زیادہ سالتمام
میں نلیا جاویگا اور یہہ بھي واضح
رہے کہ یہہ محصول اوں لوگوں سے

Taxes than any others that pay contribution.

واجب الطلب هوگا جو باشنده شہر کے هوں اورنه مسافروں اورپردیسیوں سے صرف اس حالت میں لیا جاویگا جو جایداد و ملك رکھتے هوں که. جس پر بادشاه کو خراج دینا لازم هو مگر حیسیت سے زیاده نهیں.*

Nor shall the confederates be obliged to go to War with the Musulmins against their Enemies, either to fight or discover their Armies, because it is not of duty to a confederate to be employed in Military Affairs; but rather this compact is made with them, that they may be the less oppressed, but rather the Musulmans shall watch and ward and defend them. And therefore that they be not compelled to go forth to fight, or encounter the enemy, or find Horses or Arms unless they voluntarily furnish them; and he who shall thus willingly contribute shall be recompensed and rewarded. No Musulmins shall infest the Christians nor contend with them in any thing, but in kindness; but treat them with all courtesy and abstain from all oppression or violence towards them.

اوررفیقوں پریہه ضرورنهیں هوگا که همراه مسلمان کےانکےدشمنوں سے جنگ کرے کسواسطه یہه کام رفیقوں پر لازم نهیں هی که جنگ کے معامله میں شریك هوں بلکه خاص کر مطلب اس عهد نامه کا یہه هی که اون لوگوں پر ظلم نهووے اورمسلمانوں کولازم هی که انکي حفاظت کریں اور امن میں رکھیں لهذا اون لوگوں سے امداد واسطه مقابله غنیم کے واسطه پیاده یا سواران کي طلب نهیں کیجاویگي لیکن جو وه از خود مدد میں شریك هوں تو مضایقه نهیں اور جو ایسا کرینگے انکے واسطه انعام بهي هوگا اور لازم هے که کوئي مسلمان عیسائي کو تنگ نه کرے کسیطرح کي اونکو ایزا نه پهونچاوے بهرکیف مهرباني اور دوستي کے پیش آویں.*

If any Christian commit a crime or fault, it shall be the part of the Musulmins to assist him, intercede; and give caution for him, and compound for his miscarriage, liberty shall also be given him to redeem his life. Nor shall he be forsaken, nor distitute of help, because of the Divine Covenant which is with them; That they should enjoy, what the Mussulmin enjoy, and suffer what they suffer.

اگر کسي عیسائي سے کوئي قصور سرزد هووے تو مسلمان پر واجب هوگا که اسکي مدد میں شریك هو اور سفارش کرے اور ضامن هو وبصورت مناسب اسکي خطا معاف کراوے و بعیوض خون کے بهي جان بخشي هوکر اوسے تعوان لیا جاوے یه نهو که اوسے جدا هوکر بادرد چهوڑ دیویں کسواسطه اون لوگوں کے ساتھ عهدنامه خدا کا هواهی پس مناسب هے که هرایك مصیبت و آرام میں شریك رهیں.*

And according to this Covenant, which is by the Christians just request, and according to that endeavour which is so required, for confirmation of its Authority, you are obliged to protect them from all calamity, and perform all offices of good will toward them, so that the Musulmin may be sharers with them in prosperity and adversity.

بهرحال بموجب اس عهدنامه کے واجب هے که هر طرح کے رنج سے اون لوگوں یعني عیسائیوں کو امن میں رکهو اور نیك کام انکے ساتھ کرو اور شفقت سے پیش آؤ کسواسطه که یه عهدنامه اگرچه بدرخواست عیسائیوں کے قرار پایا هی مگر بهر کیف مناسب اور واجب هے لهذا اسکو برقرار رکهنا سب پر لازم هے هر حالت میں مسلمان لوگ انکے ساتھ رهیں اور رنج و راحت میں شریك رهیں *

Moverover, all care ought to be had, that no violence be offered to them as to matters

اسبات پر کمال لحاظ رکهنا چاهئے که درباب شادي کے کسي طرح کي زیادتي

relating to Marriage, viz. that they compel not the Parents to match their Daughters with Musulmin; nor shall they be molested for refusal either to give a Bridegroom, or a Bride; for this is an act wholly voluntary depending on their free will and pleasure.

اون لوگوں کے ساتھ عمل میں نہ آوے یعني مسلمان کو نہ چاهئے که جبراً انکي دختران سے شادي کریں اگر ایسا پیغام هووے بهي واسطه شادي دختریا پسر اور وہ انکار کریں تو بباعث اس انکار کے کچھ سختي انکے ساتھ نکریں کسواسطه که یہه امر اختیاري هی اور رضامندي پر منحصر *

But if it happen that a Christian woman shall join with a Musulmin, he is obliged to give her liberty of conscience in her Religion, and that she may obey the Ghostly Father, and be instructed in the Doctrines of her Faith without impediment.

اگر ایسا هووے که عورت عیسائي مسلمان کو خاوند کرلیوے تو اس خاوند کولازم هے که هرگزاوسکے مذهب میں خلل انداز نه هو بلکه اس عورت کو اختیار هوگا که موافق اپنے مذهب اور حسب تعلیم اپنے پادري کے کار مذهبي میں کاربند رهے بلا هرج و مزاحمت کسیطرح کے *

Therefore he shall not disquiet her, by either threatening divorce, or by solicitations to forsake her faith; but if he shall act contrary hereunto, and molest her herein, he despises the Covenant of God, rebels against the compact of the Messenger of God, and is entered into the numbers of liars.

پس خاوند کو نه چاهئے که بدباغت طلاق دیدینے یا خوشامد کے اسکو واسطه چهوڑ دینے مذهب ترغیب کرے اگر برخلاف حکم کے کریگا تو عهد پیمان پیغمبر خدا سے دشمنائي کریگا اور کلام خدا کو ناچیز سمجهے گا تو کافر هوگا *

Moreover, when Christians would repair their Churches, or Covenants, or any thing else appertaining to their Worship, and have need of the liberality and assistance of the Musulmins herunto; they ought to contribute, and freely to bestow according to their ability; not with intention to receive it again, but gratis, and as a good will towards their Faith, and to fulfil the Covenant of the Messenger of God, considering the obligation they have to perform the Covenant of God, and the compact of the Messenger of God. Nor shall they oppress any of them living amongst the Musulmin nor hate them, nor compel them to carry letters, or shew the way, or any other, manner force them: for he who exercises any manner of this tyranny against them is an oppressor, and an adversary to the Messenger of God and refractory to his precepts.

علاوہ اسکے جسوقت عیسائي لوك
اپنے مکانات عبادت گاہ کو مرمت کیا
چاهیں اور ضرورت امداد مسلمانوں کي
هو تو مسمانوں کو چاہئے که حسب
حیسیت انکے مدد میں شریك هوں
اس نیت سے نهوں که جو دیویں پهر وه
واپس پاوینگے بلکه نظرالله تاکه ثابت
هو که وه انکے مذہب کے برخلاف نهیں
هیں اور نیز اس خیال سے که اسطرح
کي کرنے میں بجا آوري احکام خدا و
رسول هی اگر عیسائي مسلمانوں کے
بیچ میں رهتے هوں تو انکو ایزا نه
پهونچاویں اور جبراً کسیطرح کا بیگاري
کار انسے نه لیویں مسلاً خط پهونچانا
یاراہ بتلانااورواضح رهےاگرکوئي اسطرح
پر اونسے پیش آویگا تو وه ظالم متصور
هوگا اور دشمن پیغمبر خدا.*

These are the Covenants agreed between Mohomed, the Messenger of God, and Christians. But the conditions on which I bind these Covenants on their consciences, are these:

غرض که یه عهدنامه حسب شرایط
بالا کے قرارپایا هی مابین محمدصلي الله
علیهٔوسلم پیغمبرخداوعیسائیوں کے اوز
عیسائیوں کے جانب سے تعمیل شرایط
مفصله ذیل اون پر مناسب هی کوئي

That no Christians give any entertainment to a soldier enemy to the Mussulmin, or receive in his House publicly or privately. That

سپاهی جو مسلمانوں کا غنیم هووے
عیسائي اسکو اپنے مکان میں خفیه یا

they receive none of the enemies of the Musulmin as Sojourners into their Houses, Churches or Religious convents, nor underhand furnish the camp of their Enemies with Arms, Horse, men; or maintain any correspondence or intercourse with them by contracts or writing: but betaking themselves to some certain place of abode, shall attend to the preservation of themselves, and to the defence of their Religion.

علانیه آنے ندیویں اور نه اسکي خاطر کریں نه اون لوگوں کو جو مسلمانوں کے دشمن هوں بحالت مسافري اپنے مکان میں نه ٹهراویں نه اپني عبادت گاه میں اورنه خفیه انکے دشمنوں کو مدد دیویں هتهیار یا گهوڑے یا اور سامان جنگ سے اور نه انکے پاس کسیطرح کي آمدورفت رکهیں‌ازروے تحریریا اقرار نامه مگر ایام جنگ میں لاندم هوگا عیسائیوں کو کسي جگه امن میں جارهیں اور حفاظت کریں‌اپنے اوراپنے مذهب کي۔*

To any Musulmin, and his Beast, they shall give three days entertainment, with variety of meat, and moreover shall endeavour to defend them from misfortune and trouble. So that if any Musulmin shall be desirous, or be compelled, to conceal himself in any of their houses or habitations, they shall friendly hide him, and deliver him from the danger he is in, and not betray him to the enemy.

اور انکولاندم هوگا که مسلمان مسافر اور انکے جانور کو تین روز تک اپنے پاس ٹهراویں اور خورد نوش سے خاطر کریں اور انکو مصیبت اور تکلیف سے پناه دیویں اگر کسي مسلمان پر ایسي مصیبت پڑے که اسکو روپوش هونا ضرور هو تو اسکو اپنے مکان میں پناه دیویں‌اور آرام سے رکهیں نه انکے دشمن کے پاس اسکو پهونچا دیویں یا اسکي مخبري کریں۔*

And in this manner the Christians performing Faith on their side, whosoever violates any of these conditions.

غرضکه ایسي طور پر دیانت اور امانت سے چاهیکه عیسائي مطابق ان

and doth contrarily, shall be deprived of the benefits contained in the Covenant of God and his Messenger. Nor shall he deserve to enjoy those privileges indulged to Bishops and Christian Monks, and to the believers of the contents of the Alcoran.

شرایط کے عمل درآمدکرتے رهیں اگرکوئي امر برخلاف اسکے وہ کرینگے تو جسقدر آرام انکے واسطه ازروے اس عہدنامه کے تجویز کیا گیا هے وہ ضبط کر لیا جاویگا پھر مستحق نهوینگے حاصل کرنے اون باتوں کے جو نسبت انکے پادریوں کے لکھا گیا هے اور نیز اون لوگوں کو جو اهل قرآن پر ایمان رکھتے هیں۔*

Wherefore I do conjure my people by God and his Prophet, to maintain these things faithfully, and fulfil them in what part soever of the world they are; and the Messenger of God shall recompence them for the same: the perpetual observation whereof he seriously recommends them, until the day of Judgement and dissolution of the world.

لہذا هم اپنے ایمان داروں کو ازروے ایمان یه بات قرار دیتے هیں باسم خدا اور اسکے پیغمبر کے که اس عہدنامه کے شرایط کو بہر کیف برقرار رکھیں گے اور تعمیل اسکي کرینگے جب تک دنیا قایم هی اوراس فرماں برداري کاعیوض پیغمبر خدا سے ثمره پاوینگے اور عاقبت تک اس قول اقرار پر قایم رهیں۔*

Of these conditions which Mohomed, the Messenger of God hath agreed with the Christians and hath enjoined the witnesses were.

Abu Bacre, ابوبکر

Omar Ben—Alchearab, عمربن الخطاب

Isbman Ben—Afaw, عثمان بن عفان

Ali Ben—Abitaleb, علي بن ابي طالب

واضح رهے که یه عہد پیمان بگواهی اشخاص مفصله ذیل کے تحریر پائي ابوبکر بن قحافه رضي‌الله عنهه عمربن خطاب رضي‌الله عنهه عسمان بن عفان رضي‌الله عنهه علي بن ابو طالب کرمه الله وجهه معاویه بن سفوان اصحاب پیغمبر خدا تحریر کننده اول روز چاند

The Secretary was Moavias Ben Abi Safian, a soldier of the Messenger of God. The first day of the moon of the fourth month, the fourth year of Hegira, in Medina. May God remunerate those who are witnesses of this writing. Praised be God the Lord of all creatures.

Extracted from "the First State of Mahomedanism by the author "of the present state of the Jews" Imprimature Geo. Thorp. Author Launcelot Addison—Printed in 1697 A.D.

کے چوتھے مہینہ ہجري مقام مدینہ
خدا خوش رکھے اون لوگوں کو جنکي
گواهی اس پر تحریر هوئي اور سایه
رهے خدا کا اون پر جو اسکے مطیع هیں
یہه عہدنامه منتخب کیا گیا هی اُس
کتاب جسکا نام هی تواریخ حال
شروعات قوم محمدي۔*

اورراقم هی اسکاوه شخص جینوں نے
یهودي کے حال کي تواریخ لکهي هی
اور نام انکا لانس لٹ اڈي سین صاحب
سنه ۱٦۹۷ عیسوي میں مستر جارج
تهارپ صاحب نے اس کتاب کو مطبع
کیا تها۔*

Shaik Tajooddeen

This is the person of whom Mr.Commissioner Saunders makes mention in the certificate he gave to Moonshee Emamooddeen, Tuhseeldar of Moradabad, which is published at page 48 of Part II of this work.

At the time of the ourbreak he held the office of Darogah of the bridge of boats on the Ramagunga, below the city of Moradabad. When a horde of badmash Pathans of Rampore encamped on the left bank of the river, designing to make a mischievous demonstration against the city, Mr. J.C.Wilson went out to oppose them, and Tajooddeen was one of the party who joined in the attack. Bahadoorkhan, the leader of the the rebel gang, made an attempt upon Mr.Wilson's life but while he was in the very act of firing, Tajooddeen, with determined courage, and signal presence of mind, brought the ruffian to the ground with two cuts of his sword; and his misguided followers perceiving the fate of their leader, at once took to their heels, leaving five of their number as prisoners in the hands of the victors. Thus is due to Tajoodeen the praise of checking, by his undaunt-

شیخ تاج الدین

یہہ وہ صاحب ہیں جنکا نکر مستر ساندرس صاحب نے اپنے سارٹیفکٹ موسومہ منشي امام الدین صاحب تحصیلدار مرادآباد میں لکھا ہی اور جسکي نقل ہمارے رسالہ نمبر دو کے صفحہ ٤٨ میں مندرج ہی *

جب غدر ہوا تو یہہ صاحب مرادآباد میں رام گنگا کے پل کے داروغہ تھے جب رامپور کے پٹھان بدمعاشوں کے غول نے فساد مچانے کے ارادہ سے مرادآباد میں آنا چاہا اور رام گنگا کے بائیں کنارے تک آپونچھے توجاں کری کرافٹ ولسن صاحب انکے مقابلہ کو روانہ ہوئے یہہ صاحب گھاٹ پر سے انکے ساتھ ہوئے اور اون بدمعاشوں سے بمقابلہ پیش آئے بہادرخان جوسرگروہ اون بدمعاشوں کا تھا اُوسنے مسٹر ولسن صاحب پر حملہ کیا عین حملہ کرنے میں شیخ تاج الدین نے نہایت دلاوري سے دو زخم کاري تلوار کے اُسکو مارے اور اُسکو گرا دیا اون بدمعاشوں کے سردارکا یہہ حال ہوتے ہی وہ سب بھاگ نکلے پانچ آدمي اُنکے گرفتارہوئے اوراُس افسرکي دلاوري سے

ed mien and opportune dis-
play of valor, the mischief upon which the men were bent.

جو فساد که اون مفسدوں نے کرنا چاها تها وه نه هونے پایا *

In Mr. Wilson's certificate it is stated, that Tajooddeen attacked Bahadoorkhan with his sword, *after* the latter had been knocked down by a sepoy of the 29th Regt. N. I.; but, in point of fact, it was Tajooddeen himself that brought down the man in the manner above related, and no other individual can justly claim any participation in this act of heroism. The reason why mention has been made of the sepoy, is a secret which is well known to Mr. Wilson himself, and need not be further alluded to in this place.

سارٹیفکٹ جو اس افسر کو دئے گئے اون میں یہه بات لکهي هی که اُس افسرنے بہادرخان کے تلوارسوقت ماري جبکه اوسپر ایك سپاهی رجمٹ ۲۹ حربه کرچکا تها مگر اصلیت اسمعامله کي یہه هی که اسي افسر نے اُسکو زخمي کرکر گرایا کسي سپاهي کا اسمیں شمول نه تها. سپاهی کا ذکر ایك اور سبب سے لکها گیا هی جسکو مسٹر ولسن صاحب بہادر خوب جانتے هیں *

This is the very affair that is known in Moradabad as the *Juhad*; but, it is now seen, that Mahomedans themselves manifested a resolute opposition to it, and were prepared to do battle against it to the last extremity; a significant fact, from which rational and unprejudiced men will not fail to deduce a just conclusion, as to whether it can, with any appearance of justice, be maintained, that a set of low-lived ruffians, intent upon mischief and plunder, were really acting under an impulse of religious ardour, and initiating a Juhad, according to the tenets of our Faith!

یہه وهی هنگامه هی جو مرادآباد میں جہاد قایم هونے کے نام سے مشهور هی مگر جو لوگ عقلمند هیں وه دیکهیں گے که خود مسلمان اس هنگامه کے برخلاف مقابله اور مقاتله اور محاربه پر موجود تهے اور اسبات سے خود سمجه لینگے که آیا انصاف اجازت دیتا هی که اس قسم کے بدمعاشوں کے هنگاموں کو مسلمانوں کا مذهبي جہاد کها جاوے *

As a reward for his highly commendable conduct, the Government have, with characteristic liberality, bestowed upon Tajooddeen the better paid appoitment of Thanahdar of Kasheepoor, and a gratuity of 2,000 rupees.

بعوض اس خیرخواهی کے گورمنٹ نے اس افسر کي بہت عزت اور قدر کي اوردارو غگي پل سے اوپر عہدہ تھانہ داري کاشي پور کے ترقي کي اور دوھزار روپیہ نقد انعام میں مرحمت فرمایا۔*

Here follow the private testimonials and official reports relating to this individual.

اب اسمقلم پر ھم اُس افسر کے سارٹیفکٹوں اور رپورٹونکي جو حکام نے مرحمت فرمائي بعینہ نقل کرتے ھیں۔*

(COPY)

Delhi 18*th March* 1859,

I have much pleasure in certifying that Imamoodeen Kotwal of Mooradabad throughout the disturbances which took place during the latter part of May and commencement of June 1857, before the final mutinying of the 29th N. I. behaved in the most courageous and meritorious manner, and, although a Mohomedan, was steadfast and most faithful to the British Government; the Badmashes of Moradabad rose and placing themselves under the leadership of one Moulvee Munnoo, endeavoured to incite the whole Mohomedan population to rise and exterminate the Christian population. Without the slightest hesitation and without asking for further assistance the Kotwal

ترجمہ سارٹیفکٹ ساندرس صاحب بہادر

مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۵۹ ع

مقام دھلی

مجھکو کمال خوشي ھے درباب تصدیق اس امر کے کہ آخر ماہ مئي اور ابتداے ماہ جون سنہ ۱۸۵۷ عیسوي میں جب غدر شروع ھوا پھلے بگڑ جانے پلٹن ۲۹ کے امام الدین کوتوال مرادآباد کے تھے اور کمال ھی جوانمردي اور جانفشاني سے باوجود مسلمان ھونے کے خیرخواھي سرکار کرتے رھے اور جسوقت بدمعاشان مرادآباد معہ دیگر مسلمانان بسرگروھی مولوي منو مستعد فساد اور آمادہ قتل و خون ریزي صاحبان انگریز کے ھوئے اس وقت بھي اس شخص نے بلا استدعاء معاونت تدبیر قرار واقعي

took immediate steps to put down this rising through his Police. The ringleader Moulvee Munnoo and two or three of his chief associates were killed, and the rising was at once suppressed.

When the European Officers, Civil and Military, made their escape, the Kotwal was also obliged to fly and conceal himself, as his conduct on the above occasion exposed him to the bitter hatred of the whole Mohomedan population. His brother Tajoodeen the Darogah of the Bridge, also did good service and cut down the leader of a party of Pathans who came over from Rampore to raise the green flag of Islam on the sands of Ramgunga in front of Moradabad. I never saw a better Police Officer than Kotwal Imamoodeen, and consider him deserving of every consideration and reward from the British Government.

(Sd.) C. B. SAUNDERS,
Offg. Commr. of Delhi.
Late Magistrate and
Collector of Moradabad.
18*th March* 1858.

(True Copy)
(Sd.) G. RICKETS,
Magistrate.

واسطه انسداد فساد کے کري اور معرفت
اهالیان پولس کے اون لوگوں کو گهیر لیا
چنانچه مولوي منو معه دوتین آدمي
همراهی اپنے کے مارے گئے اور وه هنگامه
کم هوا هرگاه حکام ملکي وجنگي مرادآباد
سے تشریف لیگئے اسوقت کوتوال مذکور
بهي فرار هوکر مخفي هو گیا اس نظر
سےکه یهه شخص خیرخواه سرکار مشهور
و معروف تها اور مسلمان اس ضلع کے
مخالف اسکے تهے. تاج الدین داروغه
پل جو اونکا بهائي هی اونهوں نے بهي
اچهي خیرخواهی کري چنانچه رامپور
سے پٹهان لوگ جویهاں آئے اور رام گنگا
کے کناره محاذي شهر مرادآباد کے
محمدي جهنڈا کهڑا کرنا ٹهرایا اسي
تاج الدین نے انکے سرداروں کو روکا تها.
غرض که همنے امام الدین سے بهتر کوئي
افسر پولس نهیں دیکها اور همارے
نزدیك مستحق سرفرازي اور لایق
عطاے انعام کے هیں.*

دستخط سي بي ساندرس صاحب
قایمقام کمشنر دهلي سابق
مجسٹریٹ کلکٹر ضلع مرادآباد

نقل مطابق اصل
دستخط
جي رکٹ صاحب مجسٹریٹ

ترجمه چٹھي خوشنودي عطا کرده (COPY 2)

ولسن صاحب بہادر

تاج الدين بعهده داروغه پل کشتي واقع مرادآباد کے مامور تھا اور تاریخ بست یکم مئي سنه ۱۸۵۷ ع کو بقید دو ہزار غازي مرادآباد پر چڑھ آئے بسرداري بہادر خان جو کوتوالي رامپور کا برقنداز تھا اس شخص نے همکو گولي مارنے کا ارادہ کیا مگر کالکا سنگه سپاهی پلٹن ۲۹ کمپني نے اسکو گرالیا بعده تاج‌الدین نے اسکے گلے پر دو ضرب تلوار کي لگائي مگر همنے سنا هی که یہه بہادر خان اپني مجروحي سے اچھا هوگیا اور اب رامپور میں موجود هی مگر البته تاج الدین نے اسوقت بڈي دلاوري‌کي‌اورمناسب‌هی‌جمله‌حکام‌انگریز اس شخص‌کي‌پرورش کریں کسواسطه که اگر غازي دریا سے عبور کرپاتے تو غالب هی که شہر مرادآباد لٹ جاتااور صاحبان انگریز اونکے هاته سے قتل هوتے *

Tajoodeen was Darogah of the Bridge of Boats at Moradabad. On the 21st May 1857, two thousand Ghazees came down upon Moradabad, headed by one Bahadur Khan, a Burkundaz of the Rampore Cotwallee. After having attempted to shoot me, he was knocked down by Kalka Singh, Sepahee of the 29th Regiment Native Infantry, and Tajooddeen then gave him two strokes over the neck with his sword. Bahadoor Khan survived his wounds and I believed, he is still in Rampore. Tajoodeen behaved very well on the occasion, and I trust every British Officer will cherish him, for had the Ghazees crossed the River, the Town of Moradabad would have been plundered, and in every probability all the Europeans and Christians would have been killed.

دستخط جي سي ولسن صاحب

اسپیشل کمشنر مورخه بست پنچم

اکتوبر سنه ۵۸ کمپ مرادآباد

(Sd.) J. WILSON.

Commr. Spl .Dy.

Camp Moradabad,
October 25th, 1859.

(COPY)

چٹھي ڈاکٹر کین صاحب بنام
ولیم صاحب کمشنر

My DEAR WILLIAMS,—The bearer of this is Sheikh Imamdoodeen, the old Moradabad Kotwal, if ever a Mahomedan behaved well, this man did. He together with his brother Tajooddeen wish to pay their respects to you. The former shot a Moulvie in the city 4 days before we left, the latter who was *Darogah* of the Ram Gunga Bridge, cut down the fanatic who was about to shoot Mr.Craycroft Wilson.

Your's truly,

(Sd.) H. M. CANNON.

یہ صاحب جو آپکے پاس پھونچتے ہیں شیخ امام الدین صاحب ہیں جو سابق میں مرادآباد کے کوتوال رہے اگر کسي شخص قوم مسلمان نے ایام غدر میں سرکار کے ساتھ خیرخواهی کري تو اسي نے کري اور ان صاحب کو معه اپنے بھائي باج الدین کے آپ کي سلام کا اشتیاق ہی اور چارروز قبل چھوڑ نے مرادآباد کے امام الدین نے شہر میں مولوي کو گولي سے مارا اور تاج الدین جو رام گنگا کے پل کے داروغه تھے اُنھوں نے ایك غازي کو قتل کیا جو اراده مار ڈالنے ولسن صاحب کا رکھتا تھا.*

دستخط

ایچ ایم کین صاحب

(COPIES.)
No. 116 OF 1859.

To J. H. BATTEN, ESQ., *Officiating Commissioner of Rohilcund.*

Sir,—I have the honor to reply to the enquiry contained in para. 16 of the orders of Government No.121, dated 19th January last, forwarded with Mr.Alexander's letter No.134, dated 8th ultimo.

ترجمه چٹھي صاحب مجسٹریٹ مرادآباد بنام صاحب کمشنر روهیلکھنڈ مورخه ١٥ اپریل سنه ٥٩ نمبر ١١٦

جواستفسارسرکارگورمنٹ نے کیاهی بیچ چھٹي سکرٹري مورخه ١٩ جنوري سنه ١٨٥٩ ع دفعه ١٦ معرفت چھٹي صاحب کمشنر لمبر ١٣٤ مورخه هشتم

ماہ مارچ سنہ ۵۹ کي همارے پاس
پھونچي اسکا جواب اب هم گذارش کرتے
هيں۔*

مسمي تاج الدين داروغه پل کشتي
مرادآباد کے تھے اس ایام میں جب
انتظام ضلع کا سپرد نواب رامپور کے کیا
گیا تھا اور سابق میں همارے سامنے بھي
بہت دنوں سے اسي عہدہ پر مامور رہے
تھے اوراسي داروغائي میں بروزبست یکم
مئي سنہ ۵۷ اونھون نے وہ عمدہ
کارگذاري دکھلائي جسکي رپورٹ
سابق میں ہوچکي اوربرابرایام غدر میں
یہ خیرخواہ رہے اور جب از سرنوع
انتظام سرکار کا ہوا اچھا کام کرتے رہے*

دستخط

جان اسٹریچي صاحب مجسٹریٹ

2. Tajooden was employed as Darogah of the Bridge and Ferry at Moradabad, during the whole time, that the Nawab of Rampoor, held the charge of this District. He had long served under us in the same capacity, and he was holding this appointment on the 21st May 1857, when he distinguished himself in the way, which has already been reported. He remained loyal throughout the disturbances, and did good service since we re-assumed the administration of the District.

(Sd.)

I have, &c.,

JOHN STRACHEY,

Magistrate.

Moradabad Magistracy,
The 15th April 1859.

انتخاب فہرست خیر خواہان
ضلع مرادآباد

کیفیت بہ نسبت تاج الدین یہہ
شخص رام گنگا کے پل کا داروغہ تھا اور
تاریخ بست یکم مئي سنہ ۱۸۵۷ ع کو
جبکہ دوہزار آدمي غازي بسرداري
بہادرخان کے جڈہ آئے جنھونے ارادہ

Extract from the List of Persons eminent for loyalty, in zillah Moradabad, during the late disturbances.

This man is the Darogah of the Bridge of Boats on the Ramgunga River at Moradabad. On the 21st May 1857, when two thousand Ghazees come down upon Moradabad, headed by one Bahadur Khan, who attempted to shoot Mr. Wilson, Tajooddeen gave the

ringleader two cuts with a sword on the neck, after he was knocked down by a sepoy of the 29th. His conduct considering the time and circumstances, was highly praiseworthy, and Mr.Wilson deemed the effects important. This individual gets 45 Rupees a month as Ghat Darogah, a pension or personal allowance of 25 Rupees a month, proposed to be conferred on him, to be drawn from date of sanction, and continued whether he be in the service or not. This man well deserves the reward already recommended for him, and is deserving of every consideration from the head of this district thereafter, especially if in want of protection from the enemies his good conduct has made him.

مارنے گولي ولسن صاحب کا کیا تھا تو اسوقت میں تاج الدین نے دو ضرب تلوار کي اسکے گلے پر کھینچ ماري جب ایك سپاھی پلٹن ٢٩ نے اسکو گرا لیا تھا. غرضکہ ایسي دلیري اس ایام میں بہرحال قابل پسندگي تھي اور ولسن صاحب بھي اسکے بہت مشکور ھوئي اور یہہ کام بہت عمدہ سمجھا اور اس شخص کو ٤٥ روپیہ مشاہرہ داروغائي کا ملتا ھی اور یہ بھي انکے واسطہ تجویز ھوئي ھی کہ ٢٥ روپیہ بطور پنشن کے سرکار سے اسکو مرحمت ھوں تو برابر اپني زندگي تك پائے جاوے خواہ کسي جگہ نوکر ھویانھواور بہرحال یہ شخص مستحق ھی پاؤنے اس انعام کا جو اسکے واسطہ تجویز کیا گیا ھے اور احکام ضلع سے لایق رعایت کے ھی ٠اونکو چاھیکہ انکے دشمنوں سے انکو امن دیویں کسواسطہ کہ بباعث انکي خیرخواھی کے کئي لوگ انکے دشمن بن رھے ھیں *

Extract of a Letter from the Assistant Secretary to the Government of the N. W. P., to the Commissioner of Rohilcund, No. 121, dated 19th January 1859, Para.

انتخاب چٹھي سکرٹري گورمنٹ اضلاع غربي بنام صاحب کمشنر روھلکھنڈ مورخہ ٢٩ جنوري سنہ ١٨٥٩ ع

دفعه شانزدهم

نواب لفٹننٹ گورنربہادر ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ رپوٹ کیجئے نسبت کارگذاري و چلن طریقہ تاج الدین داروغہ بعد بست یکم مئي سنہ ۱۸۵۷ ع *

نقل مطابق اصل دستخط

جان سین صاحب ڈپٹي کلکٹر

ترجمہ چٹھي سکرٹري گورمنٹ مورخہ یازدھم جولاے سنہ ۱۸۵۹ لمبر ۹۱۰

بنام صاحب کمشنر روھیلکھنڈ

چٹھي آپکي مورخہ بست یکم جون لمبر ۲٤۷ نسبت چلن رویہ تاج الدین داروغہ بعد بست یکم مئي سنہ ۱۸۵۷ کے ورود ہوئي اور بجواب اسکے آپ کو اطلاع دیجاتي ہے کہ بعد ملاحظہ جملہ روداد کے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر انعام مبلغ دوھزار روپیہ اس شخص کے واسطہ مقرر فرماتے ہیں حسب تجویز صاحب کمشنر سابق *

دستخط جي کوپر صاحب

سکرٹري گورنمٹ

16. You are requested to report on the conduct of Tajooddeen Darogah, subsequent to the 21st May 1857.

(True Extract)

(Sd.) J. JOHNSON,
Deputy Collector.

(COPY.)

No. 910.—From G. COUPER, ESQ., Secy to the Govt. N. W. P., to J. H. BATTEN, ESQ., Officiating Commissioner of Rohilcund Division, dated Allahabad, 15th July 1859.

POLITICAL — Sir,—I am directed to acknowledge the receipt of your letter No. 247, dated 21st ultimo, reporting on the conduct of Tajooddeen, Darogah, in the Moradabad District, subsequent to the 21st May 1857, and in reply, to intimate that under the circumstances therein stated, the Honorable Lieutenant Governor has been pleased to sanction the grant of a reward of two thousand (2000) Rupees, as recommended for him by your predecesor. I have, &c.,

(Sd.) G. COUPER,
Secretary to the Government N. W. P.

(True Copy)

(Sd.) J. CLARK,
Head Assistant.

نقل اس چٹھي کي پاس صاحب
مجسٹريٹ مرادآباد کے بھجي گئي
تھي بذريعه ڈاکٹ صاحب کمشنر مورخه
بستم جولاے سنه ۱۸۵۹ ع.*

نقل مطابق اصل دستخط

جان سين صاحب ڈپٹي کلکٹر

(No.259 of 1859)
Dated 20 July 1859.

Copy forwarded in reply to No. 116, dated 15th April, to the Officiating Magistrate, Moradabad. By.

(Sd.) J. H. BATTEN,
Officiating Commissioner

(True Copy.)

W. JOHNSON,
Deputy Collector and Magistrate.

Syud Toorabullee, Deputy Collector of Bijnour.

The mutiny found this officer holding the post of Tuhseeldar of Bijnour, and from first to last he showed a spirit of active and devoted loyalty to the Government he served. He is one of those of whom Mr.Shakespear writes, that they "never for a moment entertained a doubt of our final success."

He belongs also to that band of Mahomedan Officers who, amid the daily increasing difficulties of the period, gathered round the Collector of the district, made his house their home, kept unceasing watch and ward, maintained regular night patrols, and in a word undertook to do all that was practicable to afford personal protection to that gentleman, and his wife and little ones.

When the convicts broke jail, and with fire and sword spread terror and mischief wherever they went, Mr. Shakespear resolved to make an attempt to penetrate into the Jail, to try and appease the tumult. It was Meer Toorabullee then, who at that critical time came forward and said, that he would be the first to enter the prison. Soon after, when the Goojur population of Purgunnah Mundawa became troublesome, Mr. Palmer went out on 31st May 1857,

سید تراب علي ڈپٹي کلکٹر بہادر ضلع بجنور

جب غدر هوا یہه صاحب خاص بجنور کے تحصیلدار تھے۔ ابتداے غدر سے انتہا تك خیر خواهی سرکار پر بہت چست و چالاك رهے یہه صاحب انهی لوگوں میں سے هیں جنکے نسبت مسٹرسکسپیرصاحب بہادرارقام فرماتے هیں که کسیوقت انصاحبوں کو اسبات کا وسوسه نهیں‌هوا که انجام کار سرکار غالب نه رهے۔ جب مسلمان افسروں نے بروقت زیاده شورش‌هونےکےضلع بجنور میں دن رات صاحب کلکٹر بہادر کي کوٹهي پر رہنا اختیار کیا اور رات کو گشت کرتے اور پهره دیتے اور حکام کي اور جناب میم صاحبه اور بچوں کي حفاظت جان کا خاص اپنے ذمه اهتمام لیا اونهی افسروں میں کے ایك یہه افسر هیں جب جهلخانه ٹوٹا اور قیدیوں نے تلواریں اور بندوقیں لیکر حربه کرنا شروع کیااول جناب مسٹرشیکسپیر صاحب بہادر نے دلیرانه جهلخانه میں گهسنیکا ارادہ کیا تو اسي افسر نے کہا که اول جهلخانه میں گهسنا میرا فرض هی *

to disperse their rebel gangs, and Meer Toorabullee was present with him, and took an active part in the skirmishes against them; placing several of them *hors de cambat* with his own musket, and evinced throughout great firmness and intrepidity.

جبکه پرگنه منداور میں گوجروں نے بہت زیادہ شورش کي اوراکتیسویں مئي سنہ ۱۸۵۷ ع کو جناب مسٹر جارج پامر صاحب بہادر انکے دفعیہ کے لئے تشریف فرما ہوئے تو یہ افسر انکے ساتھ تھے اور برابر میدان میں مقابلہ کرتےرہےاوربندوقوں کي فیرسےبدمعاشوں کو مجروح و مقتول کیا اور اس شورش کے دفعیہ میں بہت کوشش مردانہ کام میں لائے*

After the European Officers were obliged to quit the district, and the continued stay of all loyal servants at Bijnour became fraught with danger to their personal safety, the native officer under notice repaired to Nuggeena, where unfortunately he fell into the clutches of the enemy; yet although closely watched, he nevertheless maintained his loyalty unsullied, and gave the best proof of it by contriving both by letter and message, to keep Mr. Shakespear, who was at Meerut, informed of all the proceedings of the rebels; and as soon as he could make an opportunity he fled out of their hands, and reached the Military camp at Roorkee.

بعد تشریف فرما ہونے حکام کے اور پڑنے متواتر صدموں اور آفتوں کے جب یہہ افسر نگیہنہ میں باغیوں کے چنگل میں پھنس گئے تو باوصف سختي حفاظت کے سرکار کي خیر خواھی سے ھاتھ نہ اوٹھا اور دلي خیرخواھی وٰھاں بھي کام میں لاتے رھے اور نہایت مشکل سے خفیہ وہاں کي خبریں تحریري اور بذریعہ پیغام زباني جناب صاحب کلکٹر بہادر پاس بمقام میرٹھ بھجتے رھے اور جب قابو ملا في الفور لشکر میں حاضر ہوئے زمانہ میں سرکاري لشکر بمقام رورڑکي تھا*

Much satisfaction was felt throughout the camp, and more particularly by Messrs. Shakespear and Palmer, upon his arrival there, for they had scarcely permitted themselves to hope that he could escape with his life from the grasp of the rebels. He took up his quarters in the camp, and accompanied the force to Nuggeena, where he was present at the engagement fought there on 21st April 1858. The Collector then entrusted to him the responsible duty of restoring order in that large town, and his administration was marked with both ability and discretion.

انکے آنے سے تمام لشکر میں اور
خصوصاً جناب مسٹر شکسپیر صاحب بہادر
اور جناب مسٹر جارج پامر صاحب بہادر
کو نہایت خوشي هوئي کیونکه باغیونکے
هاته سے انکا زنده رہنا بہت کم توقع
کیا گیاتها۔ جب سے برابر لشکر کے ساتهه
رهے اور نگینه کي لڑائي میں جو
اکیسویں اپریل سنه ۱۸۵۸ع کوواقع هوئي
همرکارب جناب صاحب کلکٹر بہادر لشکر
مقدم کے ساته بفتح و فیروزي نگینه
میں داخل هوئے۔ جناب صاحب کلکٹر
بہادر نے اس نازك وقت میں تمام
نگینه کا انتظام انکے سپرد کیا اور انهوں
نے نہایت هوشیاري اور خیر خواهی
سے اسکا انجام دیا *

In acknowledgment of these valuable services, the Government have not been slow to mete him a fitting recompense; for they have given him with a liberal hand both higher rank and better pay. He was first appointed honorary Deputy Collector, with an addition of 50 Rupees to his salary, and presented with a khillut of five pieces and a cap of points, three articles of jewellery, and a richly wrought sword; the whole valued at

بعوض اس خیر خواهی کے سرکار
دولتمدار نے جیسا که چاهئے ان افسر
کي قدرو منزلت کي في الفور آنریري
ڈپٹي کلکٹر مقرر کیا اور پچاس روپیه
ماهواري تنخواه میں اضافه فرمایا اور
خلعت پانچ پارچه معه کلاه چارقب
اورتین رقم جواہر اور شمشیر زرنگار قیمتي
ایکهزار روپیه کا اور پچیس سو روپیه سالانه
جمع کي دیہات زمینداري عطا فرمائي

1,000 Rs.; besides a zumeendary of 2,500 Rs.jumma. He has since been permanently appointed Deputy Collector of Bijnour; and in corroboration of the facts of this narrative, I here append the various testimonials and reports of the public officers to whom he was known, and by whom his services were appreciated.

اور پھر اوسي ضلع کا مستقل ڈپٹي کلکٹر مقرر فرمایا چنانچه سارٹیفکٹ اور رپوٹ هاے مفصله ذیل سے هماري اس تجویز کي بخوبي تصدیق هوتي هی*

(COPY) No.56.

From A. SHAKESPEAR, ESQ., Collector and Magistrate, Bijnour, to R. ALEXANDER, Esq., Commissioner, Rohilcund Division, Bareilly, dated 5th June 1868.

2. But as sometime must elapse before this necessary information is obtained, I beg to bring prominently to notice without further delay, those Government servants, who have eminently distinguished themselves during these troubles.

ترجمه چٹھي سکسپیر صاحب کلکٹر مجسٹریٹ ضلع بجنور بنام صاحب کمشنر بہادر روهیلکھنڈ مرقومه ٥ جون سنه ١٨٥٨ ع مقام بریلي لمبر ٥٦

دفعه دویم۔ جس تحقیقات کیواسطه آپ نے لکھا هی اسکي تلاش میں البته کچھ عرصه گذریگا لهذا با الفعل هم آپکي خدمت میں بلا توقف گذارش کرتے هیں درباب اون اهلکاروں کے جنهوں نے غدر میں عمده کام کئے اور اپني ناموري حاصل کي *

3. I accordingly submit the prescribed statement in behalf of the Deputy Collector of this District, Mohomud Ruhmut Khan, the Sudder Ameen, Syud Ahmud Khan and the Tuhseeldar of Bijnour, Meer Torab Ali, and I beg to bring to notice the following circumtances in support of my recommendation in their favor.

دفعه سویم۔ نقشه معمولي ارسال کرتے هیں نسبت رحمت خان صاحب ڈپٹي کلکٹر ضلع بجنور اور سید احمد خان صاحب صدر امین اور میر تراب علي صاحب تحصیلدار ضلع بجنور اور حالات تفصیل ذیل تحریر کئے جاتے هیں که موید اسکے هیں *

4. The position in which this district stood at the commencement of the rebellion, is well known to you. There were no troops of any kind attached to it, and it was not therefore, necessary to guard against danger on this account, except on the two occasions, when a small number of Sepoys were with us for few days. Our chief difficulty was to keep the peace of the district, and prevent any overt act of violence on the part of the Nawab and his retainers, with very insufficient means for so doing, and it was, therefore, of the utmost importance that I should be truly and intimately acquainted with the feelings of the different classes, with whom I had to deal. To aid me in this, I had recourse to the officers in whose behalf I now write, and I feel, I cannot exaggerate the value of the assistance they afforded me during this period of incessant anxiety and danger, I do not think our flight could possibly have been dalayed so long as it was had it not been for the unwearied zeal shown by these officers, whom I thus mention together because it was in consultation with them collectively, that I laid my plans, when matters began to assume a very serious aspect and it became necessary to treat the Nuwab, who by this time had collected round him a considerable number of arm-

دوفعه چہارم۔جوصورت اس ضلع
کي وقت شروع غدر کے تھي آپکو بخوبي
روشن ھی فوج سرکاري یہاں کچھ نه
تھي اس سبب سے کچھ اندیشه ایسے
امر کا نھوا اور نه کچھ تدبیر کرني پڑي
صرف دو مرتبه البته اندیشه ھوا تھا
جب چند نفر تلنگه تھوڑے دنو کے
واسطه یہاں آئے تھے بہت ضروري یہه
تدبیر تھي که بندوبست ضلع کا بدستور
قایم رھے اور کسي وجھه کي بدعت اور
تلنگه نواب صاحب اور انکے لواحقوں کے
جانب سے نھونے پاوے تو ایسا سامان
جسے یہه تدبیر کامل ھوسکتي اسوقت
بہت مشکل تھا اور ضرورت آشد تھي
که خبر معتبر نسبت اراده اور حال
ھرقسم کے لوگوں‌کي ھمکو پھونچا کري
چنانچه افسران موصوف سے مشوره
اس امر کا کیا اور اون افسروں نے اِس
مشقت کے وقت میں ایسا عمده مدت
ھماري کي که جسکا بیان مفصل نہیں
ھوسکتا ھمکو یقین کامل ھی که اگر
افسران موصوف ھماري مدت نکرتے تو
اتني مدت تک صاحبان انگریز کا اِس
ضلع‌میں‌ٹھیرنا بہت دشوار تھا اور اِنہیں

ed followers, with the utmost circumspection. On every occasion of special danger and difficulty, such as when the Jail broke, and I found it advisable to throw the Treasure down the well, and when the Sepoys of the 29th N.I., passing through, from Seharunpore to Moradabad, and men of the same corps, subsequently sent to our aid, had to be most cautiously dealt with. On all and each of these occasions, the officers in question were ever ready and behaved with great discretion and courage. And at the last, on the night on which we were compelled to leave the station I have good reason to know that but for the interposition of the Sudder Ameen, especially, the Nuwab would have given license to his followers, the result of which must have been fatal to our party.

تین صاحب سے واسطه تدبیر مناسب کي اسوقت بهي مشورت کي گئي تهي جب ضلع کا حال بگڑنے لگا اور معلوم هوا که نواب صاحب مسلح سپاهیوں کوبهرتي کرتے هیں کیونکه اس صورت میں خبرداري بهت هی لازم تهي اورنیز جسوقت سپاهیان رجمٹ ٢٩ سهارنپور سے مرادآباد کو اس ضلع کي راه سے آئے اور جهلخانه ٹوٹ گیا اور خزانه سرکاري کوئے میں ڈالنا مناسب معلوم هوا اور چند تلنگه اس پلٹن کے هماري مدد کے واسطه بهجے گئے غرض اس‌هرایك وقت میں یه تینوں صاحب بهت هوشیاري وجوانمردي کرکے همارے ساته مستعد رهے آخرش جس رات کو هم نے کمپو چهوڑنا مناسب جانا اگر صدر امین صاحب درمیان میں نهوتے تویقین تهاکه نواب صاحب اپنے اهلکاران کو بدعت کرنے کي اجازت دیتے اور اغلب‌تها که هماري جان پرضرور صدمه پهونچتا*

5. When we quitted the station, these officers also left, the Deputy Collector for Huldour, the residence of the Rajpoot Chowdrees of that

نفعه پنجم۔ جبکه همنے کمپوچهوڑدیا تو ان تین صاحب نے بهي چهوڑ دیا چنانچه ڈپٹي صاحب هلدور کو جهاں

place, and the Sudder Ameen and Tahseeldar for *Bussee Kotla* where they looked for protection and safety. Two of them had their families and could not have accompanied us, on the spur of the moment, even if it had been desirable; for making over the district as I did to the Nawab, in the full expectation that the fall of Delhi, (which was immediately expected), would entirely change the aspect of affairs and keep the Nuwab from committing himself, it was highly advisable that trustworthy native officials should remain at hand.

راجپوت رهتے هیں تشریف لیگئے اور صدرامین صاحب و تحصیلدار صاحب نے موضع بسرگڑھ میں پناہ لي دوصاحب انمیں سے عیالدار بھي تھے اس سبب سردست همارے ساتھ نہ چل سکے تھے بلکہ انکا چلنا مناسب بھي نہ تھا کسواسطہ کہ اوندنوں میں خبر گرم تھي کہ صبح شام میں دھلي فتح هونے والي ہی اور همنے اس ضلع کو نواب صاحب کے سپرد اس امید پر کیا تھا کہ وہ کسیطرح کي حرکت نہ کریں۔ غرض اس صورت میں مناسب بھي تھا کہ حکام اهل هند جو معتمد هوں اس ضلع میں موجود رهیں۔*

6. The hopes inspired amongst the Moosulmans of the district by the protracted seige of Delhie, subsequently placed these officers in a very critical position, and the arrival of some 400 Juhadees on the 24th June, on their way to Delhie, under a fanatic named Mooner Khan put their lives in great jeopardy, and it was not until the 6th of August, when the Nuwab was compelled to fly from Bijnour, that they were again able to act openly as true subjects of the British Government, up to this time

دفعہ ششم۔جبکہ دھلي فتح نہوئي تواس ضلع کے مسلمانوں کا حوصلہ بڑھ گیا اور ان افسروں کا وھاں رھنا بھي مشکل ھوابلکہ بست نہم جون کو جب قریب چارسو آدمي جہادي میر خان سرگروہ کے ساتھ واسطے جانے دھلي کے اس ضلع میں آئے تھے اس وقت ان صاحبونکو جان کا بھي خوف تھا اور ٦ اگست تک جب نواب بجنور بھا گا تب تک یہہ افسر علانیہ خیرخواھی

سرکار کی نکرسکے مگر بہت مشکل کے ساتھ حکام کو خبر دیتے رہے کسي وقت میں ان صاحبوں کو وسوسہ نہیں ہوا کہ انجام کار سرکار غالب نرہی *

their communication with the district officers had been carried on under considerable risk and difficulty, but they never appear for a moment to have entertained a doubt of our final success. *(The rest of this paragraph pertains to the Deputy Collector and Sudder Ameen.)*

باقي جو اس دفعہ کا مضمون ہی وہ متعلق ڈپٹي صاحب وصدرامین صاحب کے ہی

دفعہ ہشتم۔قبل از جنگ ہلدور کے تراب علي تحصیلدار نگینہ کو واسطہ لانے عیال و اطفال کے چلے گئے تھے جنکو انھوں نے پیشتر سے وہاں روانہ کردیا تھا جب حکام انگریز کمپو سے چلے گئے تھے مگراس مکان پراسطورسے زیرنظررہے کہ آنا انکا دشوار ہوا مگر شروع مہینے مارچ میں موقعہ پاکر مرادآباد کو فرار ہوگئے وہاں سے ہمارے پاس روڑکي میں آئے *

8th. Toorab Ulee, the Tehseeldar had, before the Haldour fight, gone to Nugeena to fetch his family, which he had sent there after the European Officers left the District, and at that place he was kept under such strict surveillance that he could not get away until the beginning of March, when he escaped to Moradabad and thence came to me at Roorkee.

دفعہ١٧۔اب ہمکوذکرکرناکارگذاري میر تراب علي تحصیلدارکا باقي رہ گیا *

17. It now remains for me to notice the case of Meer Toorab Ali, Tehseeldar of Bijnour.

دفعہ ١٨۔اس افسر نے مدرسہ آگرہ میں تعلیم پائي اول نوکري سرکار سنہ ١٨٤٢ میں کري اور جلدي انکي ترقي ہوتي رہی اور سرشتہ دار فوجداري و نظامت کي ضلع متھرا میں رہے وہاں

18. This officer after studying at the Agra College, entered the Government service in A.D., 1842 in which he rapidly rose, and after holding the post of Tahseeldar, both in the Criminal and Revenue Department in the Muttra

District, became a Tehseeldar in Bijnour in 1855, in which capacity he had received the highest testimonials from all his superiors.

سے سنه ۵۵ میں بجنور کے تحصیلدار ہوئے اور اسناد حوشنودي مزاج حکام حاصل کرتے رہے *

19. Toorab Ali's own brother, Syud Zamin Ali, at the time of the outbreak was Tehseeldar of Baraitch in Oudh, and after being compelled to fly from that place has remained with Mr.Wingfield, the Commissioner of Baraitch, in the Azimgurh and Goruckpore Districts. His uncle Sahib Ali, was a Tuhseeldar in Bundelcund, and has been killed by the rebels during the disturbances in that part of the country. A cousin, Irshad Ali, is Tehseeldar of Futtehpore Sikree, in the Agra District, in which position he was when the disturbances commenced, and of his other near relations one is Deputy Collector at Nagpore, a second Serishtadar in the Commissioner's Office at Jubulpore, and a third Tehseeldar of Mahabun, zillah Muttra, and all these I have reason to believe stood firm in their allegiance.

دفعه ۱۹ــتراب علي کا حقيقي بهائي سيد ضامن علي وقت شروع غدر ضلع بڑايج ملك اود ميں تحصيلدار تھے وهاں سے جب فرار هونا مناسب هوا تو مسٹر ونگ فيل صاحب کمشنر بڑايج کے همراه رهے باضلاع آعظم گڈه وگورکهپور اور چچا تراب علي کے صابت علي مدهيل گڈه ضلع ميں تحصيلدار تھے هاته باغيوں سے قتل هوئے اورارشاد علي چچازاد بهائي انکے فتح پور سيکري ضلع آگره ميں تحصيلدار هيں اور ايك صاحب انکے يگانوں ميں سے ناگپور ميں ڈپٹي کلکٹر اور ايك صاحب محکمه کمشنري جبل پور سرشته دار اور ايك صاحب پرگنه مهابن ضلع متهرا ميں تحصيلدار هيں اور يهه سب صاحب ايام غدر ميں خيرخواه سرکار رهے *

20. Just before the outbreak, Toorab Ali underwent an examination for the appointment of Deputy Collector. His answers were sent back to the Sudder Board of Revenue in

دفعه ۲۰ــقبل غدر کے تراب علي کا امتحان واسطه عهده ڈپٹي کلکٹري کے هوا تها اور جوابات بند سوال پر جو

the beginning of May 1857, and I am quite satisfied, that if they are forthcoming they will prove that he showed himself fully qualified in every respect. I carefully looked at the examination papers myself, and I perfectly recollect being much pleased with the fulness and accuracy of the answers, and the thorough knowledge of his duty which they exhibited. In fact, there can be no doubt, that Torab Ali is a first rate officer, in addition to being a thoroughly loyal one, and I trust he may obtain his promotion to a Deputy Collectorship on account of his qualifications, and a zumeendaree in the Muttra or Agra districts yielding a profit of 100 Rs.per mensem, should there be suitable villages available, and in the event of no villages being available that he receive a life pension of Rs. 100 per mensem in recognition of his undoubted loyalty and good service.

I have, &c.,

(Sd.) A. SHAKESPEAR,

Magistrate and Collector.

Bijnour Magistracy and Collectorate, 5th June 1858.

انکے ہوئے تھے وہ شروع ماہ مئي سنہ ٥٧ میں‌واسطہ ملاحظہ حکام صدربورڈ کے روانہ ہوئي ہمکو یقین ہی کہ اگر وہ کاغذاب برآمدہوجاویں تواسکے ملاحظہ سے لیاقت اس شخص کي واسطہ اس عہدہ جلیل کے ثابت ہوجاوے کسواسطہ کہ وہ جوابات ہمارے ملاحظہ سے گذرے تھے ہم کو خوب یاد پڑتا ہی کہ جوابات انکے بہت معقول اور انسے مترشح ہوتا تھا کہ انکو واقفیت کار سرکارمیں بدرجہ کمال ہے اور واقعي میں کچھ شک نہیں کہ بڑے مستعد افسر ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ انکي ترقي بعہدہ ڈپٹي کلکٹر ہوجاوے اور ہم یہ بھي چاہتے ہیں کہ ضلع متھرا یا آگرہ میں انکو زمینداري عطا کیجاوے کہ جس سے سوروپیہ ماہواري کي انکو منفعت ہوتي رہے اگر یہہ امر غیر ممکن ہو اور اس قسم کي زمینداري میسر نہو تو ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ بہ عیوض خیرخواہی و حسن کارگذاري ایام غدر سو روپیہ ماہواري بطور پنشن تا حین حیات انکو دیا جایا کرے .* دستخط

اي سکشپیرصاحب مجسٹریٹ کلکٹر

Extract of Para. 2 of letter No.75, dated 23rd June 1858, from Collr. and Magistrate Bijnour, to Commissioner Rohilcund Division.

2.—I trust that the recommendation now made, may be considered sufficiently explicit for the Deputy Collector Ruhmut Khan and Toorabali, Tehseeldar, the proposed reward has been calculated at half their present salaries.

I have, &c.,
(Sd.) A. SHAKESPEARS,
Magistrate and Collector
Bijnour Magistracy and Collectorate,
The 23rd June 1858.

انتخاب دفعه نويم چٹھي صاحب کلکٹر ضلع بجنور بنام صاحب کمشنر روهيلکھنڈ مورخه ١٣ جون سنه ٥٨ لمبر ٧٥

دفعه دويم—يقين هی که جو همنے تجويز کيا هی وه بخوبي صاف هيں اور واسطه رحمت خان صاحب ڈپٹي کلکٹر و تراب علي تحصيلدار کے جو انعام تجويز کيا هی وه بحساب نصف تنخواه کي هی*

No. 169 of 1858.

From W. H. LOWE Esq., Offg. Secy. S. B. of Revenue, N. W. P. Agra, to A. SHAKESPEAR Collector of Bijnour, dated Agra the 2nd July 1858.

Sir, — In reply to your letter No.106, dated 11th June, I am directed to inform you, that the Sudder Board of Revenue have perused with much satisfaction the copy, therewith forwarded, of your report to Government respecting the loyalty and good ser-

REVENUE
Present:
E. A. Reade, Esquire, Senior Member.

* Mahomed Ruhmut Khan Deputy Collector, and Deputy Magistrate of Bijnour.
Syud Ahmed Khan, Sudder Ameen of Bijnour

ترجمه چٹھي سکٹري صدر بورڈ بنام صاحب کلکٹر بجنور لمبر ١٦٩ مورخه دوسري جولاے سنه ٥٨

دفعه اول—چٹھي تمهاري مورخه يازدهم جون لمبر ١٠٦ ملاحظه ميں گذري صاحبان بورڈ کو کمال خوشي هوئي که اسطرح کی کار گذاري جانب افسران مفصله ذيل سے ظهور ميں آئي يعني محمد رحمت خان صاحب ڈپٹي کلکٹر و سيد احمد خان صاحب صدر امين ضلع بجنور و مير تراب علي تحصيلدار بجنور*

Meer Toorab Ali, Tehseeldar of Bijnour

vice rendered by the native officers noticed in the margin.*

2. You will observe from the Extract from the Board's Abstract of Proceedings, dated 19th May 1857, herewith forwarded, that Toorab Ali duly passed his examination.

I have, & c.,

(Sd.) W. H. LOWE.
Officiating Secretary.
19th May, 1857.

Collective Board.

Extract from Board's Proceedings, regarding promotion of Toorab Ali Tehseeldar of Bijnour. P. No. 3855.

No. 166
Collector of Bijnour, dated 28th April 1857, No. 56, reference to Board's No. 113, dated 2nd April forwards examination papers of Toorab Ali and considers the replies satisfactory

No. 167.
To Commissioner Rohilcund Division, reference to Board's No. 159, dated 2nd April, intimating that Toorab Uli has passed his requisite examination, and is entitled to promotion to 2nd grade, directing him to exercise his discretion in reporting to Government for special powers

(True Extract.)
(Sd.) E. G. FRASER,
Asstt. Secy.

دفعه نویم ــ بملاحظه انتخاب روبکار محکمه صدر بورڈ مورخه ١٩ مئي سنه ٥٧ جولف چٹھي هذا کي هی آپکو واضح هوکه امتحان تراب علي کا تسليم هوا *

دستخط

ڈبليو ايچ لو صاحب سکتر.

انتخاب روبکاري صدر بورڈ درباب ترقي تراب علي تحصيلدار لمبر ١٦٦

چٹھي صاحب کلکٹر بجنور کي آئي مورخه ٢٨ اپريل سنه ٥٧ بجواب چٹھي صدر بورڈ مورخه ٢ ماه منکور معه نقل بند سوال و جوابات تراب علي لمبر ١٦٧ چٹھي بنام صاحب کمشنر روهيلکهنڈ کے لکهي گئي که امتحان تراب علي کا درست آيا اور قابل ترقي درجه نويم تحصيلداروں کے هيں صاحب کمشنر اگر مناسب سمجهيں تو درخواست جسب ضابطه واسطه عطاے اختيار خاص کے بهيجيں *

تصديق انتخاب دستخطي

اي جي فريزر صاحب نايب سکٹر.

No.90.

From A. SHAKESPEAR, Esq., Collector of Bijnour, to R. Alexander, Esq., Commr. Rohilcund Division, dated 14th July 1858.

Sir, — With reference to the accompanying extract from the Proceedings of the Sudder Board of Revenue, lately forwarded to me, by the Secretary, I beg to recommend that Meer Toorab Ali, Tehseeldar of Bijnour, should be invested with special powers under Clause 3, Section 2, Regulation VIII., of 1831 in this district. You are aware of this officer's loyalty and qualifications, and as I have only lately recorded in my report No. 55, of the 5th ultimo, my opinion of him; I need not now enlarge on the subject.

I have, &c.,

(Sd.) A. SHAKESPEAR,
Collector.

(True Copies)
A. SHAKESPEAR,
Collr. and Magte.
Bijnour Collectorate,
The 14th July 1858.

Extract paras. 3 to 5 of a letter from R. ALEXANDER, Esq., Commissioner, Rohilcund, to W. MUIR, Esq., Secretary to Government, N. W. P. Allahabad, dated Bareilly the 1st July 1858.

Para 3. Though I have not had equal opportunity

ترجمه چٹھي صاحب کلکٹر بجنور بنام
صاحب کمشنر روهیلکھنڈ مورخه ۱۴
جولاے سنه ۵۸ لمبر ۹۰

بلحاظ انتخاب روبکاري محکمه
صدر بورڈ کے هم حسب ضابطه آپ سے
استدعاء کرتے هیں که میر تراب علي
تحصیلدار بجنورکو اختیارخاص مطابق
ضمن ۳ دفعه ۲ قانون هشتم سنه ۱۸٤۱
کے دیا جاوے اورجسقدر کارگذاری اور
خیر خواهی اس شخص کي ایام غدر
میںهوئي هی وه آپکوروشن هی چنانچه
اسکا حال همنے اپني چھٹي مورخه ۵
جون سنه ۵۸ میں مفصل تحریر کیا
هی اب زیاده تذکره کرنا فضول هی *

دستخط
اي شکسپیر صاحب

انتخاب چٹھي صاحب کمشنر روهیلکھنڈ
بنام سکتري گورمنٹ الهه آباد مورخه
غره جولاے سنه ۱۸۵۸ مقام بریلي

دفعه سویم—اگرچه ان تینوں صاحبان
کے حال سے همکو بذات خود ایسا علم

with Mr.Shakespear, to acquaint myself with the actions of these three persons, I was able when at Nynee Tal, to ascertain that all three were loyal throughout, and at no time, and in no degree throughout the course of the rebellion compromised themselves, although, more than once in danger of their life and at the expense of the loss of all the property, they possessed in the District.

نهیں هے جیسا شکسپیر صاحب کو هی مگر جب هم نیني تال پہاڑ پر تهے تو البته همکو دریافت هوا تها که یهه تینوں صاحب برابر خیرخواه سرکار کے رهے کسیطرح ان پر حرف نه آنے پایا حالانکه کیئي مرتبه انکي جان پر بهي نوبت صدمه کي پهونچي اور جو کچه انکا اسباب اس ضلع میں تها لٹ گیا *

4. I am personally acquainted with all three, and can readily endorse the character given by Mr. Shakespear. Meer Toorab Ali rose through the official grades under me, when Magistrate and Collector of Muttra.

دفعه چهارم— مجهکو ملاقات تینوں صاحبوں سے هی اور جوانکي تعریف میں شکسپیر صاحب نے لکها هے وه هم بهي تصدیق کر سکتے هیں چنانچه میں تراب علي نے ترقي همارے هاتهه سے پائي جب هم متهرا میں کلکٹر تهے *

5. The rewards proposed, are in my opinion appropriate, and I recommend them to be sanctioned.

دفعه پنجم— جوانعام شکسپیر صاحب نے انکے واسطه تجویز کیا هی همارے نزدیك بهي مناسب هے اور واسطه منظوري کے هم رپوٹ کرتے هیں*

No. 100 of 1858,
From R. ALEXAXDER, ESQ., Commissioner of Rohilcund, to W. MUIR, ESQ., Secretary to Government N. W. P., Allahabad, dated Bareilly, the 6th of July 1858.

ترجمه چٹهي صاحب کمشنر روهیلکهنڈ بنام صاحب سکتري گورمنٹ مقام اله آباد مورخه ٦ جولاے سنه ٥٨ مقام بریلي

Sir, — In continuation of my address, No.94 of 1858, dated 1st July 1858, I beg to

اس مهینے کي پهلي تاریخ مینے آپکو چٹهي لکهي تهي درباب انعام چند

enclose a copy of entry No. 167, of Absract of Proceedings Sudder Board of Revenue N.W.P., dated the 19th May 1857, as confirmative of the qualification of Meer Toorab Ali, Tuhseeldar of Bijnour, for higher employment.

افسران کے بعیوض خیرخواهی و حسن کار گذاري ایام غدر سو اب هم انتخاب روبکار محکمه صدربورڈ کے بهي بهیجتے هیں جسے واضح هوگا که میر تراب علي تحصیلدارضلع بجنورکے عهده جلیل القدر کے لایق متصور هوئے۔*

I have, &c:,

(Sd.) R. ALEXENDER,
Commissioner.

دستخط
آر الکزنڈر صاحب کمشنر

Rohilcund Commissionership, Bareilly, the 6th July 1858.

No.2703

From W. MUIR, ESQ., Secretary to Government N. W. P., to R. ALEXANDER, ESQ., Commissioner of Rohilcund Division, Bareilly, dated the 29th July 1858.

Judicial and Criminal Department, N W P

Sir,—Having laid your letters 94 and 100, dated respectively the 1st and 6th instant, regarding the services rendered by Syud Ahmed Khan, Sudder Ameen, Mahomed Rehmut Khan, Deputy Magistrate, and Meer Toorab Ali, Tahseeldar of Bijnour, before the Right Honourable the Governor General, I am commanded to communicate the following reply.

چٹهي سکٹري گورمنٹ بنام صاحب کمشنر روهیلکهنڈ مورخه ۲۹ جولاے سنه ۵۸ لمبر ۲۷۵۳

دو قطعه چٹهي آپ کي مورخه پهلي و چهٹي جولاے لمبر ۹٤ و لمبر ۱۰۰ نسبت عمده کارگذاري سید احمد خان صدرامین ومحمدرحمت خان ڈپٹي کلکٹر و میر تراب علي تحصیلدار بجنور کي ملاحظه میں گذري*

2. The Government entirely concur with yourself and the Magistrate and Collector of Bijnour, in placing a high value on the services rendered by these Officers, as detailed by Mr.Shakespear. (Paras 3 and 4, pertain to the Deputy Collector and Sudder Ameen).

دفعه دویم—امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر کي راے مطابق راے آپکي و کلکٹر بجنور کي ھی اور واقعي میں حسن کارگذاري ان تینوں صاحبوں کے لایق پسند کے ھی دفعه ۳، ۴ اس چٹھي کے متعلق ڈپٹي کلکٹر و صدر امین کے ھی *

5. Extract para. 20 of the Magistrate's Report, has been forwarded to the Commissioner of Agra, with corresponding direction that property either in the Agra or Muttra districts, yielding a *Jumma* of Rs.2,500 per annum be secured for Meer Toorab Ali.

دفعه پنجم—انتخاب رپوٹ صاحب مجسٹریٹ کي پاس صاحب کمشنر آگره کے بھجدي گئي اس مراد سے که متھرا یا آگره کے ضلع میں ملکیت جمعي دو ہزار پانسو روپیه سالیانه واسطه میر تراب علي کے تجویز کیجاوے *

6. His Lordship has further been pleased to grant to Toorab Ali, rank of Deputy Collector, and the correspondence will be forwarded to the Sudder Board of Revenue, N. W. P., in order that Meer Torab Ali may be permanently nominated to the post on a suitable opportunity. Meanwhile he is permitted to exercise the powers of a Deputy Collector and Deputy Magistrate, continuing also Tuhseeldar; and receiving an extra allowance of 50 Rs. for the extra duty.

دفعه‌ششم—علاوه‌اسکے‌گورنرجنرل بہادر تراب، علي کو لقب ڈپٹي کلکٹري کا دیتے ھیں اور صاحبان کو فیمایش کیجاوے گي که بروقت خالي ھونے جگھه کے یهه صاحب بالاستقلال مقرر کئے جاویں باالفعل انکو اجازت ھوتي ھی که تحصیلدار بھي رھیں اور اختیار ڈپٹي کلکٹر و ڈپٹي مجسٹریٹ کا بھي حاصل رکیں اور واسطه اس فاضل کام

Para 7, pertains to enclosures.

I have, &c.,
(Sd.) W. MUIR,
Secy. to Govt. N. W. P.
Allahabad,
29 th July, 1858.
(True Copies)
(Sd.) J. CLARKE,
Head Asst.
(True Copies)
(Sd.) A. SHAKESPEAR.
Collr. and Magte.

کے پچاس روپیه ماهواري انکي تنخواه کا اضافه کیا گیا۔*

دستخط

ٹبلیو میور صاحب سکٹري گورمنٹ

نقل مطابق اصل جي هیڈ کلارك

نقل النقل دستخط

شکسپیر صاحب کلکٹر

Copy of Sunud.

To Meer Sahib of great benevolence to friends Syud Toorab Ullee, Deputy Collector of Bijnour. May the Lord keep you in safety !

After compliments, be it known unto you, that in accordance with the orders of the Right Hon'ble the Governor General, the Commissioner of Rohilcund held a Durbar, on the 16th March 1859, at which you were invested with a Khillut of five pieces and three jewelled ornaments of the person as detailed below, in acknowledgment of your loyalty and good services to the State. Wherefore this letter is written, as is customary on such occasions, to serve as an evidence of that event, which you are to keep in your possession as such.

نقل سند عطاے خلعت

میر صاحب مشفق مہربان مخلصان

سید تراب علي ڈپٹي کلکٹر بجنور

سلمہ‌اللہ‌تعالیٰ بعد اشتیاق بہجت

آیات واضح راے خاطرباد بموجب حکم

جناب مشتطاب معلیٰ القاب نواب گورنر

جنرل بہادربتاریخ ١٦ مارچ سنہ١٨٥٩ع

جناب صاحب کمشنر بہادر روهیلکھنڈ

نے باجلاس عام خلعت پانچ پارچہ و

تین‌رقم‌جواهرمفصلہ‌ذیل‌بنظرخیرخواهی

آپکو عطا کیا اسواسطه یہه خط حسب

ضابطه سند بنام آپکے تسطیر هوا بطور

سند اپنے پاس رکھو*

DETAIL OF KHILLUT

Cap of 4 points.	1
Goshwarra, ...	1
Neemasteen,...	1
Doshalla,...	1
Putka,...	1
	5 Pieces.

DETAILED OF JEWELLED ORNAMENTS.

Jiggah,...	1
Surpench, ...	1
Pearl necklace, ...	1
	3

Sword and belt

Dated 15th April 1859.

(Sd.) G. PALMER,

Magistrate andlector Col.

تفصیل خلعت

پارچہ	جواہر
۵	۳

کلاہ چارقب	گوشوارہ	جیغہ	سرپیچ
۱	۱	۱	۱

نیم آستین	نوشالہ	مالاے مروارید	پٹکہ
۱	۱	۱	۱

شمشیر معہ پرتلہ

۱

مرقومہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۵۹ع

(Copy.)

G. PALMER,

Magistrate and Collector.

Seikh Ameerullee Tehseeldar of Peleebheet

This officer was Tehseeldar of Peleebheet at the time of the ourbreak; and as soon as he heard of the mutiny at Meerut, he at once addressed himself with unwearied zeal to the duty of maintaining order in his town, and he established night patrols, and kept watch in the Joint Magistrate's Kothee. On the night of the 31st May, the news of the Bareilly mutiny reached Peleebheet, and unequivocal symptoms of disorder in that district followed these tidings, insomuch that the Joint Magistrate resolved upon proceeding to Nynee Tal. Although the Tuhseeldar's wife and little ones were all with him at Peleebheet, he left them to the protection of Heaven, and himself accompanied the Joint Magistrate on his journey, and at the village of Burra Mujleea, they overtook the Joint Magistrate wife, who had gone on a head under the escort of Mohomed Zokurreea Khan. On 3rd June, after surmounting many difficulties and escaping many dangers, the little party succeeded in reaching their destination; and the Tuhseeldar remained with his superior at Nynee Tal, and from first to last conducted himself as became a faithful adherent.

شيخ امير علي تحصيلدار پيلي بهيت

جب غدر هوا يه صاحب پيلي بهيت
كے تحصيلدار تهے. ميرٹه كے بلوه كي
خبر پونهچتے هى يه افسر دل و جان
سے انتظام پيلي بهيت پر مصروف هوئے
اور رات كا گشت اور صاحب جنٹ
مجسٹريٹ بهادر كي كوٹهي كي حفاظت
كرتے رهے. ٣١ مئي سنه ١٨٥٧ ع كو
رات كے وقت بريلي كے بلوه كي خبر
پيلي بهيت ميں پونهچي اور وهاں بهي بد
انتظامي شروع هوئي اور صاحب جنٹ
مجسٹريٹ بهادر نے نيني تال تشريف
ليجانے كا اراده كيا باوجود اسكے كه ان
افسر كے زن و فرزند سب پيلي بهيت ميں
تهے انكو تنها خدا پر چهوڑا اور صاحب
ممدوح كے ساته هوكر روانه نيني تال
هوئے اورموضع بڑامجليا ميں ميم صاحبه
كے ساته جاملے جو محمد ذكريا خان
كے همراه وهاں تك جاپونچيں تهيں
اور وهاں سے بخيروعافيت ٣ جون
سنه ١٨٥٧ ع كو طرح بطرح كے تردات
اٹهاكر نيني تال پونهچے اور ابتدا سے
انتها تك بخدمت حكام نيني تال پر
حاضر رهے اور پهر همراه فوج نيني تال

and acquitted himself with diligence of every duty that he was called upon at the time to perform. He came down with troops from the hills, and accompanied them to Bareilly, whence he was deputed to Peleebheet with Brigadier Coke's columns; and although, the rebels were swarming in the neighbourhood he was left there alone; the difficult task of attempting the restoration of order and good government having been confided to him in co-operation with Mohomed Abdoollah Khan, the Kotwal. It is gratifying to relate, that the manner in which he conducted himself in this arduous achievement, and the fidelity he always showed in the interests of government, won for this good old officer the praise and the gratitude of his European superiors.

سے اوترے اور بفتح و فیروزي بریلي
پونہچےاورھمراہ فوج پرگڈیر کوک صاحب
بہادر پیلي بھیت تشریف لے گئے اور
باوجودیکه فوج باغي وہاں سے بہت
قریب تھي یه افسر تنہا وہاں چھوڑے
گئے اور وھاں کا انتظام ان افسر کے اور
محمد عبدالله خانصاحب کے سپرد ھوا
اور تمام حکام انکي دلي خیرخواھی اور
حسن کارگذاري سے مشکور رھے *

His exellent services have been well rewarded. On the recommendation of Mr. Carmichael, he received a Zumeendarry of 2000 Rs. annual Jumma and a Khillut of 1000 Rs. value. He was also invested with a special Khillut of 500 Rs. value, at the Governor's Durbar at Furruckabad. He has further received on the report of Mr. Low, Joint Magistrate, another Zumeendarry property, assessed with a Jumma of 3000 Rs., and his distinguished name has been placed on

بعوض اس خیرخواھی کے ان افسر
کو بموجب رپوٹ مسٹر کارمیکل صاحب
بہادر کے زمیداري جمعي دوھزارروپیه
سالانه کی اور ھزار روپیه کا خلعت بابت
حسن کارگذاري قبل غدراورپانسوروپیه کا
خلعت عین دربار گورنري میں بمقام
فرخ آباداور تین ھزار روپیه جمع کي اؤر
زمیداري بموجب رپوٹ مسترلو صاحب
بہادر جنٹ مجشنر پیلي بھیت مرحمت

the Sudder Board's list of candidates for the Office of Deputy Collector. Here follow the usual reports and testimonials:—

هوئي اورنام نامي انکا فہرست امیدواران ڈپٹي کلکٹري میں مندرج هوا نقول انکے سارٹیفکٹوں کي ذیل میں مندرج هی *

COPIES.

Extract from the Report of Commissioner of Rohilkund.

Para. 24.—To the first class belong Budrooddeen Kotwal of Bareilly, Ameer Ali Tehseeldar of Pelibheet, Abdoolla Khan Kotwal of ditto, Zekerya Khan, Peshkar of Jehanabad, and a few sowars and footmen, who accompanied Mr. Carmichael and remained at *Nynee Tal.*

انتخاب رپوٹ صاحب کمشنر روهیلکھنڈ

دفعه ۲٤:- اول درجه میں افسران مفصله ذیل کا کام داخل هوا یعني بدرالدین کوتوال بریلي امیرعلي تحصیلدار پیلي بھیت عبدالله خان کوتوال پیلي بھیت نکریاخان پیشکار جہان آباد سوائے انکے چند آدمي سوار و پیادگان جو مسٹر ٹکارمیکل صاحب کے ساتھ نیني تال کو گئے اور وهاں ٹھہرے رهے *

Para. 25.—All these men deserve unqualified praise, all had the option to return from Nynee Tal, but all cast their lot in that of their European superiors, and all made considerable personal sacrifices. All have been recommended for reward, and I trust the memory of their excellent services and attachment will not be lost.

دفعه ۲۵—یہہ جلمه افسران قابل تعریف کے هیں کسواسطه که انکو اجازت دیگئي تھي که نیني تال سے لوٹ جاویں مگر اونھوں نے لوٹ جانا قبول نه کیا اور اپنے تئین حاضر رکھنا خدمت میں حکام انگریز کے پسند کیا اور بہت تکلیف اٹھائي چنانچه سب کے واسطه انعام تجویز هوا هے لازم هے که یادگاري انکي حسن کارگذاري اوردلي خیرخواهی کي قایم رهے *

ترجمه سارٹیفکٹ مسٹر الکنڈر صاحب
کمشنر روهلیکھنڈ مورخه ۳۰ مارچ
سنه ۵۹ مقام بریلي

شیخ امیر علي تحصیلدار پیلي بھیت
کے رهے همارے عهد کمشنري میں اور همکو
کمال خوشي هوتي هے۔ اس چٹھي
کے لکھنے میں تاکه صاحب کمشنر آینده
سے انپر نظرعنایت کي رکھیں اور کاغذات
شرشته سرکاري سے حسن کارگناري انکي
ایام غدر میں بخوبي واضح هوگئي اور
بعد اسکے کئي مرتبه حکام ضلع نے انکي
تعریف کري به نسبت چست چالاکي
اور لیاقت اور تدبیر مناسب که جسکي
روسے انتظام شهر پیلي بھیت کا اور نیز
سرحد ضلع کا کیا گیا اور جب کبھي
هماري انسے گفتگو و مشوره هوتارها تو
انکو صاحب عزت و لئیق و معتبر پا یا
نه کچھ خوشامدي اگر بدستور حکام
انگریز کو راضي رکھیں گے اور ترقي پاویں
تو همکو کمال خوشي هوگي *

دستخط
الکذنڈر صاحب کمشنر

سارنیفکٹ کرنیل اسمٹ صاحب
مورخه ۲ جون سنه ۵۹
جس وقت هماري کمان سرحد ضلع

Bareilly, March 30th, 1859.

Shaikh Ameerali has been Tehseeldar of *Pelibheet*, during my incumbency of the office of Commissioner of Rohilcund, and I have much pleasure in commending him by this note to the favor of my successor. The Public Records will sufficiently attest his meritorious conducts throughout the year of the mutiny, and he has since that time been frequently brought to my notice by the Local Officers for the activity, intelligence and judicious arrangements he has displayed and brought in to play in the management of the Town of *Pelibheet*, and the care, of the Frontiers. As a native officer and gentleman to consult with, I have ever found him honest, trustworthy, respectful yet independent, and I shall be very glad to hear of his promotion and of his continuing to give satisfaction to the English superiors under whom he may be placed.

(Sd.) R. ALEXENDER.
Commissioner of Rohilcund.

Shaikh Ameerali, Tehseeldar of *Pelibheet* made himself most useful to me, when I was in command on the frontier

and I have much pleasure in testifying to his good services &c.

(Sd.) J. W. SMYTH, *Lt. Col.*
Commanding at Pilibheet.
2nd June 1859

پر تهي تو شيخ امير علي تحصيلدار پيلي بهيت سے هم نے بهت مدد پائي اوراسبات كي صداقت ميں كمال خوشي هوتي هى *

دستخط

جے ڈبليو اسمٹ كرنيل

كمان پيلي بهيت

Certified that I have known Ameer Ali, Tehseeldar of Pelibheet, for a period of 14 months, and have at all times found him obliging and civil, and have much pleasure in giving him a certificate to that effect, I believe he is a very intelligent man, and a man who did good service in the miserable period of the year 1857.

(Sd.) R. SAILBINS,
Comdg. 17th Regt. P. I.
Peelibheet,
31st August, 1859.

ترجمه سارٹيفكٹ ميجرٹيلن صاحب كمانير١٧ پلٹن پنجابي مورخه ٣١ اگست سنه ١٨٥٩ ع مقام پيلي بهيت

واضح رهے كه امير علي تحصيلدار پيلي بهيت سے چوده مهينے سے هماري ملاقات هے بهت نيك چلن اورلئيق هيں همارے نزديك هوشيار افسر هيں اور ايام غدر ميں اچها كام كيا *

دستخط

رابٹ سلبنس صاحب

I have known the Tehseeldar Shaikh Ameer Ali, three years or more, and have been continually in correspondence with him, he behaved with remarkable fidelity during the late mutiny, and was instrumental in saving Mr. Carmichael's life. He remained with that officer at *Nynee Tal* until

سارٹيفكٹ ميجر كراسمين كمان رساله روهيلكهڈ مورخه ٣٠ جنوري سنه ١٨٦٠ مقام پيلي بهيت

شيخ امير علي كو هم تين برس سے زياده سے پهچانتے هيں اور اكثر انسے آمد رفت خطوط كے هوتى رهتے هى

the re-occupation of Pelibheet and received a reward from the Government for his faithful services. He is attentive and civil and I have much pleasure in certifying to his courtesy and zeal.

(Sd.) J. CROSSMAN,
Major,
Rohilcund Horse.

Peelibheet, 30th January, 1860.

اور کمال خیرخواهی کے ساتھ انھوں نے حسن کارگذاري دکھلائي اور کارمیکل صاحب کي جان بچائي اور انکے پاس نیني‌تال میں‌موجود رهے جبتک ازسرنوع عملداري سرکار پیلي بهیت میں هوئي چنانچه بجلدوے اسکے انعام بهي سرکار نے عطا فرمایا اور في الحقیقت کمال صاحب اخلاق هیں اور مهرباني اور توجهه کے ساتھ پیش آتے رهے*

دستخط

میجر کراسمین

Shaikh Ameer Ali Tehseeldar and Deputy Magistrate of Pelibheet has asked me for a certificate on the occasion of my departure for Europe.

In Ameer Ali I have found an assistant, on whose tact, judgement and integrity I could always rely. His thorough knowledge and experience have been of the greatest advantage to the Service during the eventful period of the past year and a half. So universal indeed have been his services since the re-occupation of this district, that I have felt it my duty again to recommend him for rewards over and above those sanctioned for his conduct during the rebellion up to

ترجمه سارٹیفکٹ مسٹر لوصاحب مقام پیلي بهیت مورخه ٢٧ فروري سنه ٦٠

جوکه هم عنقریب ولایت جانے والے هیں هم سے شیخ امیر علي نے جو تحصیلداراور ڈپٹي مجسٹریٹ پیلي بهیت کے هیں استدعاء سارٹیفکٹ کی کري چنانچه هم انکي نسبت لکهتے هیں که انکو هم نے مددگار اپنا ایسا پایا که جو صاحب دانا اور عقیل اور ایماندار اور معتبر اور انکي هوشیاري اور لیاقت کےباعث سے ازسرنو قایم کرني عملداري اس ضلع میں بهت فایده حاصل هوا

May 1857. The Government sanction for those rewards (which were grants of land assessed at a *Jumma* of 3,500 Rs. yearly) has not yet arrived; but in the meantime, he has been put into possession of the estate in Mustajrie. About his excellent conduct, his zeal and devotion in the Government service, during the first year of the rebellion, I need say nothing here; they are well known and have been duly recorded by Mr. Carmichael, late Joint Magistrate of Pelibheet, but for my own part, I will say, that I never yet met his equal amongst natives of this country, for untiring zeal, strict integrity and capability for hard work.

The advantage which has derived to the District from his being here, would be hard to estimate.

Ameer Ali has been strongly recommended, for the Deputy Collectorship. The report has gone up for sanction, and I fancy, his promotion (and consequent removal from Pelibheet) is certain and speedy. I am also on the point of leaving, and we may never meet again, but, wherever he may go, he has my warmest thanks for his aid in the administration of the District, and my good wishes for his future prosperity and success.

(Sd.) M.LOW, CS

Pelibheet,
27th Feb., 1860.

ڈیڈ سال کے عرصہ سے ہم کو یہاں تک
انکي کارگذاري پسندھوئي کہ ہم مناسب
سمجھتے ھیں کہ پھر انکے واسطے تجویز
انعام کے کریں۔ ماسواے اس انعام کے
جو بابت کارگذاري ایام غدر منظور
ھوچکا ھے یعني ہم نے تین ہزار چار سو
روپیہ کي زمیداري کے واسطہ لکھا تھا
اور اگرچہ ہنوز منظوري نہیں آئي ھی
مگر بطور مستاجري کے انکو دخل
دلادیا گیا ھی غرضکہ اس مکان پر
ہم کو زیادہ لکھنا درباب خیرخواھی اور
جانفشاني ایام غدر کے فضول ھی
کسواسطہ کہ یہہ باتین مشھور ھیں اور
کارمیکل صاحب جنٹ مجسٹریٹ سابق
حال مفصل لکھ چکے ھیں اتنا البتہ
کھہ سکتے ھیں کہ درباب محنت اور
دیانت کے اسکا ثاني نہیں دیکھا اورجوکہ
انکے باعث سے اس ضلع کو منفعت ھوا
ھی اسکا ذکر کرنا مشکل انکے واسطہ
رپوٹ ڈپٹي کلکٹري کي بھي بھیجي
گئي ھی اور یقین ھی کہ انکي جلد
ترقي ھوگي اور پیلي بھیت سے دوسرے
ضلع کو روانہ ھونگے چنانچہ ہم بھي
جاتےھیں شاید پھرکبھي اس دنیا میں

I have had the pleasure of Tehseeldar Ameer Ali's acquaintance for about some months, and from the slight opportunity I have had of judging of his character, I consider him a native gentleman, worthy of respect and especially so with regard to his conduct in 1857-58, as shown by his testimonials. These few lines are formed at his request, and I may add that in matters of duty I have found him obliging and efficient, so far as I have had occasion to test his capabilities.

(Sd.) W. T. BAKER
Captain,
Comdg. Extra Ghoorkha Regt.
Camp. Pelibheet.
January 25th, 1850.

ترجمه سارٹیفکٹ کپتان بیکر صاحب
کمانیر پلٹن گورکھه مقام پیلي بھیت
مورخه ٢٥ جولاے سنه ١٨٦٠ ء

کیئي مہینے سے هماري ملاقات امیر علي تحصیلدار سے هی اورهم انکو صاحب اخلاق اور نیك سمجھتے هیں اور انکي اسناد سے واضح هوتا هی که سنه ٥٧ , ٥٨ عیسوي میں بڑے کارگذار رهے اور جو کچھ کارسرکار میں همکو انسے سروکار پڑا تو کام میں همکو مدد دینے کے لئے هر وقت مستعد رهے اور کمال هوشیاري سے انجام دیتے رهے *

دستخط
کپتان ڈبلو ٹي بیکر

همارے انکي ملاقات نهو مگر جهاں انکي قسمت میں رهنا هوگا هم انکو اچھا سمجھیں گے اور جیسے انهوں نے اِس ضلع کے انتظام میں همکو مدد دیا دلسے بھي هم انکے مشکور هیں۔ جهاں یه جائیں هماري یه بھي دعا هی که خوشي اور آرام میں رهیں *

دستخط
ایم لو صاحب

Extract from the List of persons eminent for loyalty in Pelibheet, Zillah Barreilly during the late disturbances.

Dated Budaon 28th Augt., 1858

انتخاب فہرست خیر خواہان ضلع پیلي بھیت مقام بداون مورخہ ۲۸ اگست سنہ ۱۸۵۸

Shaikh Ameer Ali has been for many years Tuhseeldar of Pelibheet. He was first brought into notice and promoted to higher grades in the service by Mr. Cuthbert Thornhill, the Inspector General of Prisons, who has, I have reason to know, a very high opinion of him. He was at Pelibheet, last year, and from the very first period of any likelihood of an outbreak, exerted himself with a zeal and energy far beyond his years. From his intimate acquaintance with the District, he was of infinite service to me and afforded me at all times the most valuable assistance and suggestions. I can say truly (having been at that time, but a few months in charge of Pelibheet,) that it was mainly through arrangements made on his advice and suggestions, that not a single outrage of any description was committed in the District, until after the Sepoys had broken into mutiny at Bareilly. At that time, a man who was entrusted with a message to me to inform me of the event, having failed to execute his commission, it was through a reply sent to a letter, which Ameer Ali wrote at my re-

کئي برس سے شیخ امیر علي پیلي بھیت کے تحصیلدار رہے اول انکي ترقي اوپر عہدہ جلیل القدر کے مستر کتھہ برٹ تھارن ہلصاحب انسپکٹر جرنیل محبس نے کي تھي اور صاحب ممدوح بڑي قدر انکي سمجھتے ہیں اور سنہ ۱۸۵۷ ع میں جب اندیشہ بگڑنے ضلع کا پیدا ہواتوابتداے سے بکمال مستعدي حالانکہ عمرمیں زیادہ ہیں۔ مصروف بکار گذاري رہے چونکہ ضلع کے حال سے بخوبي واقف تھے۔ لہذا انسے ہم مشورہ کرتے رہے کسواسطہ کہ اس ایام میں مجھکو پیلي بھیت میں آئے ہوئے تھوڑا عرصہ ہواتھااورانکي صلاح سے ایسا بندوبست عمل میں آیا کہ کسي طرح کي حرکت بیجا اس ضلع میں تابگڑ جانے پلٹن مقیم بریلي کي وقوع میں نہ آئي چنانچہ اسوقت میں کوئي خبر رسان ہمارے پاس نہ پھونچا تو ہم نے امیر علي سے ایک خط لکھایا تھا۔ اس دن کي شب کو جب غدر مچا اور انکے خط کا جو

quest on the night of the day of the mutiny, that I was first put in possession of the state of affairs, at Bareilly, on the following morning. Some half dozen hours afterwards, the Mohomedans of Pelibheet rose in arms and surrounded the Tuhseel. Ameer Ally aided by the Kotwal never left his post, until ordered to do so by me at a time, when I knew that his life would be the sacrifice of a longer continuance in it. He then accompanied me up to Nynee Tal, and remained faithfully with me both there and at Huldwanee, for the ten months and more that we were there and cheerfully put up with many discomforts which he had to sustain. He lost all his property at Pelibheet, saving merely the horse which he rode, and his loyalty becoming known to Khan Bahadoor Khan, his house and property at Shajehanpore, were confiscated by the rebels, his family only escaping captivity by flying into Oude, where they were for many months, exposed to great danger until I succeeded in opening out a correspondence with respectable Zeemeendar of Shahabad, and persuaded him to take them under his protection, and when I accompanied General Jones's column to Shajehanpore, I got them brought in from Shahabad. Ameer Ally accompanied the Commissioner and myself on

جواب آیا اس سے همکو بگڑ جانے بریلي
کاحال صبح کودریافت هوا اسکے چهه گهنٹه
بعد پیلي بهیت کے مسلمانوں نے مسلح
هوکر تحصل کو گهیر لیا مگر امیر علي
بمدد کوتوال کے اپنے جگه پر مستعد رهے
جب هم نے دیکها که اب انکي جان پر
صدمه آنے والا هی تو همنے انسے کها که
نکل اؤ اور همارے ساته نیني تال کو گئے
وهاں رهے اور دس مهینه وهاں اورهلدور
میں رهے اور خیر خواهی سے انجام کام
کرتے رهے اور بهت تکلیف اٹهائي کیونکه
وهاں آرام کهاں تها اور جو کچه اسباب
انکا تها لٹ گیا گهوڑا سواري کاباقي رها
اور جب خان بهادر خان نے انکي
خیرخواهی کا حال سنا تب انکا مکان
و جایداد جو شاهجهانپور میں ضبط
کرلیا اور انکے گهر والے ملك اود میں
فرار هوگئے اور گرفتاري سے پناه پائي
لیکن کئي مهینه تك بهت اندیشه سے
انکي بسراوقات هوئي تب همنے شاه آباد
کي زمیدار کے معرفت خط بهجنے شروع
کئے انهوں نے هماري خاطر سے انکے
وابستگان کو اپنے پاس رکه لیا اور جب
هم جرنیل جون صاحب کي فوج کے

the march from Moradabad to Bareilly, and on the departure of Brigadier Coke's column to Pelibheet, was deputed with it, and on its sudden recall was left with Abdolla Khan the Kotwal in charge of Pelibheet without any force whatever, in what was admitted to be at the time a post of some peril, as he was 30 miles from military aid of any kind, and the rebels were in some force and committing aggressions and outrages in the Kitoha Thannah of the Pelibheet District, so much so that a force had afterwards to be sent out from Bareilly to put them down, and the main body of the rebels were threating Shajehanpore, and could by a flank movement any day have marched upon Pelibheet. All this time, Ameer Ally never flinched from his duties. But I will say no more on this point, as I feel it is ground on which I have no right to intrude as being within the province of the Collector of Bareilly. I may add, however, that Mr. Lowe, the Joint Magistrate of Pelibheet, writes to me in the following terms of Ameer Ally. "Ameer Ally is a truly hard-working man, and I have been invariably pleased with him in every way," and I feel sure that he will continue to meet the favor and good opinion of his superiors.

ساتھ شاہجہاں پور کو گئے تھے تب اور
لوگوں کو یعني وابستگان شیخ امیر علي
کو اپنے پاس بولالیا۔ جب صاحب کمشنر
اورھم مرادآباد سے کونچ کرکے بریلي کو
چلے تو امیر علي بھي ھمراہ ھو لیا اور
جب برگڈیر کوك صاحب کا فوج
پیلي بھیت کو گیا تب یہہ بھي فوج کے
ساتھ روانہ ھوئے تھے مگر دفعتاً فوج
واپس آئي تو امیر علي و عبداللہ خان
کوتوال پیلي بھیت میں واسطہ انتظام
کے چھوڑ دئے گئے تھے اور کچھ فوج
اسوقت نہ تھي اور واقعي اندیشہ کا
مقام تھا کسواسطہ کہ فوج انگریزي
تیس میل کے فاصلہ پر تھے اور باغیوں کے
غول گرد نواح میں پھیل رھے تھے اور
تھانہ رنویہ ضلع پیلي بھیت میں بدعت
مچا رھے تھے یہاں تك کہ آخر کار بریلي
سے فوج بھیجي گئي انکے دفعیہ کے واسطے
اور ایك بڑا غول باغیوں کا ارادہ چڈھ
جانے شاھجہاں پور پر رکھتا تھا۔ وہ اگر
چاھتا تو پیلي بھیت پر بھي چڈھ آتا
غرضیکہ.ایسے وقت میں امیر علي اپنے
کام پر بلادھشت مستعد رھا مگر اسباب
میں زیادہ لکھنا مناسب نہیں کسواسطہ

که ایسے امرکي تحریر تعلق صاحب
کلکٹر بریلي کے هی اتنا البته هم کو لکهنا
لازم هی که مسٹرلوصاحب جوپهلي بهیت
میں جنٹ مجسٹریٹ هیں اونکا خط
همارے پاس پهونچا جسمیں وه لکهتے
هیں که في الحقیقت امیرعلي بڑا
محسن وکارگذار آدمي هے اور هم انسے
بهت راضي هیں *

Ameer Ally has as yet received no reward for his services.

پس همکو یقین هی که جو حکام اس
ضلع میں هونگے وه بهي اسیطرح اسے
رضامند رهنگے*

Prior to the outbreak, his previous long and faithful services had been brought to the notice of the late Lieutenant Governor Mr. Colvin, who had desired that a handsome gold watch with an inscription intimating that it had been bestowed upon him by Government for good services, should be given to him and that he should also be presented with a handsome shawl. The watch had I believe actually been ordered from England and these gifts were to have been bestowed upon him in open Durbar by the Commissioner of the Division. They were to have been of the united value of Rs. 500. I beg most heartily to recommend that these presents be now given to him, and that to

بالفعل بعیوض اس خیر خواهی کے
امیرعلي کو کچه انعام نهیں ملا هی
اور ماقبل غدر کے رپوٹ نسبت ندامت
اور عمده کارگذاري اس شخص کي
نواب لفٹنٹ گورنربهادر مسٹرکالونصاحب
کے بهیجي گئي هی اوز صاحب ممدوح
نے ارشاد فرمایا که ایك گهڑي طلائي
انکے واسطه منگوائي جاوے جسپر یهه
عبارت لکهي هو که سرکار سے انکو یهه
شي مرحمت هوئي بعیوض عمده کار
گذاري علاوه اس کے صاحب ممدوح
نے دوشاله دینے کابهي اراده کیاتها
دونوشي مالیت پانچ سو روپیه اور منشا

them be added a Khillut of such number parchas as Government may determine, and that investiture take place in open Durbar as before proposed. I beg also to recommend that in recompense for the heavy losses undoubtedly sustained by Ameerally, a present in money of Rs. Cash 1,000, be made to him by Government, and further that in lieu of his loyalty and fidelity and his long and valuable services to Government, as well as a patent mark of the favor and consideration of that Government as manifested to its deserving servants, that Zeemeendaree bearing a Jummah of at least, Rs.2,000 per annum and situated in the immediate vicinity of the city of Shajehanpore, his home, be bestowed on him in proprietary right. Having served in the Shajehanpore District and having some knowledge of the estates there, I beg respectfully to recommend that after a reference to the Collector of Shajehanpore, should he see no objection to my recommendation, Government be pleased to bestow on Sheikh Ameer Ally, the village of Uzeezgunge situated close to the city of Shajehanpore and one other should the Jummah of this be not the full 2,000 Rs. per annum, that the Sudder Board of Revenue be requested to enter Sheikh Ameer Ally's name on the

یہہ تھا کہ صاحب کمشنر کے دربار میں
یہ دونو چیز انکو دیجاویں بلکہ ہمنے
سنا ہی کہ گھڑي مگانے کے واسطہ
ولایت کو لکھا بھي گیا۔ لہذا ہم چاہتے
ہیں کہ یہہ دونو چیز اب انکو دیجاویں
علاوہ اس کے خلعت بھي چھہ پارچہ کا
سرکار مناسب جانے مرحمت ہو اور
دربار میں دیا جاوے علاوہ اس کے ہم
یہہبھي تجویز کرتے ہیں کہ ایکھزارروپیہ
نقد بعیوض نقصان اسباب کے دیا جاوے
اور بعیوض خیرخواہی اور نیک کار
گناري قدیم کے زمیداري بجمع دو ہزار
روپیہ سالیانہ بطورنشاني سرکارکے انکو
دیجاوے اور وطن انکا شاہجہاں پور میں
ہی اسي ضلع میں زمیداري ہو ہم بھي
کچھہ ایام شاہجہان پور میں رہ آئے ہیں
اوروہاں کے گانوکا حال ہم کومعلوم ہی
تو ہماري یہہ تجویزہی کہ بعد دریافت
صاحب کلکٹر اس ضلع کے اگر کوئي امر
مانع نہو تو عزیز گنج جو قریب شہر کے
ہے وہ انکو دیا جاوے اگر اسکي جمع
دوہزار سے کم ہو تو ایک گانو اور بھي
دیا جاوے علاوہ اس کے معرفت صاحبان
بورڈ کے نام شیخ امیرعلي کا فہرست

List of Candidates for a Deputy Collectorship.

امیدواران ڈپٹي کلکٹري کے داخل کیا جاوے *

(True Extract.)

(Sd.) C. P. CARMICHAEL
Offg. Magte. and Collr.

دستخط سي پي کارمیکل صاحب
مجسٹریٹ کلکٹر

No. 39.

From C. P. CARMICHAEL ESQ., Offg.Collr. of Budaon, to G.P.Money, Esq., Offg. Collr. of Shahjehanpore, dated Budaon the 4th February 1859.

Sir,—I have the honor to forward Extract Copies of correspondence noted in the margin, and to request you will be kind enough to assign estates of the value bestowed by Government on Sheikh Ameer Ally.

Extract No. 1 from abstract statement of remarks received with Commissioner's No. 2 dated Jany 6, 1859, paras. 1 and 2 of Government Order No. 977, dated 29th Octorber last.

I have, &c.,

(Sd.) C. P. CARMICHAEL
Offg. Collector.

(True Extract.)

C. P. CARMICHAEL
Offg. Collector.

ترجمه چٹھي صاحب کلکٹر بداوں بنام صاحب کلکٹر شاهجهان پور مورخه ١١ فروري سنه ١٨٥٩ لمبر ٣٩

میں آپ کے پاس نقول کاغذات مفصله ذیل بهیجتا هوں اور درخواست یهه هی که براه مهرباني آپ ملکیت تجویز فرمائے بقدر جمع منظوري کے جو سرکار نے شیخ امیر علي کو عطا فرمایا هی *

دستخط

سي پي کارمیکل کلکٹر

Extract from Abstract of Statement of Rewards proposed for persons eminent for loyalty in Peleebheet during the late disturbance, No. 1.—Sheikh Ameer Ally, Tuhseeldar of Peeleebheet.

انخاب نقشه انعام بعوض خيرخواهى ايام غدر لمبر ايك شيخ امير علي تحصيلدار

A Shawl and Gold Watch of the united value of 500 Rs. which had been ordered by the late Lieut. Governor, Mr. Colvin.

دوشاله ايك گهڑي طلائي ايك

هر دو اشياء قيمتي پانچ سو روپيه حسب تجويز لفٹنٹ گورنر مرحوم

3.— A Khillut.

خلعت

4.— Cash Rs.1000.

نقد

5.— Zemindaree to the extent of Rs. 2000 in Shahjehanpore, &c.

زميداري واقع شاهجهانپور ايكهزار بقدر دوهزار روپيه

6.—Admission as Candidate for a Deputy Collectorship.

تحريرنام اوپر فهرست اميدواران ڈپٹي كلكٹري چنانچه يه سب تجويز صاحب كمشنر نے بهى پسند كى*

Commissioner's recommendation being for the same as proposed by Mr.Carmichael.

(True Extract)

C. P. CARMICHAEL

Offg.Collector.

انتخاب چٹهي سكرٹري گورمنٹ مورخه بست نهم اكتوبر سنه ١٨٥٨ بنام صاحب كمشنر روهيلكهنڈ

Extract from Letter No. 917 of 1858, from W. H. Lowe, Esq, Offg. Asst. Secretary to Govt. N. W. P., to the Commissioner of Rohilcund, dated Allahabad, the 29th October 1858. Secretary Department.

چٹهي تمهاري لمبر ٢٠٠ مورخه ٦ ستمبر معه نقشه انعام مجوزه بابت چند اشخاص متعلقه ضلع پيلي بهيت جنكى ايام غدر ميں خيرخواهى و عمده كارگذاري ظهور ميں آئي ملاحظه سے گذري*

Sir,—I am directed to acknowledge your letter No.200 dated the 6th ultimo, giving cover to Statements of Rewards proposed for certain Natives of the district of Peeleebhet

whose proved loyalty and good services during the rebellion commends to the notice of Government.

2. In reply I am directed to state that excepting the proposals which are made for the grant of life pensions to which the Governor General objects when any other reward can be conveniently given, His Lordship considers the rewards recommended by you in the several cases to be suitable and proper, and accordingly authorises to carry your proposals into effect.

(True Extract)
C. P. CARMICHAEL
Offg. Collector.

دفعه ٢—اسکے جواب میں آپ کو اطلاع دیجاتي هی که باستسناء تجویز پنشن حین حیات کے امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر دیکر تفصیل انعام مناسب متصورفرماکرمنظور کرتے هیں اور آپکو اجازت هوتي هے که اسکو جاري کریں *

دستخط

سي پي کارمیکل صاحب کلکٹر

Shrikh Kuderooddeen, Tulseeldar of Ounlah, Zillah Barcilly

The conspicuous loyalty of this public officer was well displayed by the exercise of mature judgment, combined with active exertions during the rebellion. He held at that time, the responsible office of Kotwal of the city of Bareilly, and on 14th May 1857, when the intelligence of the Meerut mutiny was received, he at once set to work with unabated vigour and resolution to maintain order within his jurisdiction. With the sanction of the Magistrate, he strengthened the Police force both horse and foot, and stationed extra men at the several outposts; and, it was owing to his judicious arrangements, that the fugitive mutineers from Meerut, were prevented from entering into the Bareilly cantonments, and turned off towards Roodurpoor. Every night he was indefatigable in keeping watch and ward, sometimes at the Kotwallee, sometimes at the Chowkees, sometimes at the Magistrates, and sometimes at the Commissioner's dwelling house. When at length the troops could be restrained no longer, they broke out into open mutiny on the 31st May, and rioting and plunder became the order of the day. The European

شیخ بدرالدین صاحب تحصیلدار آنوله ضلع بریلي

ان افسر نے نہایت مستعدي اور عجب چالاکي سے ایام غدر میں خیرخواهی اور وفاداري کي‌که اُس زمانه میں یہه صاحب بریلي کے کوتوال تھے۔ غرضکه ١٤ مئي سنه ١٨٥٧ع کو جب خبربلوه میرٹھ کی بریلي میں پہونچي اسي وقت سے انتظام پرمستعد هوئے اور ملازمان‌جدید سوار وپیاده باجازت حکام ملازم رکھ کر چوکیات پر متعین کئے اور ایك عمده انتظام یہه کیا که تلنگان باغي جو میرٹھ سے مفرور هوئے انکو بریلي آنے ندیا جو ملا بالا بالا رودرپور روانه کردیا تاکه پلٹن موجوده بریلي بگڑنے نه‌پاوے‌وروزوشب گشت وگرداوري میں مصروف رهے کبهي کوتوالي پر اور کبهي چوکیات پر اور کبهي صاحب مجسٹریٹ بہادر پاس اور کبهي صاحب کمشنربہادر پاس حاضر رهتے۔ یہاں تك که ٣١ مئي سنه ١٨٥٧ ع کو بریلي میں فوج بگڑ گئي اور قتل و غارت شروع‌هوا حکام والامقام‌نے ضلع چهوڑ

authorities then resolved to quit a city in which their lives were in jeopardy, and directed their course towards Nynee Tal. The Kotwal was at this time engaged in keeping down tumult within the town, and as he was moving on to the Chowkey Nuggurreea, he percieved them proceeding on their journey. Upon this, he gallopped up to the party, and requested orders from the Magistrate, who desired him to go along with them. Thereupon this faithfful servant of the state, with a high sense of duty and a feeling of unswerving loyalty, at once fell into marching order, just as he stood: and committed his family to the protection of Providence. So he accompanied Mr.Guthrie, the Magistrate, and Mr.Alexander, the Commissioner, to Nynee Tal, and remained with them all the time they were there. Meanwhile, his house at Bareilly was plundered by the rebels. Finally, he came down from the hills in the train of the forces which marched upon Bareilly via Moradabad, and on resuming charge of his office he devoted himself with untiring zeal and energy, to accomplish the difficult task of re-establishing order and tranquillity throughout the city, that had so lately been the scene of anarchy and misrule.

دیا اور روانه نیني تال هوئے یهه افسر
اسوقت شهر کے انتظام میں مصروف
تهے چوکي نگریا کے طرف جب گئے تو
حکام کو تشریف لیجاتے هوئے دیکها
في الفور صاحب مجسٹریٹ بهادر پاس
حاضر هوئے اور عرض کیا که مجهے کیا
حکم هی صاحب نے فرمایا که همارے
ساته نیني تال چلو یهه مستعد وفادار
افسر اسي طرح گهوڑے پر سوار حکام کے
ساته هولئے اور تمام اپنے خان و مان کو
خداپر چهوڑا اورسب سے مقدم وفاداري
اور نمك حلالي کو جانا اور همراه مسز
گیتهري صاحب بهادر مجسٹریٹ اور
مسٹر الکنڈر صاحب بهادر کمشنر اور
اورحکام اورافسران فوج کے برابرنیني تال
پهونچے اور اخیر تك وهاں حاضر رهے
بریلي میں باغیوں نے انکا گهر بار سب
لوٹ لیا جبکه فوج واسطے فتح بریلي
کے روانه هوئي تو یهه وفادار افسر همراه
فوج ظفر موج براه مرادآباد داخل بریلي
هوئي اور اپنے عهده کا کام لیا اور انتظام
ضلع میں بدل وجان نهایت کوشش سے
مصروف هوئے *

In recompense for his excellent services this valuable officer has been handsomely rewarded by Government. From the post of Kotwal he has been promoted to that of Tuhseeldar; a commendatory Purwannah under the signature of the Secretary to the Governor General has been sent to him; first he received a Zumeendaree of 2,000 Rs. and subsequently another of 1,200 Rs., and at Futtehgurh he was presented at the Governor General's Durbar and invested with a khillut of 500 Rs. value.

سرکاردولتمدارنےبعوض اس وفاداري کے ان افسر کي بڑي قدر کي کوتوالي سے عہدہ تحصيلداري پر ترقي فرمائي اور سند نيکنامي دفتر گورمنٹي سے عطا هوئي اور پهلي دفعه دوهزار روپيه کي جمع کي زميداريٰاور پهردوباره باره سو روپيه جمع کي اور زميداري عنايت فرمائي اور بمقام فرخ آباد دربار عام ميں پيشگاه ويسرلے لارڈ کيننگ سے خلعت پانسو روپيه کا مرحمت هوا*

The following official reports and certificates are subjoined in corroboration of this narrative.

رپوٹ اور سارٹيفکٹ هاے مندرجه ذيل اس وفادار افسر مصدق هيں*

ترجمه سارٹيفکٹ عطاے گيتهري صاحب مجسٹريٹ کلکٹر ضلع بريلي مورخه ٣ فروري سنه ١٨٥٩ مقام نيني تال

COPIES.

Budrooddeen, Kotwal of Bareilly was most useful during the whole of the time between May 10th and June 1st, on which latter day owing to the mutiny of the Military, the Europeans (who survived) were obliged to quit. I never saw Budderooddeen loose his coolness. All the orders I passed for the preservation of the peace, were written after I had consulted with the Kotwal. Some of them were entirely at his suggestion. Until the Mili-

مسميٰ بدرالدين کوتوال بريلي کا تها درميان دسويں مئي سنه ٥٧ اور غره جون کي انکي جانب سے همنے بهت مددپائي چنانچه اس تاريخ غره جون کوبباعث بگڑ جانے فوج کے جن صاحبان انگريز کي زندگي تهي وه کمپو سے تشريف ليگئے اور ان صاحب کے چهره پر کبهي ميل انديشه کا هم نے نديکها اور جو احکامات همارے محکمه سے

واسطه انتظام شہر کے جاري هوئے وہ
بمشورہ کوتوال کے اور اکثربایماے کوتوال
کے جاري هوتے تھے۔ چنانچہ بباعث
مستعدي اور دانائي کوتوال صاحب کے
شہر میں خیریت رهی تاوقتیکه تلنگان
باغي آتش زني کرنے لگے اوراپنے افسروں
پر گولي چلانے لگے تب البته غدر مچگیا۔
غرض‌که جسوقت همارے چلنے کي تیاري
تهي۔ همارے پاس کوتوال حاضر هوئے
الا جوکه مجهکو معلوم تها که بعد رهائي
قیدیان کے انکا رهنا بریلي میں بمنزله
فوت کے تها۔ لهذا هم نے اون سے واسطه
ساته چلنے کے کہا اور هم کو تمنا هی
که آپکي خیرخواهی کا ثمره سرکار سے
آپکو بخوبي حاصل هوگا اور واقعي میں
انکے برابر هم نے کوئي شخص صاحب
همت و تیز فهم نهیں دیکها *

دستخط

گیتهري صاحب

ترجمه چٹهي صاحب کمشنر روهیلکهنڈ
بنام صاحب مجسٹریٹ بریلي مورخه
سي یکم اگست سنه ١٨٥٨ لمبر ٢٧

آپ کے پاس چٹهیات ملفوف چٹهي
هذا کي بهیجي جاتي هیں درباب

ary began burning the houses and firing on their officers; everything in the town of Bareilly remained quiet owing to Budderooddeen's great activity and good judgment. The Kotwal joined me as I was halting and asked for orders. I desired him to accompany me to the Hills. As I knew that causing him to stay at Bareilly, after the Jail was broken, was sentencing him to death. I hope that Budderooddeen may meet his reward for his good services. A cooler, more plucky and clear- headed native I never met.

(Signed) J. GUTHRIE,
Late Magistrate & Collector
Bareilly.

Nynee Tal, 3rd. July 1859

No. 27 of 1858.
From the Commissioner of Rohilcund, to J. F. INGLIS, Esq., Magistrate of Bareilly.

Dated Bareilly, the 31st August 1858.

Sir,—I have the honor to transmit to you the accompan-

ing correspondence with the Government on the subject of the merits of Budderooddeen, Kotwal of Bareilly, and the adequate reward to be given to him, and to request you will report to me for the information of the Government of the conduct of Budderooddeen, since he has been subordinate to you, and your opinion of it.

حسن کارگذاري بدرالدین کوتوال و عطاے انعام لہذا آپ کو لکھا جاتا ہے کہ واسطہ اطلاع گورمنٹ کے رپوٹ کیجے کہ جس ایام سے کوتوال موصوف آپکے زیرحکومت ہیں آپ کي راے میں انکي کارگذاري کیسي ہی *

I have, &c.,

(Sd.) R. ALEXANDER,

Commissioner

Rohilcund Commissionership,

Bareilly, the 31st Aug. 1850.

دستخط

الکنٹڈر صاحب کمشنر

No.51 of 1858.

From JOHN INGLIS, Esq., Magistrate of Bareilly, to R. ALEXANDAR, Esq., Commissioner of Rohilcund.

Dated Bareilly, the 16th September 1858.

ترجمہ چٹھي صاحب مجسٹریٹ ضلع بریلي بنام صاحب کمشنر روھیلکھنڈ

لمبر ۵۱ مورخہ ستمبر سنہ ۵۸

Sir,— I have the honor to acknowledge the receipt of your letter No.27, dated the 31st ultimo, calling for a report on the conduct of Budderooddeen, Kotwal of Bareilly, since I have had the charge of the District.

دفعہ اول—چٹھي آپکي بطلب کیفیت درباب کارگذاري بدرالدین کوتوال کے ورود ہوئي *

2. In reply, I have much pleasure in stating that I have received the greatest assistance from Buderooddeen, and have every reason to speak

دفعہ دویم اسکے جواب میں مجھکو کمال خوشي ہوتي ہی تحریر کرنے اسباب میں کہ جبسے اس ضلع میں

highly of his loyalty and his ability as a Police Officer.

I have, &c.,
(Signed) J. INGLIS,
Magistrate.

Magistrate's Office,
Bareilly, the 16th
September 1858.

عہدہ مجسٹرٹي پر قايم هيں تو بهرحال خيرخواهي وکارگذاري بطورافسر پولس کمال پسند ائے *

دستخط

انگلس صاحب مجسٹريٹ

From R. ALEXANDAR, Esq. Commissioner of Rohilcund, to J. F. INGLIS, Esq., Magistrate of Bareilly.

Dated Bareilly, 9th November 1858.

Sir,—I have the honor to enclose for your information and guidance, and in reply to No.51, dated 16th September 1858, Copy of Government Order No. 994, dated 4th November 1858, sanctioning rewards to Budderooddeen, late Kotwal of Bareilly, for exemplary loyal conduct, prior, during, and subsequent to the revolt.

ترجمه چٹهي صاحب کمشنر روهيلکهنڈ بنام مجسٹريٹ بريلي مورخه ٩ نوامبر سنه ١٨٥٨ لمبر ٧٢

دفعه اول—بموجب چٹهي آپ کے مورخه ١٦ ستمبر سنه ١٨٥٨ لمبر ٥١ ميں آپ کے پاس بهجتا هوں نقل چٹهي سکرٹري گورمنٹ لمبري ٩٩٤ مرقومه ٤ نوامبر سنه ١٨٥٨ مشعر عطائے انعام بدرالدين کوتوال سابق ضلع بريلي بجلدوے حسن کارگذاري ايام غدر اور بعد اسکے *

2. You will proceed to select the House and Zemeendaree property to be given to Budderooddeen, reporting the same for confirmation. The commendatory Purwannah from the Government has been handed by me to Budderoodeen, and the remainder of the presents i.e. the sword,

دفعه دويم لهذا آپ کو اجازت هوتي هی که حسب منشاء گورمنٹ کے آپ گانو زميداري کا اور مکان رهنے کا تجويز کيجے واسطه منظوري سرکار کے اورجو پروانه خوشنودي کا سرکارسے مرحمت هواهی وه مينے کوتوال صاحب کو ديديا

pistols and khillut may be provided hereafter.

اور باقي جو انعام هی مثل شمشير و تمنچه و خلعت وه پيچهے سے تجويز کيا جاويگا *

I have, &c.,
(Sd.) R. ALEXANDER,
Commissioner.

Rohilcund Commissionership Bareilly 9th Nov. 1858.

دستخط
الکنڈر صاحب کمشنر

No.994 of 1858.

From W. H. LOWE, Esq., Officiating Assistant Secretary to Government N. W. P., to R. ALEXANDER, Esq., Commissioner of Rohilcund Division.

Allahabad, 11th Nov., 1858

Foreign Department.

Sir,—I am directed to acknowledge the receipt of your letter No. 221, dated 20th September 1858, that in reply to inform you that the Right Honorable the Governor General has been pleased under the circumstances stated, to sanction the bestowal on Budderoodeen, Kotwal, of the reward noted in the margin.

A sword and pistol of the value of 500 Rs. A confiscated House in the town of Bareilly. A-khillut with a reward from the Secretary, by orders of head of the Government.

2. His Lordship has also been pleased to grant him proprietary title in confiscated lands paying not less than

ترجمه چٹهي سکرٹري گورمنٹ بنام صاحب کمشنر روهيلکهنڈ مقام اله آباد مرقومه ۴ نوامبر سنه۱۸۵۸ لمبر۹۹۴

دفعه اول- بجواب چٹهي آپ کے مورخه بستم ستمبر سنه ۱۸۵۸ نواب امير کبير گورنر جنرل بهادر نے عطائے انعام مفصله ذيل بنام بدرالدين کوتوال کے منظور فرمايا يعني ايک شمشير اور ايک تمنچه قيمتي پانچسو روپيه ايک مکان ضبطي واقع شهربريلي اورخلعت *

دفعه‌دويم—علاوه‌اسکے حق زميداري بيچ گانو جمعي دو هزار روپيه انکو عطا

2,000 Rs. per annum. But there does not appear to his Lordship to be sufficient necessity for the relinquishment of any portion of the Revenue.

هوتا هی مگر واضح رهے که جمع میں تخفیف نهیں هوگي *

3. The original enclosure of your letter is returned, copy being kept for record.

I have, &c.,

(Sd.) W. H. LOWE,

Offg. Asst.Secy to Govt., N. W. P.

Allahabad, 4th Novr. 1858.

(True Copy)

(Sd.) JAMES CLARKE,

Head Assistant.

(True Copies.)

F. CLARKS,

Deputy Magistrate.

دفعه سویم . چٹھیات اصل آپ کي واپس کیجاتي هیں بعد رکھنے نقل انکي سرشته میں *

دستخط

لو صاحب نایب سکٹر

نقل مطابق اصل دستخطي

کلارك صاحب

Copy of Purwannah signed by the Secretary to the Viceroy and Governor General.

To the indomitable in valor, Buderoodeen Kotwal of the city of Bareilly. May the sources of benevolence be always concentrated in you!

Whereas through the report of the local officers of Bareilly, the fact of your devoted loyalty and meritorious services during the rebellion, has recently been brought to the notice of His Excellency the Right Honorable the Viceroy and Governor Gene-

نقل پروانه بدستخط صاحب سکرٹر نواب معلي القاب ویسرائے گورنر جنرل بهادر دام اقبالهم *

تهور دستگاه بدرالدین کوتوال شهر بریلي مورد مراحم والا باشند

درین ولااز روے رپورٹ حکام ضلع بریلي بحضور فیض گنجور بندگان ذیشان نواب مستطاب معلي القاب گورنر جنرل بهادر دام اقبالهم مراتب خیرخواهی و نانفشاني هاء ایشان بایام

ral, His Lordship has been pleased to command, that this Purwannah be sent to you, in testimony of the satisfaction with which he has received the evidences of your zealous and distinguished attachment to the State, and to serve also as a proof among your compeers of the high estimation in which you are held. It is also notified to you, that in acknowledgment of your valuable services, His Excellency has been pleased to bestow upon you a Khillut, a dwelling house, a sword, a pistol, and the Zumeendary right of an estate yielding a profit of 2,000 Rs. per annum. The necessary orders have been sent to the Local Authorities.

Dated 28th Oct.1858.

بلوه باغیان کوته اندیش بوضوح پیوسته
خاطر فیض مظاہر بندگان نواب صاحب
محتشم الیهم رضامند وخشنود گردیده
لهذا حسب الحکم بندگان نواب صاحب
معظم الیهم جهت اعلان واظهار خوشنودي
خاطر اقدس واعلي پروانه کرامت نشانه
هذا بایشان مرحمت میشودتا موجب
سر خروے و افتخار بین الاماثل والاقران
گردند و بجلدوے ایں خیرخواهی و
جانفشاني برلے عطاے خلعت و قطعه
مکان وقبضه شمشیروپستول و آراضي
زمیداري که منافع آن دوهزار روپیه سالانه
باشد بحکام موصوفین ایما رفته مرقوم
۲۸ اکتوبر سنه ۱۸۵۸ ع*

Moonshee Abdul Gunnee

This native gentleman is contractor for supplying sleepers for the Railway, and was at Peleebheet when the mutiny broke out, on the 1st June 1857, when Mr.Carmichael was proceeding towards Nynee Tal, in company with Shaikh Ameerully, Zekureea Khan, and Abdoolla Khan, the subject of this notice afforded his assistance in providing a saddle for that gentleman. Upon Mr. Carmichael's departure, the rebellion made head; and Mr.Burnie was obliged to come, with his family, to seek shelter and security in the house of Wuzeer Khan: on this occasion, Ubdool Ghunnee readily co- operated with two other native gentlemen of influence, viz. Ameer Khan, and Abdoolla Khan Raees, in affording protection to the fugitives. He was also active in communicating tidings to the authorities from time to time respecting the proceeding of the rebels. In the beginning of 1858 he was sent for to Nynee Tal, by Mr. Read, Superitendent of Forests, and there he exerted himself in executing with all diligence whatever commissions he was entrusted with by that gentleman. So considerable were his losses during the rebellion, that he has lately received the large sum of Rs. 57,749 as compensation; and

منشي عبدالغني صاحب

يهه صاحب اهني سڑك ميں جو سليپر درکار هوتے هيں اسکے ٹهيکه دار هيں. جب غدر هوا تو يهه صاحب پيلي‌بهيت ميں تهے مسٹرکارميکل‌صاحب بهادر جب يکم جون سنه ١٨٥٧ ع کو همراه شيخ امير علي صاحب اور ذکرياخان صاحب‌اورعبدالله خانصاحب کی تشريف فرمائي نيني تال هوئے هيں‌ان صاحب نے گهوڑے کے زين حاضر کرنے ميں مدد کي صاحب موصوف کي تشريف ليجانے کے بعد وهاں زياده غدر هوا اور مسٹر برني صاحب نے معه عيال و اطفال کے وزير خان اور امير خان کے گهر ميں آکر پناه لي. اس وقت انکي حفاظت ميں اور عبدالرحمٰن خان رئيس هيں جو انجام تک خيرخواه رهے. خقيقت ميں شريک رهے اور زمانه غدر ميں‌حکام سے خط و کتابت کرتے رهے اور ابتداے سنه ١٨٥٨ ع ميں حسب الطلب مسٹر ريڈ صاحب بهادر سپرنٹنڈنٹ جنگل نيني تال گئے اور جو کام صاحب ممدوح نے سپرد کيا اسکو انجام ديا انکا جونقصان باغيوں کے هاتهه سے هوا

the following certificates bear evidence of his loyalty and good services.

تها اسکے عوض ستاون هزار سات سو
اوننچاس روپیه بطور معاوضه نقصان
محکمه بنارس سے مرحمت هوا چنانچه
سارٹیفکٹ هاے مفصله ذیل سے انکا حال
بخوبي واضح هوتا هی *

COPIES

ترجمه سارٹیفکٹ دستخط پرسر صاحب
چیف انجنیر سڑك آهني مقام اله آباد
مورخه ۱۲ جولاے سنه ۱۸۵۸ ع

East India Railway, Chief Engineer's Office, Allahabad, July 12th, 1858

I hereby certify that Abdool Gunnee at present at Nynee Tal, is Sleeper Contractor to the Railway Company and that he has been of much assistance in Railway operations by the satisfactory discharge of his engagements as regards the supply of sleepers. His contract was in course of execution when the insurrection arose to inflict a severe loss upon the contractor, and has to this day proved a serious drawback to the supply of sleepers to the Railway Company.

میں اسبات کو تصدیق کرتا هوں که
مسمیٰ عبدالغني جو في الحال نیني تال
میں مقیم هین آهني سڑك کے ٹهیکه دار
هیں واسطه پهونچانے لکڑي جسکو سلیپر
کهتے هیں اور انکي جانب سے اس کار
سڑك آهني میں بهت مدد هوئي اور
واسطه شرایط ٹهیکه کے ایفاے کرتے تهے
چنانچه اسي کام پر مصروف تهے جب
غدر هوا اسکے باعث خساره کسیر اونپر
هوا اور یهه هی وجهه هی که کام اس
سڑك کا بهي روك گیا اور مسمیٰ
عبدالغني آدمي اشراف هی اور سرکار
کے ساته انهوں نے خیرخواهی کري

Abdool Gunnee is a respectable native, and to the best of my knowledge has not been in any way disloyal to the British Government. A speedy settlement of his claim therefore would reward a

چنانچه لازم هے که جو دعویٰ انکا

deserving man and facilitate the progress of the Railway.

(Sd.) EDWARD PURSER,
Chief Engr. E. I. Railway, N. W. P.

(True Copy.)
(Sd.) G. H. M. BATTEN,

I certify that Abdool Gunnee has been in communication with me from the time of the outbreak, and was with me in the Forests when the outbreak occurred, I sent for him some months before the Troops marched into Rohilcund. I came up and arranged about the cartage of timber for Government works, and he has been employed by me ever since.

(Sd.) FRED READ,
Supdt. Kumaon Forests.
Nynee Tal, Augt. 11th, 1858.

بباعث هرجه نقصان کے هی وہ جلد تسلیم کیا جاوے تاکه کار سڑك آهني میں زیاده هرج نه هونے پاوے *

دستخط

پرسر صاحب

ترجمه سارٹیفکٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ بن کمانو مقام نیني تال مورخه ١١ اگست سنه ١٨٥٨ ع

هم اسبات کو تصدیق کرتے هیں که عبدالغني کے پاس سے خبر همارے پاس ابتداے غدر سے برابر چلي آتي تهي اور بروقت شروع غدر کے همارے ساتھ جنگل میں موجود تھے چنانچه ان کو طلب کرلیا تھا کئي مهینے پهلے تسلط روهیلکهنڈ سے اورواسطه بندوبست کرنے بابرداري لٹهه هم نیني تال میں گئے تب سے همارے ساتھ برابر موجود رهے *

دستخط

ریڈ صاحب

Certified that Abdool Gunnee Contractor for supplying sleepers for the Rail Road, has not been in any way connected with the rebellious proceedings in the Rohilcund District, but has remained either at Nynee Tal, or in the Kasheepore District.

By order of Special Commissioner.

(Sd.) J. G. GOWUN, *Capt.*,
Asst. Commr. Special Duty.
Moradabad, 8th Oct., 1858.

ترجمه سارٹیفکٹ دستخط کپتان
گون صاحب اسسٹنٹ اسپیشل کمشنر
مقام مرادآباد مورخه ۸ اکتوبر
سنه ۱۸۵۸ ع
واضح رهے که حسب ارشاد صاحب
اسپیشل کمشنر کے میں اسبات کو
تصدیق کرتا هوں که مسمیٰ عبدالغني
ٹهیکه دار لٹهه واسطه آهني سڑك کے
ایام غدر میں خیر خواه سرکار رهے اور
نینی‌تال اورکانشي پور میں موجود رهے
کسي طرح باغیوں سے سروکار نرکها*
دستخط
کپتان گون صاحب

Certified that Abdool Gunnie Railway Sleeper Contractor, whilst myself and family were prisoners at Philibheet, was living in that city for a portion of the time, and that he only escaped with a portion of his property, by his being protected by Abdool Ruhman Khan, Rais of Peeleebheet, and his men for some distance on the Road to Bareilly. I did hear that some Property he had left at Phillee-bheet, had been looted by the Budmashes of that city. As to his rendering us any assistance to escape on the 6th

ترجمه سارٹیفکٹ مسٹر برني صاحب
سابق نایب سپرنڈنٹ شهر روهیلکهنڈ
في الحال سپرنڈنٹ سڑك شهرپناه
کلکته مورخه ۱۲ جنوري سنه ۱۸۶۰ع
میں اسباتکو تصدیق کرتا هوں که
جب میں معه عیال و اطفال کے بمقام
پیلي‌بهیت بزمره باغیان زیر نظر تها
اسوقت عبدالغني ٹهیکه دار سڑك اهني
اس شهر میں موجود تها اور وهانسے
ضروري اسباب لیکر بهاگا بهاگنے کا یه

June 1857, from being massacred I know not, but I saw him at Abdool Ruhman Khan's Havalee, several times afterwards and from conversations I had with him I considered him a well wisher to Government. I know that he corresponded with the gentlemen of Nynee Tal, and after he left Peeleebheet, he used to send me news from Meerut, he is a good man, and I hope that his claims for compensation will be soon settled.

(Signed) A. BURNEY,
Late Asst. Supdt. of Rohilcund Canals, now Supdt. Suburban Roads.
Bully Gunge, Calcutta, 12th Febrary 1860

سبب هوا كه عبدالرحمان خان رئيس مذكور پيلي بهيت نے انكي حفاظف كري ورنه بهاگنابهي دشوارتها اور رئيس مذكور نے معه اپنے شاگرد پيشه كے كئي كوس سڑك بريلي پر پهونچا ديا اور يهه بهي سنا تها كه جو كچه اسباب انكا پيلي بهيت ميں ره گيا تها وه بدمعاشوں نے لوٹ ليا اور هم نے ٦ جون سنه ١٨٥٧ ع كو باغيوں كے پنجه سے رهائی پائی تو معلوم نهيں كه اس ميں عبدالغني كي بهي مدت تهي يا نهيں مگر البته عبدالرحمٰن خان كي حويلي ميں چند مرتبه اون سے ملاقات هوئي اور بروقت گفتگوے كے همكويقين هوا كه في الحقيقت يه آدمي خير خواه سركار هی اور يهه بهي هم جانتے هيں كه حكام انگريز كو نيني تال ميں يه خبر پهونچاتے رهے اور مقام ميرٹه سے همارے پاس بهي خبرَ بهيجتے رهے واقعي يه شخص بهت اچها هے اگر سركار سے عيوضانه نقصان اسكو مرحمت هوجاوے بهت مناسب هی *

دستخط

بڑني صاحب

To Abdool Gunnee, Railway Contractor.

Sir,— I am to-day in receipt of your letter dated 23rd instant, requesting a certificate of active loyalty from me, to enable you to advocate your claims for compensation.

I can only certify to the following facts:—

1st. That a few days previous to the mutiny of the Troops at Bareilly, you assisted me in reaching that Station by sending out tents and horses towards the Jaidah. Without which it is probable, I should have reached Bareilly after the mutiny had broken out.

2ndly. You protected my property at Peeleebheet and restored it to me after the re-taking of that city.

3rdly. During the first parts of the mutiny, you were in constant communication with me, and that at a time when I could not prevail on any one to assist me in carting timber to Meerut, Moradabad and other places for arracks, &c., you readily came forward, and it was mainly through your influence that any timber was exported in 1858.

ترجمه چٹھي مسٹر ريڈ صاحب بنام
عبدالغني ٹھيکه دار مورخه ۲۸ مارچ
سنه ۱۸٦۰ مقام نيني تال

واضح هو که خط آپکا مورخه ۲۳
ماه حال مشعر عطاے سارٹيفکٹ درباب
خير خواهی بمراد تائيد دعوئي عيوضانه
نقصان کے همارے پاس پهونچي اسکے
جواب ميں تين امر کو البته هم تصديق
کرسکتے هيں۔ ايك تو يه که چند روز
قبل بگڑنے فوج بريلي کے آپ کي مدت
سے هم بخيريت کمپو ميں پهونچ گئے تهے
کس واسطه که آپ نے چند گهوڑے همارے
واسطه جڑده ندي تك بهيج دئے تهے
اگر ايسي مدت نه هوتي تو غالب هی که
قبل بگڑنے فوج کے ميں بريلی تك نه
پهونچ سکتا دويم يه که جوهمارا اسباب
پيلي بهيت ميں تها اسکو آپ نے اپني
حفاظت ميں رکها اور بعد تسلط هوجانے
اس شهر ميں بحفاظت تمام همارے
پاس پهونچا ديا سويم يهه شروع غدر
ميں آپکي چٹهيات نيني تال ميں برابر
همارے پاس پهونچتي رهی اور اس
ايام ميں کوئي آدمي مستعد اسبات پر
نهوا که لٹهوں کي باربرداري ميرٹه اور

As far as I have had opportunities of learning, I consider you have always been a wellwisher of our Government.

(Sd.) FRED READ.
Nynee Tal, March 28th, 1860.

مرادآباد اور دیگر کمپو تك قبول کرے الآپ نے اسبات کو قبول کرلیا اور آپکي امداد سے لٹھه جابجا واسطه کار سرکار کے پھونچ گئے اور جہاں تك همکو علم هی اور سنا هی البته یقین اس بات کا هوتا هی که آپ برابر خیرخواهی سرکار کي کرتے رهے *

دستخط

ریڈ صاحب

محمد ابراهم خان تحصيلدار شاملي
ضلع مظفرنگر

يه ايسا نامي افسر خيرخواه
سركار هى جسكي نيك نامي اور
وفاداري اور جان نثاري كي شهرت تمام
شمال مغربي اضلاع ميں پهيل رهى هى
ابتداے غدر سے اس افسر نے گورمنٹ
كي خيرخواهى اور قيام عملداري
سركار پر بهت چست كمر باندهي چوتهے
رساله كے سواروں نے جب بغاوت كي
اور تحصيل شاملي پر قبضه كرنا چاها
تو يه افسر كمال بهادري سے بمقابله
پيش آيا اور اپني تحصيل كو باغيوں
كے هاتهه سے بچايا بهت هى كم حاكم
اضلاع متصله مظفرنگر كے باقي رهے
هونگے جنسے ايام غدر ميں اس افسر نے
خط كتابت نهيں ركهي جهاں تك ممكن
هوا انتظام گورمنٹ ميں مدد كي اور
جس قدر لٹا هوا مال گورمنٹ اور حكام
يورپين كا دستياب هوا سب كو برآمد
كيا اور پونچايا آخر كار جب مفسده
زياده هوگيا اور انتظام كے لئے معتمد
آدمي زياده دركار هوئے تو اس افسر نے
رامپور سے تمام اپنے خاندان كو شاملي

Mohomed Ibraheem Khan.
Tuhseeldar of Shamlee
Zillah Moosuffernuggur

The gallant conduct of this excellent officer, his unshaken fidelity and devotion to the State, was so conspicuously shown, that his fame is spread throughout the North Western provinces. From the very commencement of the mutiny, he directed all his energies to the maintenance of order and tranquillity within his subdivison; and when the men of the 4th Irregular Cavalry mutinied, and attempted to take possession of the Shamlee Tuhseeldaree, he boldy attacked them, and frustrated their purpose. There were few European officers in the neighbourhood of the Moozuffurnugger district, with whom he did not keep up a constant correspondence during that trying period; and as far as in him lay, he strove with all diligence and activity, to serve the State as a loyal and faithful servant. It was owing to his untiring exertions, that much of the public and private property, which had been looted in the district by the rebels, was recovered, and restored to the rightful owners. By and bye, when the mutiny began to assume larger proportions, and faithful and trustworthy men were in request

for the services of Government this officer summoned all his kinsfolk from Rampore and gave them employment suited to their abilities. In fact, some fifty men belonging to his family including his brother Ukbur Khan, were with him at Shamlee. Many of them fell by the hands of the rebels while fighting bravely on the side of the Government and Abraheem Khan himself finally sacrificed his own life in the same cause.

میں بلوایا اور سب کو کار سرکار میں مصروف کیا پچاس آدمي اس افسر کے خاندان کے معه اکبر خان اس افسر کے بھائي کے شاملي میں تھے جنمیں سےاکثر بمقابلہ باغیان سرکارکي خیرخواهی میں مارے گئے اور خود اس افسر نے بھي خیرخواهی سرکار میں اپني جان نثارکي*

One of the first results of the growing disorder was the stoppage of the mails; and, certainly it was no easy matter in those times to maintain an uninterrupted chain of postal communication; yet, notwithstanding the forbidding difficulties in his way, this officer acting under instructions from the Commander-in-Chief succeeded by a determination of purpose and boldness of execution, in re-establishing a dak from Shamlee to Kurnaul, and he kept it open to the end, to the very great advantage of the public service. His exertions in this matter were favorably noticed in a Purwanah from the Commander-in-Chief, dated 3rd August 1857, of which a copy is given below.

زمانه غدر میں انتظام ڈاك کا جاتا رهاتها اور پهر اسکا قایم کرنا اس زمانه میں کچه آسان امر نه تها اس افسر نے بموجب حکم کمنڈر انچیف صاحب بهادرکے کمال سعي و کوشش سے شاملي سے کرنال تك ڈاك قایم کي اور انتها تك بخوبي جاري رکهي جس سے نهایت فایده انتظام گورمنٹ میں حاصل هوا چنانچه اسکا حال پروانه کمنڈرانچیف صاحب بهادر مورخه ٣ اگست سنه ١٨٥٧ ع سے جسکي نقل آگے آوے گي واضح هوگا*

In September 1857, the Mohomedans of Thanah Bhawun, whose chief was Qazee

ستمبر سنه ١٨٥٧ع میں دفعتاً مسلمانان ساکنان تهانه بهون نے جنکا

Inayetullee, rose up suddenly in rebellion, and a large band of them mustered to attack the Tuhseeldaree. The force within its walls consisted of 10 sowars of the Pubjab Cavalry, 28 sepoys of the Jail guard, and something better than 50 men belonging to the Tuhseel and Thanah establishment; besides the Tuhseeldar's own kindred, who with his brother Ukbur Khan, had gone to Shamlee from Rampore. With this small number the Tuhseeldar, after fortifying the Tuhseeldaree, resolved to defend his charge to the last extremity, and nobly did he carry out this determination. The little garrison fought desperately, and repeatedly, beat off the insurgents with great loss. Their ammunition was at length exhausted, and the slackness of their fire emboldened the enemy to redoubled exertions, insomuch that they succeeded in forcing their entrance within the Tehseeldaree, where the gallant Tuhseeldar fell, with many of his followers, bravely fighting to the last, and sealing his loyalty with this blood. This affair happened on the 14th September 1857, the very day that Delhi was taken, and it is a source of regret that the news of this great and anxiously expected event did not reach his ears and gladden his heart ere he died. In this

افسر قاضي عنايت علي تها۔ فساد برپا
كيا اور ايك بڑے گروه نے تحصيل شاملي
پر حمله كيا اسوقت تحصيل شاملي
ميں تخمياً دس سوار پنجابي رساله
كے اور اٹھائيس سپاهى جهلخانه كے اور
پچاس سے زايد سپاهى متعينه تهانه و
تحصيل كے اور باقي آدمي اس افسر
كے خاندان كے تهے معه اكبر خان اسكے
بهائي كے جورام پورسے گئے تهے اوروهاں
موجود تهے يهه افسر بكمال دلاوري
و بهادري بمقابله پيش آيا اور تحصيل
شاملي كو مستحكم كركر اور اوسميں
محصور هوكر بخوبي لڑا اور هر دفعه
مفسدوں كے حمله كنا كو هٹا ديا اور
بهت سے آدمي اون ميں نے مارے گئے
آخير كو گولي وباروت تحصيل ميں
هو چكي اور نهايت مجبوري كا وقت
آياورمفسدوں كو قابوهوگياور وه لوگ
تحصيل كے قريب آگئے يهاں تك كه
تحصيل ميں گهس آئے وهاں بهي مقابله
هوا اور يه افسر نهايت بهادري سے
معه اكثر آدميوں اپنے خاندان كے كام آيا
اور شرط نمك حلالي كو پورا كرديا
يهه قتل و خون ريزي شاملي ميں ١٤

engagement there fell 113 men, upwards of 100 of whom were of the Mahomedan faith.

ستمبرسنه١٨٥٧ع كوواقع هوئي جو دن كه فتح دهلي كا تها مگر نهايت افسوس هی كه اس افسر كے كان تك مژده فتح دهلي جسكا وه هردم مشتاق تها پونچهنے نهيں پايا تها اس هنگامه ميں ١١٣ آدمي جنميں سوسے زياده مسلمان تهے كام آئے اور هر ايك تغمه خيرخواهی سركار كا اپنے نام كے ساته ليگيا *

It is to this insurrection of the misguided people of Thanah Bhawun, that they gave the name of Juhad; but, it is apparent from all the facts here related, that those who opposed and resisted the rebels, and fought with them face to face to the death, were Mohamedans also, who were good men and true, abiding steadfast in the principles of their religion. This shows very plainly, that the rebels falsely called their foolhardy enterprise a Juhad, merely to create a commotion in the district, and in the hope of attracting followers by the prestige of that designation. In point of fact, no good Mahomedans regarded the insane act of a gang of insugents in the light of a Jahad; for it is well known to all, that when the subjects of a peaceful and protecting Government take up arms against their rulers, it is rebellion, and not a Juhad.

يهه هنگامه جوتحصيل شاملي ميں تهانه بهون كے مفسدوں كے ساته هوا وه هنگامه بهي جسكو مفسدان تهانه بهون نے جهاد نام ركها تها. مگر اس تمام حالات كے ديكهنے سے واضح هوگا كه جو لوگ اون مفسدوں كے مقابله ميں آئے اور دو بدو هوكر لڑے اور بهتوں كو جان سے مارا اور مرتے دم تك مقابله و مقاتله سے باز نه رهے وه بهي مسلمان تهے اور نيك بخت اور اپنے مذهب كے پكے اس سے صاف ثابت هوتا هی كه مفسدوں نے صرف فساد مچانے اور غلغله ڈالنے اورهنگامه كرنيكواپنے فسادوں كو جهوٹا جهاد كے نام سے مشهوركيا تها درحقيقت كوئي مسلمان ان بغاوتوں كو جهاد خيال نهيں كرتا تها كيونكه

یہہ بات سب لوگ جانتے ہین کہ جس حاکم کي عملداري میں جو لوگ بطور رعیت ہوکر اسکے امن میں رہتے ہیں ان حاکموں سے مقابلہ کرنا بغاوت ہی نہ کہ جہاد*

I have heard that when the rebels of Thanah Bhawun penetrated into the Tuhseeldaree, and when the gallant defender Abraheem Khan, after displaying indomitable valor, fell beneath overwhelming odds, some of his followers lost heart, and sought concealment within a Musjid and a Durgah, or holy shrine, which stood within the Tuhseeldaree premises, in the delusive hope, that the enemy must respect those places as sanctuaries, and spare their lives; but, those ruthless wretches were not to be deterred from acts of cruelty and brutality by any such scruples; for they invaded the sacred precincts, and barbarously slew all who were found there, so that the walls of these desecrated buildings were stained with their blood.

مینے سنا ہی کہ جب یہہ مفسد تھانہ بھون کے تحصیل میں گھس آئے اور ابراہم خان نے بہت بہادري سے ہتیار کرنے میں جان دي تو باقي ماندہ آدمي پریشان ہوئے اور مسجد میں اور ایك درگاہ میں جو تحصیل میں ہی پناہ لي تاکہ مفسد اون مقاموں کو مقدس سمجھکر اونکي جان معاف کریں مگر اون کمبختوں نے وہاں بھي نچھوڑا اورسب کو جان سے مارڈالاکہ مسجد اور درگاہ کي سب دیواریں خون سے بھر گئي تھیں*

Ukbur Khan, the brother of Abraheem Khan, was also killed in this engagement. He was a man of undaunted courage; and when he was proceeding from Rampore en route to Shamlee, he tra-

اکبر خان ابراہم خان کا بھائي بھي کام آیا یہہ شخص بہت دلاور تھا اور جب رامپور سے شاملي گیا ہی تو بجنور کے راستہ سے گیا تھا اور جناب

velled via Bijnour, and waited upon Mr.Alexander Shakespear; when I had also the opportunity of seeing this gallant fellow. On reaching his destination, he wrote Mr. Shakespeare a full account of the state of affairs as he found them there.

مسٹرالکذنڈرشکسپیر صاحب بہادر سے ملازمت کي تھي جب میں نے بھي اس بہادرکودیکھا تھا اور شاملي پونچھه کر وھاں کے حالات کي عرضي بھي حضورصاحب ممدوح میں بھیجي تھي *

Here follow the letters and credentials which certify to the meritorious services of the subject of this narrative, and show what rewards have been sanctioned by Government for his heirs and those of his faithful followers.

اب اس مقام پر اون چٹھیات اور رپوٹ کي میں نقل کرتا ھوں جس سے ابراھم خان اور اکبرخان کي خیرخواھی اور جو انعام که انکے پس ماندوں کو گورمنٹ سے مرحمت ھوا واضح ھوتا ھی *

Copy of a Purwanah forwarded by the Commander-in- Chief.

نقل پروانه جناب چارلس صاحب بہادر کمنڈر انچیف

To the exalted in dignity Mohomed Abraheem Khan Tuhseeldar of Shamlee. May you always abide under Divine protection!

I have received your urzee date 27th July of the present year, in which, after giving an account of the arrangements you have made for establishing a dak between Shamlee and Kurnaul, you make mention of the services of Ukburully Khan, and request to be informed of the State and condition of the rebellious

رفعتوعواليمرتبت محمد ابراھم خان تحصیلدارشاملي حفظه عرضي تمھاري معروضه ٢٧ جولائي سنه حال درباب اطلاع انتظام سرشته ڈاك از ابتداے شاملي آلي کرنال حسب الحکم حضور اینجانب و نیز انجام دینے کار مفوضه اکبر علي خان باھتمام اسکے اور دریافت حال نمکحرامان بدآمال اور استفسار کنمپ فوج موجوده کمنپ جھاوني دھلي

sepoys within the city, and of the besieging forces, and also what troops are coming into the country from other parts. I therefore write to assure you, that both myself and the General, as well as the Political Agent of Delhi, are well informed of, and highly pleased with your good services; and whenever the subject is alluded to by the authorities, your name is mentioned among them all, in terms of praise and admiration. Be content: and in the same spirit of loyalty and devotion go on, and persevere in the course of duty; and pray look upon the Commander-in-Chief as being attentive and careful of your interests; for shortly you will reap the reward of your good and faithful services. As regards the rebels, there is not much to be said; whenever they come without the city walls to fight, they are invariably beaten by our brave troops, and are obliged to retreat pellmell into the city again, wounded, and spirit-broken. Now, they have no heart to fight, — nor yet can they live in the city, or run away from it! Like the flickering flame of a lamp at the dawn of day, their existence is shortlived! In a little time, the swords of our gallant soldiers will be enfleshed in their worthless bodies. Our troops muster strong, and are in excellent condition; and

اور خبر افواج قاهره سركاري عنقريب
آنے والي هيں معه مراتب کے پونچهي
ملاحظه ميں آئي اسواسطے لکها جاتا هی
که حضور اينجانب اور جنرل صاحب
بهادر اور صاحب ايجنٹ دهلي سب
تمهاري کارگذاري سے واقف هيں اور
بهت خوش هيں اور جب کچه ذکر
آتا هی تو حضور تمهاري تعريف حکام
کے روبرو بيان کرتے هيں۔ تم خاطر جمع
رکهواوراسي طرح سے کارسرکاريکوشش
و جانفشاني کرتے رهواورحضور کو اپنے
حال پر متوجهه جانو که عنقريب ثمره
نيك اس جانفشاني اور خدمات سرکاري
کا تمکو مليگا فقط اور حال مفسدان
نمك حرام کا يهه هی که جب باهر نکل
کر دو چار افراج ظفر امواج انگريزي کے
هوتے هيں کشته اورخسته افتان و خيزان
اپني جان بچاکر بهاگ جاتے هيں اب
نه انکو مقابله کي جرات نه دهلي ميں
رهنے کي همت نه کسي طرف بهاگنے
کي طاقت هی مثل چراغ سحري کوئي
دم کے مهمان هيں عنقريب لقمه تيغ
بيدريغ بهادران ميدان شجاعت کے هونگے
اور افواج قاهره سرکار انگلشي بکثرت

they are also to be re-inforced by large numbers of fresh troops, which are coming from Calcutta and Mooltan, and are shortly expected. When you send urzees to the Commander- in-Chief, you should address to the camp before Delhi, where His Excellency is stationed, and he is not moving about from place to place.

Dated 3rd August 1857.
Camp before Delhie.

یہاں کمنپ دہلي میں موجود ہی اور افواج گورہ بہت کلکتہ اور ملتان کیطرف سے روانہ ہوچکے ہیں بامروز فردا اس کمنپ میں داخل ہوا چاہتے ہیں فقط اورحضور کے نام جب عرضي لکھو تو کمنپ چھاوني دہلي میں بھیجا کیا کرو کہ حضور کا مقام اسي چھاوني میں ہی کسي طرف دورہ کا اتفاق نہیں ہوتا ہی فقط المرقوم سویم اگست سنہ ١٨٥٧ع چھاوني دہلي *

COPIES.

I was well acquainted with the late Ibrahim Khan Tuhseeldar of Shamlee, having had many opportunities of seeing him during my residence in this district since March 1856, and more especially since the present troubles began during those visits. I made to Shamlee in June, July and September last of 2,12,and 14 days respectively I can hardly express the high opinion I had for Ibrahim Khan and the very sincere regret I feel for his untimely end. His conduct throughout the present disturbances gives a bright exception to the greatest treachery and misconduct of native officials. Having held the Shamlee Tuhseel for four months al-

نقل سارٹیفکٹ عطیہ مسٹر گرانٹ صاحب، بہادر جنٹ مجسٹریٹ مظفرنگر

محمدابراہیم خان تحصیلدار شاملي سے ہماري ملاقات بخوبي تھي اور ابتداے مارچ سنہ ١٨٥٦ سے ہمارا رہنا اس ضلع میں ہوا بس انکو ہم اکثر دیکھا کرتے ہیں خصوصاً شروع اس غدر میرٹھ سے ہم شاملي کو تشریف لیگئے تھے اور دو روز ماہ جون اور بارہ روز ماہ جولائي اور چودہ روز ماہ ستمبر ہم وہاں مقیم رہے غرضکہ جیسي انکي قدر ہمارے نزدیک تھي اسکا بیان

though at no great distance from Delhi, and mutineers were constantly passing through, not to speak of a party of the 4th Irregular Cavalry, who actually mutinied while stationed at Shamlee, and in company with their comrades from Moozuffernugur actually summoned the Tuhseeldar to surrender his Tuhseel, but on his showing fight, retired to *Delhi*. The country round Shamlee Kyraranah, Kandhla, & c., was peculiarly disaffected also, and Ibraheem Khan thus deserved the highest credit for his conduct in holding out. At last, however, on the occasion of the Tuhseel being attacked by Cazee Inayet Ullee Khan with a number of Ghazees and Ranghurs & c. from all the surrounding towns, and villages, he was after a most gallant defence in the face of green standard of Islam, overpowered and murdered with about 80 other persons. A false report having been spread that he gave up his arms before his death, I think it right to say that from the investigations I have made, I entirely disbelieve the story. His sons Ismail Khan, &c., & c., will I hope, receive a suitable reward in lands forfeited by the disaffected.

(Sd.) C. GRANT,
Joint Magistrate.

هم نهیں کرسکتے اور انکي جان بحق
تسلیم هونے سے هم کو کمال افسوس
هوا اور جیسے انهوں نے اس غدر میں
خیرخواهی سرکار کري هی وه بمقابله
بے وفاداري اور بدکاري منجانب دیگر
اهالیان سرکار کے بخوبي چمکتي تهي
اگرچه شاملي کچھ دهلي سے دور
نه تهي اور سپاهیان باغي کي آمدرفت
برابر جاري تهي خصوصاً جب چوتھے
رساله کے سواروں کاغول جوشاملي میں
موجود تها بگڑا اور به همراهی دیگر
سواران اپنے کے باراده قبضه گري کے
تحصیل پر چڑھ آئے مگر جب دیکھا
که تحصیلدار مستعد مقابله هیں تو
هٹ کر دهلي کو روانه هوئے غرض که
اس طرح چار مهینے تک برابر تحصیلدار
نے اپني تحصیل کو قایم رکھا اسمین
انکي بہت نیک نامي هوئي کیونکه اضلاع
شاملي و کراني وکاندهلي وغیره کے سب
باغي هو رهے تهے آخر کار جب گروه
باغیوں کاجس میں غازي و رانگڑه وغیره
قصبه جات کے کثرت سے تهے بسرداري
قاضي عنایت علي خان کي تحصیل پر
چڑھ آیا اور محمدي جهنڈا کھڑا کیا

His son-in-law also Moohummud Ruzza is left destitute.

باوجود اسکے تحصیلدار نے انکا مقابله کیا اور کمال شجاعت سے لڑے جوکه غنیم کاهجوم زیاده تهاانجام کارتحصیلدار بقید هشتاد جوان همراهیان اپنے کے اس لڑائي میں شهید هوئے اور یهه جو خبر فرضي پهیل گئي تهي که تحصیلدار نے قبل مارے جانے کے اپنے هتیار مفسدوں کو دیدي تهے چنانچه هم نے اس کي تحقیقات بخوبي کري مطلقاً قابل اعتبار نهیں. هم امید رکهتے هیں که انکے پسران اسمعیل خان وغیره کي سرکار میں سرافرازي هوگي اور زمیداري باغیان کي اونکو عطا کیجاوے گي اور اونکے داماد محمد رضا پر بهي که بے معاش هوگیا هی لحاظ کیا جاویگا *

دستخط

سي گرانٹ جنٹ مجسٹریٹ

Abdoollah Khan, Kotwal of Peelibheet has requested a certificate from me respecting his late father Mohummud Ukbur in the Rampore Service, who together with his brother Ibraheem Khan was killed whilst gallantly resisting the attack of the Thannah Bhuwun insurgents at Shamlee, on the 14th of September

نقل سارٹیفکٹ درباب محمد اکبر خان عطاے مسٹر گرافٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ مظفرنگر مرقوم ٣ نومبر سنه ١٨٥٧ع

مسمي عبدالله خان کوتوال پیلي بهیت نے هم سے درخواست کري که مجکو

last. He has left also another son Abdool Kadir Khan in the Rampore employ and two other sons under age.

Sd. C. GRANT,
Joint Magistrate,
November 3rd, 1857.

سارٹیفکٹ نسبت کارگذاري میرے والد محمد اکبر خان کي جو نواب رام پور کے یہاں نوکر تھے اور چودھویں ستمبر سنه ۱۸۵۷ع کو معه ابراهم خان اپنے بھائي کے عندالمقابله هاته سے باغیان تهانه بھون کے جو شاملي پر چڈه آئے مارے گئے عنایت کیجے اور ایك بیٹا اونکا عبدالقادر خان وه بھي والي رامپور کے یہاں نوکر هی اور دولڑکي صغیر سن هین *

دستخط سي گرافٹ
جنٹ مجسٹریٹ، مظفرنگر

No. 19.

From F. WILLIAMS, ESQUIRE, Commissioner 6th Division, to W. MUIR, ESQ., Secretary to Government N. W. Provinces, dated the 10th January 1859.

Sir,—I have the honor to submit for the purpose of being laid before the Right Honorable the Governor General, the correspondence in original, noted below with two lists showing the pensions and rewards recommended for the relatives and dependents of those who formed the establishments of the Thannah and Tuhseel at Shamlee, in the Moozuffernugur dis-

ترجمه رپورٹ صاحب کمشنر بہادر میرٹھ بنام سکرٹري گورمنٹ اضلاع غربي مورخه هشتم جنوري سنه ۱۸۵۹ع نمبر ۱۹

دفعه اول — میں کواغذات مشموله چٹھي هذا مجوزه پنشن و انعام واسطه قرابت داران و لوحقان اون افسران کے جو تهانه اور تحصیل شاملي میں مامور تھے اورعندالمقابله باغیان کے هاته سے ۱۴ ستمبر سنه ۱۸۵۷ع کو تهه تیغ هوئے بخدمت امیر کبیر جناب

trict, and were killed on the 14th September 1857, while defending the Tuhseel against the rebels.

نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی گذرانتا ہوں *

2nd. — The conduct of Ibraheem Khan, from the beginning of the mutiny to his death, was excellent, and his devotion to Government conspicuous, and nobly but sadly sealed by his death.

دفعه دویم— شروع غدرسے لغایب دم واپسیں تک کارگذاري ابراهم خان کي بہت عمدہ اور قابل تعریف کے ہی جس نے مہر خون کي اپني وفاداري پر ثبت کردي *

3rd. — I have therefore solicited handsome pensions for all his heirs and connections.

دفعه سویم— میں درخواست عمدہ پنشن کي کرتا ہوں واسطه انکے وارثان اور وابستگان کے *

4th. — Many, who were not servants of Government, but were called by him from their homes to help him, are among the killed. All his relatives are marked thus.*

دفعه چہارم— واضح ہوکہ اس جنگ و جدل میں اور بھي کئي شخص جو نوکر نہ تھے مگر بطلب ابراهیم خان متوفي کی وطن سے اونکي مدد کے واسطه چلے آئے تھے ہلاك ہوئے مگرجو لوگ خاص انکے یگانه تھے انکے نام پر واسطے شناخت کے اس قدر نشاني + کردي گئي*

5th.— The faithfulness to death of the defenders of the Tuhseel of Shamlee deserve all that can now be done.

دفعه پنجم— اب پھر حال وفاداري دم اخیر تک اون مردمان کي جو تحصیل شاملي میں کام آئي ایسے لایق تھے کہ جسقدر پنشن اونکے واسطے تجویز ہوئي عطا فرمائي جاوے *

6th.—Had Ibraheem Khan not been attacked, he would have earned a handsome reward by his marked loyalty and zealous service he rendered to Government.

I have, &c.,

(Sd.) F. WILLIAMS,

Commissioner

دفعه ششم— یہہ بھي ظاہر ہوکہ اگر ابراھیم خان حملہ باغیان سے جان بر ہوتے تو بجلدوي اس حسن کارگذاري اور خیرخواھی کے مستحق پاونے انعام عمدہ کا ہوتے *

دستخط

ولیم صاحب کمشنر بہادر میرٹھ

Extract of a letter No.315 dated 4th April 1859, from F. B. Outram, Esq., Officiating Under Secretary to Government N. W. P., to F. Williams Esq. Commissioner Meerut Division dated Allahabad, the 7th April 1859. (Foreign Department.)

2nd. The rewards proposed in this case are considered by His Honor to be well deserved, and he accordingly sanctions pension of 50 Rs. per mensem to the mother and widow of the Tuhseeldar, and of 10 Rs. a month to each of his two daughters, and the bestowal on his son of the proprietary right in confiscated lands assessed to the Government, of revenue at 2,000 Rs. in Rohilcund, with the Commissioner of which Division you will communicate regarding its assignment.

Schedule, A.,(1) Moohummed Ibraheem Khan Tuhseeldar.

انتخاب چٹھي سکرٹري گورمنٹین مرقوم ۷ اپریل سنہ ۱۸۵۹ ع لمبر ۳۱۵ بنام صاحب کمشنر میرٹھ

دفعہ دویم— جسقدر انعام اپني نسبت ورثاے محمد ابراھیم خان تحصیلدار کے تجویز کیا ھے وہ بدانست لفٹنٹ گورنر بہادر کي بہت ھی مناسب ھی لہذا گورنر صاحب ممدوح نے اسکو منظور فرمایا باین تصریح کہ مبلغ پنجاہ روپیہ ماھواري بنام والدہ اور زوجہ تحصیلدار متوفي کي اور مبلغ دہ روپیہ في اسم بنام دوکس دختران و نیز عطاے زمیداري جایداد مضبطہ بجمع دوہزار روپیہ واقع روھیلکھنڈ چنانچہ بمشورہ حاکم روھیلکھنڈ کے اسکي تجویز کردیجاوے *

3rd. The Lieutenant Governor has been pleased to grant the undermentioned life pensions.

(22.) Enayet Nubbee.—To deceased's father 2.

(23.) Khood Buxsh.—To Parents 2.

4th. The following pensions are sanctioned subject to the usual condition of cessation on the marriage of widows, and marriage of other female relatives, also on the attainment of the age of 18 years by the sons.

(15).—Mujjoo Khan, for deceased's two sisters Ayin Begum and Zehda Begum, 6.

(16)—Mohummud Nussur Khan, for deceased's widow, 2.

Daughter, 1.

(24) Sher Mohummud Khan, for his widow,2.

Younger brother, 1.

(25) Mohummud Hoossain, for his mother, 2.

Two brothers at 1, 2.

8th. Pensions of Rs.2 per mensem for the widow and 1. for each of the four children named in the margin of Gholan Hydur Khan are granted, you are requested to explain the mistake apparently existing in the representation of Jamayet Begum's age and allow-

Schedule B(12) Golam Hydur Khan, Tunpory Sowar

Golam Hydur Khan, Usruff Begum, Aolia Begum Khanum Begum

دفعه سویم—علاوه اسکے روزینه بطور حین حیات حسب تفصیل ذیل عطا فرمایا گیا هی بنام والد مسمي عنایتعلي متوفي دو روپیه بنام والدین خدابخش دوروپیه‌اور روزینه تاهونے شادي مستورات اور بالغ هونے لڑکوں یعني بعمرهشت ده ساله کے مطابق تفصیل ذیل منظور هوا هی تفصیل شش شش روپیه بنام اعظیم‌بیگم‌وزیدابیگم همشیران مجوخان بنام زوجه نصیرخان متوفي دوروپیه واسطه اسکي دختر کے ایك روپیه براے زوجه شیرمحمدخان‌دوروپیه اورواسطه برخوردار خورد اسکے ایك روپیه بنام والده وبرادر محمد حسین متوفي دودو روپیه *

دفعه هشتم—روزینه‌بقیدمبلغ‌نوروپیه ماهواري واسطه زوجه غلام حیدر خان متوفي کے و نیز ایك ایك روپیه ماهواري فی‌اسم واسطه چهارکس دختران متوفي مذکور کے منظور هوتا هی اشرف بیگم اولیا بیگم خانم بیگم اور به نسبت جمعت بیگم کے کچه غلطي معلوم هوتي هی چنانچه ایك جگهه عمر اسکي چوبیس

ance. In this case, her age is entered at 34, and she is stated to be the wife of Abdoollah Khan whilst in case 41, she is shown to be 45 years old, and the wife of Ukbur Khan.

سال بلفظ قبیله عبدالله خان کے لکھي هی اور دوسرے مقام پر عمر پینتالیس برس اور زوجه اکبر خان لکھا هی *

(26).—Neazoollah.

9th.—A pension of 3 Rs. per mensem is sanctioned for the life of the widow, or until remarriage, with the condition that should she die before the son attains the age of 18 years, the question of a provision for the children may be referred to Government for consideration.

نفعه‌نهم—علاوهاسکے روزینه سه‌روپیه ماهواري واسطه زوجه نیازالله متوفي کے تا حیات ویا تا شادي ثاني منظور هوا مگر اس میں یهه بهي شرط هی که اگر زوجه مذکور فوت هوجاے قبل پهونچنے عمر لڑکوں کے اٹهاره برس تک تواسوقت صاحب کمشنر کو اختیار هوگا که نسبت فرزندان اسکے از سرنو رپوٹ کریں *

10th.—The proprietory right in lands assessed with Government revenue at 1,000 per annum, is granted to the 4 sons in equal shares, and pension of 30 Rs. a month to the widow and of 16 Rs. to the daughter of Moohumud Ukbur Khan subject to cessation on marriage.

(4) Mohummud Ukbar Khan, brother of Tuhseeldar Ibrahim Khan.

دفعه دهم—حق زمیداري بجمع ایك هزار روپیه سالانه بنام چهار طفلان محمد اکبر خان برادر ابراهیم خان تحصیلدارکے بحصه مساوي علاوه پنشن تیس روپیه ماهواري بنام زوجه اکبرخان متوفي اور دس روپیه ماهواري واسطه دختر خان متوفي مذکور کے تا هونے شادي اونکي کے عطا کیجاوے *

(True Extract.)

(Sd.) H. M. EDWARDS,

Magistrate and Collector.

دستخط ایڈورڈ صاحب
مجسٹریٹ و کلکٹر برتصدیق
نقل مطابق اصل

ترجمه سارٹیفکٹ عطا کرده مسٹر هوم صاحب کلکٹر ضلع اٹاوه مرقوم ١٨ جولاے سنه ١٨٦٠ عیسوي

محمد عبدالله خان برادر زاده محمد ابراهیم خان تحصیلدار شاملي ضلع مظفرنگر کے نے هم سے استدعا کري که چند کلمه بطریق سارٹیفکٹ نسبت میرے چچا کے عنایت کیجئے چنانچه مطابق اسکے درخواست کے جو کچھ حال انکا هم کو معلوم هی لکھتے هیں که محمد ابراهیم خان ضلع مرادآباد میں بعهده تهانه داري مامور تھے اور آورده مسٹر ولسن صاحب کے تھے خود همنے صاحب موصوف کي زبان سے سنا که بہت لئق اور هوشیاراهلکار هي بعده محبس علي‌گڈه کے داروغه هوئے چنانچه دوسال تک کارگذاري اور دیانت داري انکي همارے دیکھنے میں آئي اسقدر انکي نیک نامي اور دیانت داري کي تعریف هی که جب سنه ١٨٥٥ میں سرکار نے همکو واسطه تحقیقات ڈاکھه زني کے جو اوس ایام میں به کثرت هونے لگي تھي اور کاٹ میل سرکاري لوٹ گئے تھے معیں کیا تو همنے

Mohumed Abdoollah Khan, the nephew of the late Mohumed Ibrahim Khan, Tuhseeldar of Shamlee, zillah Mozuffurnugur, has requested me to put on record in the form of a certificate, something of what I know of his uncle.

Mohomed Ibraheem Khan was for many years employed as Thannahdar in the Moradabad District by Mr. J. C. Wilson; and Mr. Wilson always considered him (at least so I understand from Mr. Wilson himself) one of his most efficient and trustworthy officers. Later he was appointed Darogah of the Allygurh Jail, where for two years, I had an opportunity of witnessing his intelligent and honest management of the same. Such was his character for integrity and ability that when in 1855 I was specially appointed by Government to investigate the numerous cases of mail cart robberies that had then recently occurred, I selected this man out of all the officials of the division as my chief native officer. Our exertions, chiefly owing to the sagacity and integrity of Mohomed Ibraheem Khan, were in a great measure successful, the whole of the criminals concerned in the Khoorja case, were prosecuted to conviction and Mahomed Ibrahim Khan was as a reward appointed as a senior Peshkar of a Tuh-

seel in the Meerut District, with the promise of the first vacant Tuhseeldaree in the Division. At this time, Mohomed Ibrahim Khan was specially under the notice of Mr. C. C. Jackson, Mr. Greathead and Mr. George D. Turnbull, now Judge of Meerut, all of whom have repeatedly expressed to me their high opinion of Mohomed Ibrahim Khan's character.

Time passed, Ibrahim Khan was appointed to a Tuhseel in the Moozuffernagur District, and ultimately stationed at Shamlee a Tuhseelship of Rs.200 a month. As the disturbances widened, I mean after the Meerut and Delhi catastrophies, I wrote repeatedly to Mohomed Ibrahim begging him not to disgrace my oft-repeated recommendations of him, and exhorting him to be true to the death. What followed is a matter of history, he gathered round him, almost all his adult male kinsmen, and after a desperate defence of his Tuhseel against a body of mutineers from Delhi, was with all his kinsmen and most of his subordinates (whom his example had stimulated to a like devotion) killed fighting nobly for his salt. A better or braver man, native or European, I have scarcely met. Alive I ever looked on him as a true friend, and now that he is dead nothing can give me greater pleasure than

محمد ابراهيم خان كو بزمره اهاليان اس
ضلع كے چهانٹ كر بعهده افسري اپني
سرشته ميں مقرر كيا تها اونكي مدد
اور كمال هوشياري سے پيشتر مجرمان
جو خورجه كي واردات ميں شامل تهے
گرفتار هوكر سزا ياب هوئے۔ چنانچه
بعيوض اس كارگذاري كے اونكو پيشكاري
ضلع ميرٹه پر تعينات كيا اور وعده كيا
گيا كه بروقت خالي هونے كے كسي
تحصيلداري پر مامور كيا جاويگا اِس
عهده پريه زيرنگاه مسٹرحاكس صاحب
اور مسٹر ترنبل صاحب كے جوفي الحال
جج ميرٹه كے هيں رهے اِن صاحبان كي
زبان سے اكثر تعريف محمد ابراهيم خان
كي سني گئي بعد چندے ضلع مطفرنگر
ميں بعهده تحصيلداري كه وهاں مشاهره
نوسوروپيه ماهواري كا هى تبديل هوآئے
جب غدر هوا اور ميرٹه و دهلي ميں
فساد برپا هوا۔ هم نے بارها تاكيداً اونكو
خط لكها كه همنے تمهارے ساتهه بهت
سلوك كيا هى اور تمهارے ليے سفارش
اوٹهائي اب اسوقت ثمره وفاداري كا
ظهور ميں لاؤ و جان تك كا دريغ نكرو
ايسا نه هو كه هماري سفارش ميں داغ

to hear of the welfare of his widow, and children whom he was so much attached to.

I suppose there is not another native in *India* whose wife, as in Mohomed Ibrahim's case, writes to him every day when they chance to be parted. It is a little trait, but still a characteristic one that he himself taught his wife to read and write *Hindee*, that being quickly learnt in order that she might be able to correspond with him.

(Sd.) A. HUME.

Etawah, 18th July, 1860.

آوے پس جیسا اونھوں نے کیا وہ سب
پر اظہر من الشمش ھی کیا معنی کہ
اپنے یگانو کو بلوا کر حفاظت تحصیل
میں مستعد رھے جب باغیان نے دھلي
سے حملہ کیا تب معہ چند کسان
ھمراھیان اپنے کے جان بحق تسلیم ھوئے
خوب نمک حلالي کي اس شخص
سے زیادہ شجاع مرد خواہ ھندستاني
خواہ انگریزي ھم نے نھیں دیکھا غرض
جب تک وہ زندہ رھے ھم اونکو عزیز
سمجھتے تھے اب بعد مرنے کے ھمکو
اس‌بات کے سن نے سے کمال خوشي
حاصل ھوگي کہ اونکے قبیلہ اور فرزندان
جنھوں سے وے بڑي محبت اور بیار
رکھتے تھے خوش ھیں اور انکي خوب
پرورش ھوئي شاید دوسرا شخص
ھندستان میں نھوگا کہ جسکا قبیلہ
وقت جدائي اپنے خاوند کے نامہ و پیغام
بھجتا رھے اگرچہ یہہ ایک چھوٹي
بات ھی تاھم قابل تحریر ھی کہ
ابراھیم خان نے اپني بي بي کو ھندي
پڈھایا تھا اور پڈھنے لکھنے میں اوسکو
خوب مشاقي ھوگئي تھي اور ھندي
اسواسطہ سکھایا تھا کہ ھندي پڈھنا

آدمي سے جلدباساني آجاتاهی خصوصاً
اسواسطه سکهایا تها که وقت مفارقت
اور دوري کي با هم خط کتابت رهی *

دستخط

هوم صاحب

AN ACCOUNT

OF THE

LOYAL
MAHOMEDANS OF INDIA

Part I - III

BY

SYUD AHMED KHAN,

PRINCIPAL SUDDER AMEEN OF MORADABAD

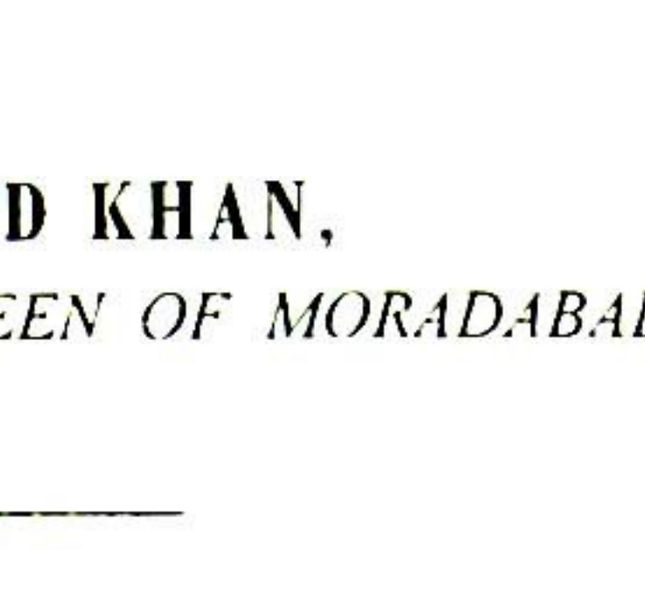

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna

رسالہ خیر خواہ مسلمانان

حصّہ اول۔ سوم

مؤلّفہ
سیّد حامد خاں
صدر الصدور مرادآباد

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ